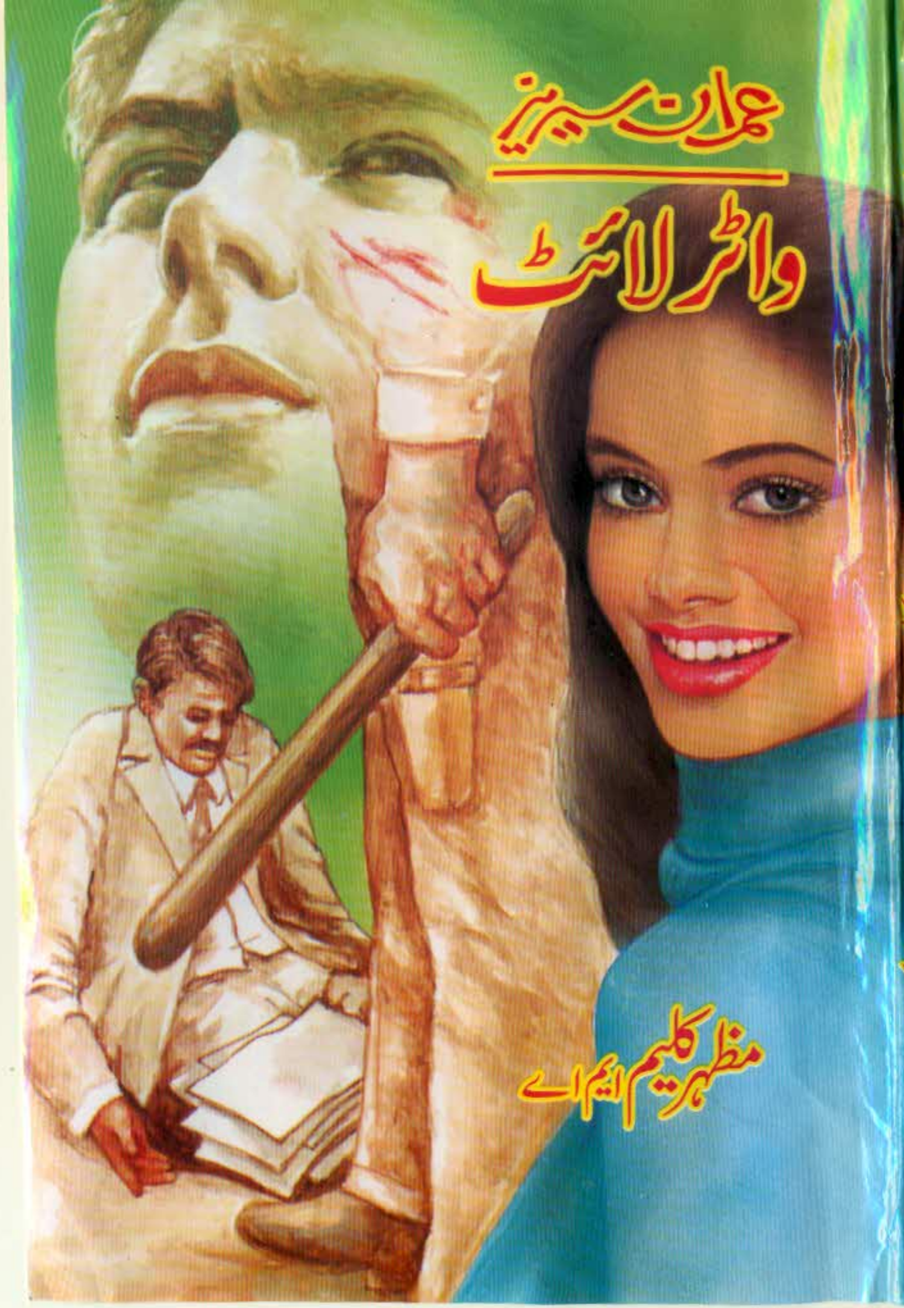

واٹر لائٹ
مکمل ناول
مظہر کلیم ایم اے
ارسلان پبلی کیشنز ملتان

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''واٹر لائٹ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں اسرائیلی ایجنٹوں نے پاکیشیا میں دو الگ الگ مشنز پر کام کیا ہے۔ اسرائیلی ایجنٹوں کا ایک گروپ پاکیشیا سے دریافت ہونے والی انتہائی قیمتی اور نایاب دھات واٹر لائٹ کو جو پہاڑوں کی گہرائیوں میں موجود تھی نکالنے میں مصروف تھا اور دوسرا گروپ دو ایسے ایجنٹوں پر مشتمل تھا جو عمران اور سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنے پہنچے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹارگٹ کرنے کے لئے اسرائیلی ایجنٹوں میں ولیم اور لیانا شامل تھے اور انہوں نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے عمران پر پے درپے ایسے حملے کئے کہ عمران کو واقعی اپنی جان بچانا مشکل ہوگیا۔

عام طور پر قارئین کو یہ شکایت رہتی ہے کہ ناول میں جسمانی فائٹس اور مقابلے پیش نہیں کئے جاتے لیکن ایسے مقابلے دراصل سچوئیشنز کی بناء پر ہی سامنے آتے ہیں اور اس ناول میں ایسی سچوئیشنز سامنے آ ہی گئیں جن کے نتیجے میں نہ صرف عمران بلکہ جوزف اور جوانا کو بھی ہاتھ پیر چلانے کا موقع مل گیا۔

ایسی فائٹس جن کا نتیجہ زندگی یا موت میں سے کسی ایک صورت

میں ہی برآمد ہو سکتا تھا اور پھر اس ناول میں مسلسل بدلتے ہوئے واقعات نے بھی اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا یہ ناول جو پرانی تحریروں جیسا دلچسپ اور انتہائی انفرادیت کا حامل ہے یقیناً آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ یہ ایک ایسا ناول ہے جسے پڑھتے ہوئے آپ کو میری پرانی تحریریں یاد آ جائیں گی جن کے بارے میں قارئین کا مسلسل تاثر چلا آ رہا ہے کہ میری نئی کہانیوں میں پرانا طرز تحریر ختم ہو گیا ہے اور کہانیوں میں وہ سسپنس، مزاح اور ایکشن موجود نہیں رہا جو پرانی تحریروں میں بدرجہ اتم موجود ہوا کرتا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول پڑھ کر تمام قارئین کی شکایات کا ازالہ ہو جائے گا۔ ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کم نہیں ہیں۔

لاہور سے محمد علی لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کا جو ناول سب سے پہلے پڑھا تھا اس کا نام ''سارج ہیڈکوارٹر'' تھا۔ اس کے بعد سے لے کر اب تک آپ نے جتنے بھی ناول لکھے ہیں وہ سب تسلسل کے ساتھ پڑھتا چلا آ رہا ہوں۔ آپ واقعی بہترین رائٹر ہیں۔ ایسے رائٹر جسے مستقل بنیاد پر پڑھا جا سکتا ہے۔ البتہ آپ سے شکایت بھی ہے کہ آپ نے عمران کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ اب عمران پہلے جیسا نہیں ہے۔ نہ ہی وہ مسخریاں کرتا ہے، نہ ٹیکنی کلر لباس پہنتا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ عمران کو دوبارہ متحرک کریں اور ہمارا ایسے ہی عمران سے ساتھ بنائے رکھیں جو ہمیں پسند ہے۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے۔

محترم محمد علی صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو آپ کی شکایت درست ہے۔ اپنے ابتدائی دوز سے عمران اب یکسر تبدیل ہو چکا ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر انسان میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے شاید یہ محسوس نہیں کیا ابتدائی دور کی نسبت اب بین الاقوامی معاملات بھی یکسر بدل چکے ہیں۔ یہ دنیا تبدیلی کا ہی تو نام ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر چیز بدل جاتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے سید ابراہیم صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول شاندار ہوتے ہیں لیکن اب عمران اپنی صلاحیتوں کی بنا پر ناقابل تسخیر ہوتا جا رہا ہے۔ اول تو وہ کسی کی گرفت میں ہی نہیں آتا اور بالفرض محال پکڑا بھی جاتا ہے تو کوئی اس پر تشدد ہی نہیں کر پاتا اور وہ تشدد ہونے سے پہلے ہی راہ فرار اختیار کر لیتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی تو ایسا ناول ہو جس میں عمران بھی عام انسان دکھائی دے اور پکڑے جانے کی صورت میں اسے راہ فرار نہ مل سکے اور اس پر تشدد بھی کیا جائے تاکہ اس کی قوت برداشت کا پتہ چل سکے۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے۔

''محترم سید ابراہیم صاحب۔ جہاں تک عمران کی صلاحیتوں کا تعلق ہے آپ کی بات درست ہے۔ عمران اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے پکڑا ہی نہیں جاتا اور اگر پکڑا بھی جائے تو وہ عین وقت پر سچوئیشن کو تبدیل کر دیتا ہے کہ مجرم دیکھتے رہ جاتے ہیں اور وہ تشدد سے پہلے ہی فرار ہو جانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ عمران اس معاملے میں انتہائی تجربہ کار ہو چکا ہے اور اب تک اس کے سامنے کوئی بھی ایسا مجرم نہیں آیا جس کا عمران سے کئی بار سابقہ پڑتا رہا ہو اور وہ عمران کی ہر طرح کی نفسیات سے بخوبی واقف ہو۔ جب کوئی ایسا مجرم آئے گا اور وہ عمران کو قابو کر کے اس کے راہ فرار کے تمام راستے مسدود کر دے گا تب ہی وہ اس پر تشدد کر سکے گا اور تب ہی اس بات کا پتہ چل سکے گا کہ عمران میں تشدد سہنے اور برداشت کی کتنی قوت ہے۔ تب تک انتظار کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
مظہر کلیم ایم اے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ضخیم سی کتاب تھی جبکہ سامنے میز پر بھی کتابوں کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ پچھلے ایک ماہ سے چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے عمران پر مطالعہ کا جنون سا سوار ہو گیا تھا۔ وہ گزشتہ کئی روز سے مسلسل کتابیں پڑھنے میں مصروف تھا۔ سلیمان ان دنوں اپنے کسی عزیز کی عیادت کے لئے آبائی گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے اس کی جان مسلسل چائے بنانے سے بچی ہوئی تھی اور عمران کو خود ہی اپنے لئے چائے بنانا پڑتی تھی اور اس نے بار بار چائے بنانے سے بچنے کا یہ حل نکالا تھا کہ ایک ہی بار کافی مقدار میں چائے بنا کر فلاسک میں بھر لیتا اور پھر بیٹھا اطمینان سے پیتا رہتا۔ اس وقت بھی وہ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے چائے پینے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

عمران نے چائے کا کپ خالی کر کے سامنے میز پر رکھا اور

کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر رسیور اٹھا لیا۔

''یس علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا کیونکہ اس کا ذہن کتاب میں ہی مصروف تھا وہ اس وقت ایک اہم سائنسی مقالہ پڑھنے میں مگن تھا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ یہ آج تمہاری ڈگڑیاں کہاں غائب ہو گئی ہیں۔ تم ہمیشہ اپنا نام مع ڈگریوں کے بولتے ہو۔ آج بڑے سنجیدہ لگ رہے ہو''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ ان کے لہجے میں حیرت تھی۔

''میری ڈگریوں کو تو چھوڑیں آپ یہ بتائیں آپ کا سر کہاں غائب ہو گیا ہے اور بغیر سر کے سلطان کیسے بول سکتا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کتاب ایک طرف رکھ دی تاکہ اطمینان سے سر سلطان سے بات کر کے اپنے سر پر کئی دنوں سے چھائی ہوئی خشکی دور کر سکے۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کے نام کے ساتھ سر لگتا ہے جبکہ آپ نے سر کہے بغیر خود کو سلطان کہا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ سے حکومت نے سر کی ڈگری ہی چھین لی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سر ڈگری نہیں لقب ہے نانسنس۔ ڈگریاں تو تمہارے پاس ہیں۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی اور جس زور شور

سے تم اپنی ڈگریوں کا پروپیگنڈا کرتے ہو اس سے مجھے یہی شک ہوتا ہے کہ وہ سب جعلی نہ ہوں''...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے یہ سب ڈگریاں ہیں۔ اگر آپ کا سر لقب ہو سکتا ہے تو پھر سمجھ لیں کہ یہ ڈگریاں بھی القابات ہی ہیں۔ پتہ نہیں حکومت کی وزارت خارجہ کیسے چل رہی ہے کہ آپ القابات کو ڈگریاں بنا رہے ہیں اب اگر میں بھی آپ کے سر کے لقب کو ڈگری کا درجہ دے دوں تو آپ مجھے فوراً پرائمری میں داخل کرا دیں گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ اچھا۔ تو تمہارے پاس ڈگریاں نہیں القاب ہیں''۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''آپ کی تو اردو بھی کمزور ہے القاب نہیں القابات کہیں جناب''...... عمران نے تصحیح کرنے والے انداز میں کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''چلو القابات ہی سہی۔ کم از کم یہ تو پتہ چلا کہ تم القابات کو ڈگریاں بنا کر دوسروں پر اپنا رعب جھاڑتے ہو ورنہ سرے سے ہی پڑھے لکھے نہیں ہو''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پڑھا لکھا تو ہوں لیکن واجبی سا۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی تو کر لیا ہے اب سوچ رہا ہوں کہ میٹرک کے امتحانات بھی دے ہی دوں پھر ان القابات کو مزید مستحکم ڈگریاں بنا کر یہ تو کہہ سکوں گا

کہ علی عمران میٹرک پاس ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن)''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''چلو شکر ہے تم نے میٹرک کرنے کا تو سوچا۔ میٹرک کرنے کا سوچ لیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ تم اسے کلیئر بھی کر ہی لو گے اور میٹرک کلیئر ہو گیا تو پھر تم اپنی شادی بھی پکی سمجھو''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''شادی۔ کیا مطلب۔ میٹرک کلیئر کرنے سے شادی کا کیا تعلق''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پرانے زمانے میں تعلیم کو میٹرک تک ہی مکمل تعلیم سمجھا جاتا تھا اور جو ایک بار میٹرک کر لیتا اسے نہ صرف اچھی سرکاری نوکری مل جاتی تھی بلکہ اس کی شادی کے لئے رشتوں کی بھی لائنیں لگ جاتی تھیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''میں میٹرک پاس کروں گا تو کیا میرے لئے بھی رشتوں کی لائنیں لگ جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں کیوں نہیں اور تمہیں لائنیں لگوانے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہاری اماں بی انتہائی سنجیدگی سے تمہاری شادی کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ سر عبدالرحمٰن نے مجھے بتایا ہے کہ گو انہوں نے تمہاری اماں بی سے کہا ہے کہ تم انتہائی نکمے اور آوارہ ہو۔ اس لئے وہ کسی شریف آدمی کی لڑکی کی قسمت نہیں پھوڑ سکتے لیکن تمہاری

اماں بی بضد ہیں اور میں نے سنا ہے کہ انہوں نے تمہارے لئے کوئی لڑکی بھی پسند کر لی ہے''...... سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''لل لل۔ لڑکی پسند کر لی ہے۔ لیکن ڈیڈی۔ اس عمر میں۔ اب میں کیا کہوں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہارے ڈیڈی کے لئے نہیں تمہارے لئے تمہاری اماں بی نے لڑکی پسند کی ہے سمجھے۔ مجھے بھابھی کی ضد کا بھی علم ہے۔ اگر وہ ایک بار اڑ گئیں تو پھر تم چاہے لاکھ انکار کرو وہ تمہاری شادی کرا کر ہی دم لیں گی''...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

''مطلب یہ کہ اب میرے سر کے گنجا ہونے کا وقت آ گیا ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ویسے عمران بیٹے۔ میں بھی تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ اب تم شادی کرا ہی لو۔ کیا حرج ہے۔ تمہاری اماں بی کوٹھی میں اکیلی رہتی ہیں۔ انہیں بھی بہو کی ضرورت ہے''...... سر سلطان نے قدرے التجائیہ لہجے میں کہا۔

''کیوں اکیلی کیوں۔ ڈیڈی بھی تو ہیں اور کوٹھی میں ملازموں کی بھی تو موج ظفر فوج ہے۔ ان سب کے باوجود وہ خود کو اکیلی کیوں سمجھتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

”تمہارے ڈیڈی سارا دن آفس میں رہتے ہیں اور آئے دن وہ سرکاری دوروں پر ہوتے ہیں۔ گھر کی طرف ان کا دھیان خاصا کم ہو گیا ہے اور جب سے ثریا بیٹی کی شادی ہوئی ہے وُہ بھی کم ہی آتی جاتی ہے اس لئے تمہاری اماں بی سارا سارا دن گھر میں اکیلی پڑی رہتی ہیں۔ آخر وہ تمہاری ماں ہیں اور ہر ماں کے کچھ ارمان ہوتے ہیں۔ تم ان کے اکلوتے بیٹے ہو۔ تمہیں ان کا کچھ تو خیال کرنا چاہئے“...... سر سلطان نے ناصحانہ لہجے میں کہا۔

”تو کیا میں اسی صورت میں ان کا خیال کر سکتا ہوں کہ میں شادی کر لوں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ بہو گھر میں آ جائے گی تو وہ تمہاری اماں بی کی خدمت کرے گی اور تمہاری اماں بی کا بھی دل لگا رہے گا“...... سر سلطان نے کہا۔

”اوکے۔ اگر آپ اتنی سفارش کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو کیا میں بھابھی کو تمہاری رضا مندی کے بارے میں بتا دوں“...... سر سلطان نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اماں بی کے سامنے میں بھلا دم کیسے مار سکتا ہوں۔ بتا دیں انہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ اوہ۔ ویری گڈ۔ تم نے یہ کہہ کر میرا دل خوش کر دیا ہے

عمران بیٹے۔ میں ابھی ان سے بات کر کے انہیں خوشخبری سناتا ہوں“...... سر سلطان نے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے رابطہ منقطع کر دیا۔

”ارے ارے۔ میری بات سنیں۔ کہیں سچ مچ اماں بی کو فون نہ کر دیجئے گا ورنہ وہ واقعی لٹھ لے کر میرے پیچھے پڑ جائیں گی اور اس وقت تک نہیں مانیں گی جب تک میری شادی نہ کرا دیں“۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس وقت تک دوسری طرف سر سلطان رسیور رکھ چکے تھے۔ عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے سر سلطان کے نمبر پریس کئے لیکن سر سلطان کا نمبر بزی تھا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور کوٹھی کے نمبر پریس کرنے لگا لیکن یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر موجود بوکھلاہٹ اور بڑھ گئی کہ کوٹھی کا مخصوص نمبر بھی مصروف تھا۔

لگ رہا تھا جیسے سر سلطان نے اس سے رابطہ ختم کرتے ہی کوٹھی فون کر دیا ہو۔ عمران کے سچ مچ ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ وہ سر سلطان کی باتوں کو مذاق سمجھ رہا تھا لیکن اب صورتحال گمبھیر ہو گئی تھی اور سر سلطان نے اس کے مذاق کو سچ سمجھ کر اماں بی کو فون کر دیا تھا۔ اماں بی تک عمران کی ہاں پہنچنے کا مطلب واضح تھا۔ اب اماں بی نے فوراً یہاں دوڑی چلی آنا تھا اور عمران کو انہیں سنبھالنا اور سمجھانا مشکل ہو جاتا تھا لیکن اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس نے خود ہی

آ بیل مجھے مار والے محاورے پر عمل کر لیا تھا۔ اس لئے اب اسے تواتر سے اپنے سر پر اماں بی کے جوتے پڑتے محسوس ہو رہے تھے۔ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔

''ارے باپ رے۔ لگتا ہے اماں بی میری شادی کرنے کے لئے کچھ زیادہ ہی بے تاب ہیں۔ ادھر سر سلطان نے انہیں میری ہاں کا بتایا ادھر وہ پر لگا کر اُڑتی ہوئیں میرے فلیٹ پر پہنچ گئیں۔ اب تو میرا واقعی اللہ ہی حافظ ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... عمران نے دروازے کے پاس جا کر پوچھا۔

''جولیا''...... باہر سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اپنے دیدے گھما کر رہ گیا۔

''تولیا۔ کیا مطلب۔ کیا اب بولنے والے تولیے بھی مارکیٹ میں آ گئے ہیں۔ حیرت ہے جہاں کسی اور نے دوسرے کا تولیہ استعمال کیا تو وہ فوراً بول پڑے گا۔ سوری جناب میں آپ کا نہیں کسی اور کا تولیہ ہوں اس لئے منہ صاف کرنے کے لئے آپ اپنا تولیہ استعمال کریں''...... عمران نے کہا۔

''فضول باتیں مت کرو۔ دروازہ کھولو ورنہ میں واپس چلی جاؤں گی''...... جولیا کی جھنجلائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ جولیا نے اسے گھور کر دیکھا۔ اس کے چہرے پر واقعی شدید جھنجلاہٹ دکھائی دے رہی تھی جیسے وہ

کیس نہ ہونے کی وجہ سے فلیٹ میں پڑی پڑی بور ہو گئی ہو اور تھک ہار کر وہ عمران کے پاس پہنچ گئی ہو۔

''ارے۔ میں خواہ مخواہ تمہیں بولنے والا تولیہ سمجھ رہا تھا۔ تم تو مجسم جولیا ہو۔ جولیانا فٹز واٹر جس کے چہرے پر جھنجلاہٹ، بیزاری اور انتہائی بوریت کے تاثرات منجمد ہو گئے ہیں''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہاری زبان ضرورت سے زیادہ ہی چلنے لگی ہے۔ بہتر ہے تم کسی ڈاکٹر سے اس کا علاج کراؤ''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران نے اسے راستہ دیا تو وہ اندر آ گئی۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور اس کے پیچھے آ گیا۔

''تمہارا مشورہ بالکل درست ہے۔ مجھے واقعی کسی معالج ماہر زبان سے مشورہ کرنا پڑے گا۔ ویسے ماہر زبان تو خواتین ہوتی ہیں اور تم بھی بہرحال ایک خاتون ہی ہو۔ اس لئے تم ٹنگ سپیشلسٹ ہوئیں اُدر میں تو ایک غریب آدمی ہوں۔ کسی سپیشلسٹ کی تو کیا میں عام سے ڈاکٹر کی بھی فیس ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم ہی میرا علاج کر دو۔ اگر علاج نہیں کر سکتی تو پھر تمہیں مجبوراً میری باتیں سننی ہی پڑیں گی۔ ہاں ایک کام ہو سکتا ہے۔ میری باتیں سن سن کر جب تمہارے کان پک جائیں تو تم کسی ایر سپیشلسٹ سے جا کر اپنا علاج کرا لینا''...... عمران نے کہا۔ جولیا آگے بڑھی اور سٹنگ روم میں آ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر بدستور بے

زاری اور بوریت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''تم کوئی اور بات نہیں کر سکتے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کر سکتا ہوں کیوں نہیں کر سکتا۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں۔ کسی نے کچھ کہا ہے''۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ میں فلیٹ میں بیٹھی بور ہو رہی تھی۔ اس لئے یہاں چلی آئی۔ اب تم تیار ہو جاؤ۔ ہم آج کا سارا دن اکٹھے گزاریں گے۔ خوب گھومیں پھریں گے اور باہر لنچ بھی کریں گے اور ڈنر بھی''...... جولیا نے کہا۔

''کیا مطلب''......عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''بس میرا دل چاہ رہا ہے کہ آج کا سارا دن میں تمہارے ساتھ گزاروں۔ مسلسل کئی ہفتوں سے فارغ رہ رہ کر میں اعصابی اور ذہنی طور پر تھک چکی ہوں''...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''تو تم بھی شادی کر لو''......عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

''تم بھی سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تم یقین کرو جولیا میں مجبوراً تیار ہوا ہوں ورنہ تم جانتی ہو کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اب کیا کروں مجبوری ہے''۔

عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کس بات کی مجبوری اور تم کس کے لئے تیار ہوئے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ وہ۔ وہ میں نے انتہائی مجبور ہو کر ہاں کی ہے''......عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

''ہاں کی ہے۔ کس بات کی ہاں کی ہے تم نے''...... جولیا کے لہجے میں اور زیادہ حیرت نمایاں ہو گئی۔

''تین بار ہاں کرنے کی۔ اب کیا کروں بعض اوقات آدمی واقعی مجبور ہو جاتا ہے۔ انتہائی مجبور''......عمران نے رو دینے والے لہجے میں جواب دیا۔

''بکواس بند کرو۔ میں فضول باتیں نہیں سننا چاہتی۔ تم جلدی سے تیار ہو جاؤ اور میرے ساتھ چلو۔ ابھی۔ سمجھے''...... جولیا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اے کاش کہ کوئی میری مرضی بھی پوچھ لیتا لیکن تم اماں بی کو تو جانتی ہو۔ کیا کروں مجبوری ہے''......عمران نے اسی طرح رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اماں بی کا ذکر کہاں سے آ گیا''۔ جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تم تو جانتی ہو کہ جب سے ثریا کی شادی ہوئی ہے اماں بی

گھر میں اکیلی ہی رہتی ہیں۔ ان کا اصرار بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اب بتاؤ میں ہاں نہ کرتا تو اور کیا کرتا''...... عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت سرخ ہوگیا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں جیسے ساکت سی ہوگئیں اور وہ عمران کی جانب سپاٹ نظروں سے دیکھنے لگی۔

''تت تت۔ تم تم''...... جولیا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں جولیا۔ اماں بی نے میری شادی کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے......'' عمران نے کہا تو جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن دوسرے لمحے اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت نمی ابھر آئی۔ وہ چند لمحے عمران کی جانب یک ٹک دیکھتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اوکے۔ میں چلتی ہوں''...... جولیا نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

''ارے ارے۔ یقین کرو۔ میں......'' عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن جولیا نے اس کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ وہ تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف گئی اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اور پھر کچھ دیر بعد ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی تو عمران اٹھ کر ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... دروازے کے قریب جا کر عمران نے پوچھا۔

''السلام۔ السلام علیکم ے زندگی بھر اس نے کبھی
پہلے سلام اور پھر خود ہی
بوکھلاہٹ پر سلیمان بے انہوں گی۔ چلو ابھی ہمارے
اندر آ گئے۔ سر عبدالرحمن نے میں کہا۔
گئی۔ ئی''...... عمران نے کہا اور
''دیکھ لو اس کا حال ہاتھ صوفے پر بٹھایا اور خود
خوابی کے لباس میں ہے'' بھرے انداز میں ان کے
اماں بی سے مخاطب ہو کر
جیسے ان کا عمران سے کوئی کہہ رہے تھے کہ تم شادی
گلے سے لگا لیا تھا اور اس نے اس کے سر پر ہاتھ
''تو کیا تمہاری طرح سانس لے کر رہ گیا۔ وہی
چڑھا لے''...... اماں بی نے مذاق میں اس نے ہاں
دیئے۔ عمران کے چہرے کو فون کرنے میں دیر نہیں
''تم باپ بیٹے نے تو
عمر بڑھتی جا رہی ہے اور تم تھا۔ لیکن ان کی تو شادی
رہے ہو۔ چلو۔ میں تمہیں شادی کے لئے ہاں کیسے
یہیں سے تمہارے سر پر
اماں بی نے عمران کا کان فول بکنا شروع کر دیا تم
''ارے ارے۔ اماں تو نہیں ہوگیا''...... اماں
عمران نے بری طرح میں کہا۔

گھر میں اکیلی ہی رہتی ہیں۔ ان کا اصرار بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اب بتاؤ میں ہاں نہ کرتا تو اور کیا کرتا''...... عمران نے کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت سرخ ہوگیا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں جیسے ساکت سی ہوگئیں اور وہ عمران کی جانب سپاٹ نظروں سے دیکھنے لگی۔

''تت تت۔ تم تم''...... جولیا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں جولیا۔ اماں بی نے میری شادی کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے......'' عمران نے کہا تو جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن دوسرے لمحے اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت نمی ابھر آئی۔ وہ چند لمحے عمران کی جانب یک ٹک دیکھتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اوکے۔ میں چلتی ہوں''...... جولیا نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

''ارے ارے۔ یقین کرو۔ میں......'' عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن جولیا نے اس کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ وہ تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف گئی اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اور پھر کچھ دیر بعد ایک بار پھر کال بیل بج اٹھی تو عمران اٹھ کر ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... دروازے کے قریب جا کر عمران نے پوچھا۔

''میں ہوں صاحب''...... باہر سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ سلیمان کی غیر موجودگی میں اپنے لئے چائے بنانا اور لنچ اور ڈنر کے لئے باہر جانا عمران کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا۔ اسے مجبوراً اپنے ہاتھوں کی کڑوی، بدمزہ اور بعض اوقات پھیکی چائے پینی پڑتی تھی اور باہر کے تیز مسالہ جات والے کھانے کھا کر واقعی اس کا معدہ چوپٹ ہو جاتا تھا۔ ہوٹلوں کے کھانوں سے زیادہ عمران کو ان دنوں سلیمان کی بنائی ہوئی ماش کی دال زیادہ مقوی اور لذیذ معلوم ہوتی تھی۔

سلیمان کی غیر موجودگی میں ظاہر ہے اسے طوعاً کرہاً باہر کا کھانا کھا کر زبردستی ہضم کرنا ہی پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سلیمان کی آواز سن کر خوش ہوگیا تھا کہ اب اسے باہر کھانا کھانے نہیں جانا پڑے گا اور اسے اپنے لئے اٹھ کر بار بار چائے بھی نہ بنانا پڑے گی۔ اچھی چائے کے لئے اسے سلیمان کی چند باتیں بھی سننی پڑیں تو وہ سن لے گا۔ کتابیں پڑھ پڑھ کر اس کے ذہن پر جو خشکی چھا جاتی تھی وہ بھی سلیمان سے نوک جھونک کر کے ختم ہو جاتی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا تو اسے سامنے سلیمان دکھائی دیا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ بڑھ کر سلیمان کو بے اختیار گلے لگا لے لیکن اس کی نظریں جیسے ہی سلیمان کے پیچھے پڑیں وہ ساکت سا ہو کر رہ گیا۔ سلیمان کے پیچھے نہ صرف اماں بی موجود تھیں بلکہ سر عبدالرحمن بھی کھڑے اسے تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔

''السلام۔ السلام علیکم۔ وعلیکم السلام''...... عمران نے بوکھلا کر پہلے سلام اور پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی اس بوکھلاہٹ پر سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران پیچھے ہٹا تو وہ تینوں اندر آ گئے۔ سر عبدالرحمٰن کے چہرے پر موجود فطری سختی کچھ اور بڑھ گئی۔

''دیکھ لو اس کا حال۔ بارہ بج رہے ہیں اور یہ ابھی تک شب خوابی کے لباس میں ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے انتہائی تلخ لہجے میں اماں بی سے مخاطب ہو کر کہا اور خود لاتعلق ہو کر صوفے پر بیٹھ گئے جیسے ان کا عمران سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو جبکہ اماں بی نے عمران کو گلے سے لگا لیا تھا اور اس کا ماتھا چوم رہی تھیں۔

''تو کیا تمہاری طرح بستر پر پڑا پڑا موئے انگریزوں والا سوٹ چڑھا لے''...... اماں بی نے منہ بنا کر کہا۔ اس بار سر عبدالرحمٰن مسکرا دیئے۔ عمران کے چہرے کا بھی رنگ بدل گیا۔

''تم باپ بیٹے نے تو مجھے زندہ درگور کر دیا ہے۔ غضب خدا کا عمر بڑھتی جا رہی ہے اور تم ابھی تک جاسوسیاں ماسوسیاں کرتے پھر رہے ہو۔ چلو۔ میں تمہیں لینے آئی ہوں۔ چلو ابھی چلو ورنہ میں یہیں سے تمہارے سر پر جوتیاں مارتی ہوئی لے کر جاؤں گی''۔ اماں بی نے عمران کا کان پکڑتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ اماں بی۔ میری بات تو سنیں۔ ارے......'' عمران نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ اماں بی کے

سامنے یوں بھیگی بلی بنا ہوا کھڑا تھا جیسے زندگی بھر اس نے کبھی حرکت بھی نہ کی ہو۔

''نہیں۔ آج میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی۔ چلو ابھی ہمارے ساتھ کوٹھی چلو''...... اماں بی نے اسی انداز میں کہا۔

''اچھا چلتا ہوں۔ آپ بیٹھیں تو سہی''...... عمران نے کہا اور انہیں پکڑ کر بڑی عزت اور احترام کے ساتھ صوفے پر بٹھایا اور خود ان کے قدموں میں بیٹھ گیا اور بڑے لاڈ بھرے انداز میں ان کے گھٹنوں پر اپنا سر رکھ دیا۔

''بھائی سلطان نے فون کیا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ تم شادی کے لئے تیار ہو گئے ہو''...... اماں بی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہی ہوا تھا جس کا ڈر تھا۔ سر سلطان سے مذاق مذاق میں اس نے ہاں کر دی تھی اور سر سلطان نے بھی اماں بی کو فون کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

''سر سلطان۔ ہاں انہوں نے فون کیا تھا۔ لیکن ان کی تو شادی ہو چکی ہے پھر وہ اس عمر میں دوبارہ اپنی شادی کے لئے ہاں کیسے کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پھر وہی اول فول بکنا شروع کر دیا تم نے۔ کہیں تم پر کسی کالے شیطان کا سایہ تو نہیں ہو گیا''...... اماں بی نے بری طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے نہیں۔ شیطان تو الٹا مجھ سے ڈرتا ہے۔ میرا نام سنتے ہی وہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہائے ہائے۔ میرا بیٹا تو سچ میں شیطانی چکر میں پڑ گیا ہے۔ اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی۔ بس تم ابھی کوٹھی چلو۔ ابھی اور اسی وقت اور کہاں ہے وہ کلموہا سلیمان جو بڑا باورچی بنا پھرتا ہے۔ یہ حال کر دیا ہے میرے بیٹے کا۔ دیکھو تو ہڈیاں نکل آئی ہیں''۔ اماں بی سلیمان پر چڑھ دوڑیں جو ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔

''میں کیا کروں بیگم صاحبہ۔ میں تو انہیں روز حریرے بنا کر دیتا ہوں لیکن یہ کھاتے ہی نہیں۔ مجبوراً مجھے باہر پھینکنے پڑتے ہیں''۔ سلیمان نے بڑے معصوم لہجے میں کہا تو عمران اسے گھور کر رہ گیا۔

''کیوں نہیں کھاتا۔ کیسے نہیں کھاتا۔ اس کا باپ بھی کھائے گا''...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے کھلاؤ تو میرا بھی رنگ اس کی طرح نکھر آئے''...... سر عبدالرحمٰن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بس بس۔ رہنے دو یہ چونچلے۔ عمران سے زیادہ تمہارا رنگ لال ہے۔ چلو اسے کوٹھی لے چلو''...... اماں بی نے سر عبدالرحمٰن کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بیگم صاحبہ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتا ہوں۔ خالص سیلون کی چائے ہے''...... سلیمان نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''بس بس۔ تم بھی اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور کوٹھی چلو''...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جی بہتر بیگم صاحبہ''...... سلیمان نے بڑے سعادتمندانہ لہجے میں کہا۔

''اماں بی۔ ایک بات پوچھوں''...... عمران نے کہا۔

''جو پوچھنا ہے کوٹھی چل کر پوچھنا''...... اماں بی نے کہا۔

''آپ نے یہاں آنے کی تکلیف کیوں کی۔ مجھے فون کر دیا ہوتا۔ میں سر کے بل چل کر آ جاتا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ سر کے بل چل کر آتے تو سر کے سارے بال صاف ہو جاتے۔ پھر تمہارے سسرال والے کیا کہتے۔ لڑکا تو گنجا ہے''...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن اور سلیمان بے اختیار مسکرا دیئے۔

''مم مم۔ میرے سسرال والے۔ ارے میری ابھی شادی بھی نہیں ہوئی اور میرا سسرال بھی بن گیا۔ آپ نے بتایا ہی نہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ارے۔ ایسے کیسے سسرال بن گیا۔ خواہ مخواہ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو۔ یہ باپ کا کام ہوتا ہے جس نے کبھی اولاد کو سمجھانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی کہ کون سی بات کرنی ہے اور کون سی نہیں کرنی''...... اماں بی نے عمران کے سر پر چپت مارتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سسرال"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"بے شرم۔ جس گھر میں تمہارا رشتہ ہونے جا رہا ہے وہ تمہارا سسرال ہی بنے گا۔ اب تم یہ ساری جاسوسیاں ماسوسیاں چھوڑو اور ہمارے ساتھ چلو۔ اب اگر تم نے کسی جاسوسی ماسوسی کا نام لیا تو میں تمہارا سر توڑ دوں گی اور ان ساری جاسوسیوں ماسوسیوں کو بھی مار مار کر سیدھا کر دوں گی۔ سمجھے تم"...... اماں بی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"بیگم تم جاسوسی ماسوسی کو شاید لڑکیاں سمجھ رہی ہو"...... سر عبدالرحمٰن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آج ان کا موڈ خلاف توقع خوشگوار تھا۔

"ہاں۔ تو کیا یہ عورتیں ہیں۔ غضب خدا کا اب میرا بیٹا بڑی عمر کی عورتوں کے چکروں میں پڑ گیا ہے۔ توبہ توبہ۔ چلو۔ اب تو میں تمہیں ایک منٹ بھی یہاں نہیں رہنے دوں گی۔ اٹھو فوراً۔ اور سنو اب میں تمہیں واپس نہیں آنے دوں گی۔ اب تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے"...... اماں بی نے ایک بار پھر عمران کا کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ لیکن وہ لڑکی کون ہے جس کا مجھ جیسے بیکار معاش سے پالا پڑنے والا ہے"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک اعلیٰ گھرانے کی لڑکی ہے جسے میں نے پسند کر لیا

ہے۔ شاہانہ نام ہے اس کا بڑی سعادتمند اور فرمانبردار بچی ہے۔ تم دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے اور میری پسند کی داد دو گے"...... اماں بی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ نواب پور کے چوہدری جمال کی بیٹی شاہانہ جو ثریا کی سہیلی تھی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو۔ کیا تم اس سے پہلے بھی ملے ہو"...... اماں بی نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں نہیں۔ ثریا کی شادی پر دیکھا تھا اسے اور ثریا نے ہی اس کا مجھ سے تعارف کرایا تھا"...... عمران نے جلدی سے کہا ورنہ اماں بی نے اس کا یہ کہہ کر سر توڑ دینا تھا کہ کیسے جانتے ہو اور کیوں جانتے ہو۔

"اوہ اچھا۔ تو پھر چلو۔ ہم آج ہی چل کر اس سے مل بھی لیتے ہیں اور اس کے ماں باپ سے اس کے رشتے کی بات بھی کر لیتے ہیں"...... اماں بی نے کہا۔

"لیکن وہ لوگ تو ایکریمیا رہتے تھے۔ کیا وہ ایکریمیا سے واپس آ گئے ہیں اور اگر آ گئے ہیں تو شاہانہ کے ان دوستوں کا کیا ہوا جن کے ساتھ وہ ہر وقت گھومتی رہتی تھی"...... عمران نے کہا تو اماں بی چونک پڑیں۔

"کیا۔ کیا کہا دوستیاں۔ اس کی کافر ملک میں دوستیاں ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک جوان لڑکی کے کافر ملک میں دوست ہوں

اور وہ ان کے ساتھ اکیلی گھومے پھرے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں اماں بی۔ شادی کی تقریب میں جب اس سے ثریا نے میرا تعارف کرایا تھا تو اس وقت بھی اس کے چار پانچ دوست اس کے ساتھ ایکریمیا سے آئے ہوئے تھے جن میں لڑکیاں بھی تھیں اور لڑکے بھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ شاہانہ نے لڑکی ہو کر مردوں جیسے کپڑے پہن رکھے تھے جس پر آپ نے اسے بہت ڈانٹا تھا اور وہ غصے میں اپنے دوستوں کو لے کر شادی کی تقریب ادھوری چھوڑ کر واپس چلی گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ وہ لڑکی ہے نخرے والی۔ نک چڑھی اور کافر ملکوں کے لوگوں جیسا لباس پہننے والی۔ لعنت ہے ایسی لڑکی پر جو غیر مردوں کے ساتھ گھومتی پھرتی ہے اور ان جیسے طور طریقے اپناتی ہے"...... عمران کی توقع کے مطابق اماں بی کا غصہ اب پورے عروج پر پہنچ گیا اور ان کی باتیں سن کر سر عبدالرحمٰن صوفے پر پہلو بدلنا شروع ہو گئے۔ وہ عمران کی جانب غصیلی نظروں سے گھور رہے تھے۔

"آپ بے شک فون پر ثریا سے تصدیق کر لیں بلکہ اگر آپ چاہیں تو ہم ابھی نواب پور چلے جاتے ہیں۔ شاہانہ کا اب بھی وہی شاہانہ انداز ہو گا جیسا ثریا کی شادی کی تقریب میں تھا۔ وہی کافر ملکوں جیسا لب و لہجہ۔ ان جیسا ہی لباس اور وہ اسی طرح نک

چڑھی، غصیلی اور بدمزاج ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو"...... سر عبدالرحمٰن سے رہا نہ گیا تو وہ غصے سے پھٹ پڑے۔

"آپ چپ رہیں۔ آپ نے ہی اس لڑکی کی مجھ سے سفارش کی تھی۔ آپ ہی کہہ رہے تھے کہ وہ بڑی ملنسار، خوش مزاج، سعادت مند اور فرمانبردار لڑکی ہے۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ وہ کتنی سعادت مند اور کتنی فرمانبردار لڑکی ہے۔ وہ کافر ملک میں پلی بڑھی ہے۔ وہاں کا انداز اور وہیں کی تہذیب اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ایسی لڑکی پسند کی ہے تم نے میرے چاند سے بیٹے کے لئے۔ وہ میرے بیٹے کی زندگی عذاب بنا دے گی۔ تم میرے بیٹے کو زندہ درگور کرنا چاہتے ہو کیا۔ بولو۔ جواب دو"...... اماں بھی اب غصے سے سر عبدالرحمٰن پر ہی چڑھ دوڑیں۔

"تم بھی اس احمق کی باتوں میں آ گئی ہو۔ وہ ایکریمیا میں ضرور پلی بڑھی ہے لیکن وہ تہذیب یافتہ ہے اور وہ بہت زیادہ بدل گئی ہے۔ اور......" سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

"بس بس۔ رہنے دو۔ کافروں کے ملکوں میں پلے بڑھنے والی کس تہذیب کی مالک ہو گی اور وہ خود کو کس قدر بدل سکتی ہے یہ میں خوب جانتی ہوں۔ میں لعنت بھیجتی ہوں ایسی لڑکی پر۔ میں مر جاؤں گی لیکن اس سے اپنے بیٹے کی شادی نہیں ہونے دوں گی۔ مجھے اپنے معصوم سے بیٹے کی زندگی جہنم نہیں بنانی۔ سمجھے تم"......

اماں بی کا لہجہ غصے کی شدت سے بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

''پھر اماں بی۔ کیا ابھی چلیں شاہانہ کو دیکھنے اور اس کے والدین سے رشتے کی بات کرنے''......عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا تم وہاں جاؤ گے۔ اس بے حیا لڑکی سے ملو گے۔ جو غیر مردوں سے دوستیاں کرتی ہے۔ خبردار جو تم نے کبھی اس کے بارے میں سوچا بھی تو جوتیاں مار مار کر تمہاری کھوپڑی توڑ دوں گی۔ سمجھے''......اماں بی نے انتہائی جلال بھرے لہجے میں کہا۔

''بیگم۔ میری بات سنو''......سر عبدالرحمٰن نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں سنوں گی۔ بالکل نہیں سنوں گی۔ غضب خدا کا۔ تم باپ ہو کہ قصائی جو اپنے معصوم بیٹے کی زندگی قربان کرنے کا سوچ رہے ہو۔ اب اگر تم نے اس لڑکی کے بارے میں مجھ سے دوبارہ کوئی بات کی تو میں بھوک ہڑتال کر دوں گی۔ ساری زندگی تم سے بات نہیں کروں گی اور نہ ہی تمہیں اپنی شکل دکھاؤں گی۔ خود کو کمرے میں بند کر کے رکھوں گی۔ تم میری شکل دیکھنے کو بھی ترس جاؤ گے''......اماں بی نے اسی انداز میں کہا تو سر عبدالرحمٰن ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ ان کی بیگم ضدی طبیعت کی مالک ہیں۔ ایک بار وہ جس بات کا فیصلہ کر لیں تو اس کے لئے وہ کچھ بھی کر گزرتی ہیں۔

یہ سب عمران کا کیا دھرا تھا اس نے ہی ان کے دوست

چوہدری جمال کی بیٹی کا اپنی ماں کے سامنے ایسا نقشہ کھینچا تھا کہ وہ لمحوں میں اس لڑکی سے متنفر ہو گئی تھیں۔ اب وہ لڑکی لاکھ سونے کی بھی بن کر آ جاتی تو عمران کی اماں بی اسے کسی بھی صورت میں منہ تک نہ لگاتیں اور یہ بات غلط بھی نہیں تھی۔ چوہدری جمال کی بیٹی شاہانہ واقعی ایکریمیا میں پلی بڑھی تھی۔ اس کا رہن سہن ایکریمیوں جیسا ہی تھا۔ وہ ان جیسا ہی لباس پہنتی تھی اور اس نے وہاں کئی دوست بھی بنا رکھے تھے جن میں لڑکیاں بھی تھیں اور لڑکے بھی اور ایکریمیا میں لڑکے لڑکیوں کی دوستی کو برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یہ ان کا کلچر تھا اور شاہانہ ہر لحاظ سے اس کلچر کا ہی حصہ تھی جس کے بارے میں سر عبدالرحمٰن کو قدرے اندازہ تھا۔

چوہدری جمال چونکہ سر عبدالرحمٰن کے پرانے دوست تھے اور دونوں کی اکثر فون پر بات ہوتی رہتی تھی ایک بار فون پر بات کرتے ہوئے انہوں نے اچانک اپنی بیٹی کا تذکرہ ان سے کیا تھا اور ان سے عمران کے بارے میں بات کی تھی اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا تھا کہ وہ چاہیں تو ان کی دوستی رشتہ داری میں بھی بدل سکتی ہے تو سر عبدالرحمٰن نے اس بات کا ذکر اپنی بیگم سے کر دیا اور انہوں نے اپنی بیگم کو اس بات کے لئے راضی کر لیا کہ شاہانہ اور عمران کی شادی کر دی جائے۔ انہوں نے شاہانہ کی اپنی بیگم کے سامنے اس انداز میں تعریف کی تھی کہ وہ بے حد سعادت مند، ملنسار، خوش گفتار اور فرمانبردار بچی ہے اس لئے اماں بی بھی اس

رشتے کے لئے فوراً راضی ہوگئی تھیں اور انہوں نے سر سلطان کو فون کر کے عمران کو راضی کرنے کے لئے کہا تھا اور پھر جیسے ہی عمران کی رضا مندی سر سلطان کے ذریعے اماں بی کے کانوں تک پہنچی وہ سر عبدالرحمٰن کو لے کر فوراً عمران کے فلیٹ پہنچ گئی تھیں۔

’’میں جلد ہی تمہارے لئے ایک اچھی سی اور سگھڑ لڑکی ڈھونڈوں گی۔ جیسے ہی مجھے لڑکی مل گئی۔ تمہیں فوراً اس سے شادی کرنی پڑے گی اور اس کے ساتھ تمہیں ہر حال میں کوٹھی رہنا پڑے گا میرے ساتھ۔ یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو۔ سمجھے‘‘...... اماں بی نے کہا۔

’’جی ہاں۔ اماں بی سمجھ گیا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اب چلو یہاں سے۔ تم نے دفتر نہیں جانا۔ اس وقت تو یہاں نہ آنے کے لئے بڑے بہانے بنا رہے تھے کہ دفتر جانا ہے۔ دیر ہو جائے گی۔ اب یہاں آ کر صوفے پر چپک گئے ہو۔ اب دیر نہیں ہو رہی‘‘...... اماں بی نے سر عبدالرحمٰن کو گھورتے ہوئے کہا تو سر عبدالرحمٰن ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ عمران کو بدستور غصیلی نظروں سے گھور رہے تھے لیکن ظاہر ہے اماں بی کی موجودگی میں وہ عمران کو کچھ کہہ نہیں سکتے تھے ورنہ اماں بی نے اسی وقت ان کے پیچھے پڑ جانا تھا۔ عمران بھی جان بوجھ کر سر عبدالرحمٰن کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔ عمران نے اماں بی کو رکنے اور دوپہر کا کھانا کھانے کی درخواست کی لیکن اماں بی اب

وہاں ایک منٹ بھی نہ رکنا چاہتی تھیں۔

وہ سر عبدالرحمٰن کو لے کر فلیٹ سے نکل گئیں۔ عمران انہیں نیچے سڑک پر کھڑی گاڑی تک چھوڑنے گیا۔ اس نے بڑے احترام سے اماں بی کو گاڑی میں بٹھایا اور پھر جب سر عبدالرحمٰن گاڑی لے کر چلے گئے تو عمران نے سکون کا سانس لیا اور واپس اپنے فلیٹ میں آ گیا۔

’’یااللہ تو مشکل کشا ہے۔ تو نے میری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے ورنہ اماں بی تو جوتی لے کر میرے سر پر پہنچ گئی تھیں‘‘۔ عمران نے صوفے پر گرتے ہوئے کہا۔ اسے اچانک جولیا کا خیال آیا جو غصے اور پریشانی کے عالم میں یہاں سے گئی تھی۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کے سیل فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔

’’یس۔ جولیا بول رہی ہوں‘‘...... دوسری طرف سے جولیا کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ روتی رہی ہے۔

’’عمران بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے کہا تو دوسری طرف یکلخت لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

’’ہیلو ہیلو۔ جولیا یقین کرو میں......‘‘ عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن جولیا نے یکلخت رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ اس بار اس نے جولیا کے سیل فون کی بجائے اس کے فلیٹ کا

لینڈ لائن نمبر ملایا تھا۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا کی اسی طرح سے رندھی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا جیسے اسے اب چیف سے بھی کوئی دلچسپی نہ رہی ہو۔

''عمران کا فون آیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اس کی اماں بی زبردستی اس کی شادی کرانے پر تلی ہوئی تھیں۔ اماں بی نے اس کے لئے جو لڑکی پسند کی تھی وہ ایکریمیا میں پلی بڑھی ہے اور وہ مکمل طور پر ایکریمین کلچر کی دلدادہ ہے جس کے بارے میں عمران نے اماں بی کو بتا دیا کہ لڑکی ایکریمین ہے اور اس کے ایکریمیا میں کئی لڑکے اور لڑکیاں دوست ہیں یہ سن کر اماں بی کو غصہ آ گیا تھا اور انہوں نے فوراً یہ رشتہ ختم کر دیا اور اس مسئلے کی وجہ سے وہ چونکہ ذہنی تناؤ کا شکار رہا ہے اس لئے وہ ریلیکس ہونے کے لئے کچھ دنوں کے لئے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے ساتھ کسی پرفضاء مقام پر تفریح کے لئے جانا چاہتا ہے۔ اس نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں تم سے بات کروں اور تمہارے ذریعے دوسرے ممبران سے بھی پوچھ لوں۔ اگر تم سب عمران کے ساتھ کچھ دن تفریح کرنے کے لئے جانا چاہو تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اس

کے لئے تم سب کی رضا مندی ضروری ہے''......عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ج ج ج۔ جی۔ کیا واقعی اس نے رشتہ ختم کر دیا ہے اور وہ ہمیں کسی پرفضاء مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔ اوہ اوہ۔ آئی ایم سوری۔ مم مم۔ میرا مطلب کہ آپ غلط نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اس نے واقعی ایسا کہا ہوگا''...... جولیا نے بری طرح سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم اس کے ساتھ جانا چاہتی ہو''......عمران نے پوچھا۔

''یس چیف۔ اگر آپ اجازت دیں گے تو ضرور جاؤں گی''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ تم باقی ممبران سے بات کر لو اور پھر اس کا جواب عمران کو ہی دے دینا۔ اور سنو عمران کو بتا دینا کہ میں نے اجازت دے دی ہے۔ فی الحال یہاں کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے جو ممبر جانا چاہے وہ جا سکتا ہے۔ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے اخراجات سرکاری ہوں گے لیکن عمران کو اپنا خرچہ خود برداشت کرنا پڑے گا''......عمران نے نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''لگتا ہے آج فون ڈے ہے۔ جسے دیکھو مجھے ہی فون کر رہا ہے۔ بھائی میں مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ مطالعہ بے حد مفید چیز

ہے۔ اس سے انسان کے وہ خانے بھی روشن ہو جاتے ہیں جو بند پڑے رہتے ہیں اور اس وقت تو میرے سارے ہی خانوں میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر تم فون نہ کرو اور مجھے مطالعہ کرنے دو تو شاید کوئی ایک خانہ روشن ہو جائے''......عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بڑے معصوم سے لہجے میں لیکن بغیر فل سٹاپ لگائے پوری روانی سے بولنا شروع کر دیا۔

''جولیا بول رہی ہوں۔ کیا تم ہمیں واقعی تفریح کرانے کسی پرفضاء مقام پر لے جانا چاہتے ہو''......دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ہمیں۔ کیا مطلب''......عمران نے چونک کر کہا۔

''چیف نے کہا ہے کہ تم نے انہیں کال کیا تھا اور ان سے درخواست کی تھی کہ تم یہاں پڑے پڑے بور ہو گئے ہو اس لئے تم ہمیں اپنے ساتھ تفریح کرانے کے لئے کسی پرفضاء مقام پر لے جانا چاہتے ہو۔ چیف نے اس کی اجازت بھی دے دی ہے اور میں نے ممبران سے بھی بات کر لی ہے۔ وہ سب بے حد خوش ہیں۔ لیکن مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا ہے''...... جولیا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

''کس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے''......عمران نے کہا۔

''یہی کہ تم ہمیں سیر کرانے کسی تفریحی مقام پر لے جانا چاہتے ہو''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا میں تفریح نہیں کر سکتا یا میرا کسی تفریحی مقام پر داخلہ ممنوع ہے''......عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے ارے۔ نہیں۔ میں تمہارا مزاج خوب اچھی طرح سمجھتی ہوں۔ تمہاری فطرت میں تفریح برائے تفریح نہیں ہے۔ تمہاری بڑی بڑی تفریح محض باتوں تک ہی محدود ہوتی ہیں''۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ چیف کی اس بات نے اس کا ذہن فریش کر دیا تھا کہ عمران کی اماں بی نے رشتہ ختم کر دیا ہے اور عمران بوریت دور کرنے کے لئے ان سب کو تفریحی مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔

''ارے نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں بھی انسان ہوں اور فلیٹ میں پڑا پڑا بور ہو جاتا ہوں اور یہ۔ یہ۔ یہ تم نے ممبران کی بات کیوں کی ہے۔ میں نے تو چیف سے صرف تمہیں کسی تفریحی مقام پر لے جانے کی درخواست کی تھی''......عمران نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ چیف نے بتایا ہے کہ تم نے سب کو ساتھ لے جانے کا کہا ہے''......جولیا نے کہا۔

''تو کیا سب نے حامی بھر لی ہے''......عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ سب تمہارے ساتھ جانے کے لئے پرجوش ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''اور ان سب میں میرا رقیب وسفید بھی شامل ہے''......عمران

نے اسی انداز میں کہا۔

''ظاہر ہے تنویر بھی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور وہ ہمارا ساتھی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''بس تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہے۔ اس کی موجودگی میں ہو چکی تفریح۔ شاید اسے کہتے ہیں کباب میں ہڈی بلکہ اس کی موجودگی میں تو کباب بھی ہڈی کا ہی ثابت ہونا ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

سیاہ رنگ کی کیڈلاک کار ایک پانچ منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی اور پھر مڑ کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پارکنگ میں رکتے ہی کار سے ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی نکلے اور پھر کار کو لاک کر کے وہ دونوں پارکنگ سے نکل کر عمارت کے مرکزی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''چیف نے اچانک ہی کال کیا ہے۔ کوئی خاص بات لگتی ہے''......لڑکی نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''خاص بات۔ وہ کیسے''......نوجوان نے پوچھا۔

''کال کر کے ہیڈکوارٹر بلایا گیا ہے ورنہ عام بات تو فون پر بھی کی جا سکتی تھی''......لڑکی نے جواب دیا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک انتہائی شاندار بزنس پلازہ تھا اور اس کی ہر منزل پر بڑی بڑی کمپنیوں کے آفسز تھے۔ اس لئے وہاں آنے جانے والوں کا

سلسلہ ہر وقت جاری رہتا تھا۔ وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے سائیڈ میں بنی ہوئی لفٹوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لفٹیں اوپر نیچے آ جا رہی تھیں۔ وہ دونوں بھی ایک لفٹ میں سوار ہو کر ففتھ فلور پر پہنچ گئے۔ اس فلور پر بھی مختلف کمپنیوں کے آفسز تھے۔ دونوں لفٹ سے نکل کر تیز تیز چلتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر راہداری کے آخر میں بنے ہوئے ایک کمپنی کے آفس کا شیشے والا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔

یہ ایک بڑا ہال تھا جہاں چھوٹے بڑے کیبن بنے ہوئے تھے اور وہاں بڑے بھرپور انداز میں کام ہو رہا تھا۔ سائیڈ میں ایک بیضوی کاؤنٹر کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جس کے عقب میں سیاہ شیشے کا ایک دروازہ تھا۔ نوجوان اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی اس کاؤنٹر پر پہنچ کر رک گئے۔

''یس''...... کاؤنٹر گرل نے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ولیم ہے اور یہ میری ساتھی لیانا ہے۔ چیف نے سپیشل کال کر کے بلایا ہے''...... نوجوان نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فوراً سائیڈ پر رکھا ہوا انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ولیم اور لیانا آئے ہیں چیف''...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے بات سن کر رسیور

رکھ دیا۔

''اندر چلے جائیں۔ چیف آپ کے منتظر ہیں''...... لڑکی نے کہا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلا کر کاؤنٹر کے پیچھے سیاہ شیشے والے دروازے کی طرف بڑھے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ وہ دونوں اس دروازے کے پاس پہنچ کر رک گئے اور ولیم نے انگلی کا ہک بنا کر مخصوص انداز میں دروازے پر دستک دی۔

''یس کم اِن''...... اندر سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔ ولیم نے دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے لائٹ گرے کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی مانند سفید تھے اور چہرے پر سختی کے تاثرات جیسے ثبت تھے۔ اس کی آنکھوں میں بھی تندی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''بیٹھو''...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے سخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا تو وہ دونوں میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''میں نے تمہیں ایک اہم مشن کے لئے منتخب کیا ہے''۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

''یس چیف''...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں جانتے ہو''...... چیف نے پوچھا۔

''یس چیف۔ یہ سروس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے۔ علی عمران کا براہ راست اس سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ فری لانسر ہے اور باقاعدہ مشن کے لئے ہائر کیا جاتا ہے۔ بظاہر احمق اور لاابالی سا آدمی ہے لیکن حقیقت میں وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے''...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم کبھی پاکیشیا گئے ہو''...... چیف نے پوچھا۔

''نو چیف۔ پاکیشیا جانے کا تو اتفاق نہیں ہوا ہے لیکن ہم کافرستان ضرور گئے ہیں جو پاکیشیا کا ہمسایہ ملک ہے''...... لیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تمہیں وہاں کی زبان بھی آتی ہو گی''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ہمیں کافرستانی زبان پر کافی حد تک عبور حاصل ہے اور ہم نے یہ بھی سنا ہوا ہے کہ کافرستان اور پاکیشیا میں تقریباً ایک جیسی ہی زبان بولی جاتی ہے''...... ولیم نے کہا۔

''پاکیشیا میں ایک اہم مشن ہے جس کے لئے بلیک ہاک کا ایک گروپ پہلے سے ہی پاکیشیا میں موجود ہے اور اپنا کام کر رہا ہے لیکن اس گروپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران سے خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس اور علی عمران کو دوسرا گروپ بھیج کر اس انداز میں الجھا دیا جائے کہ وہ پہلے گروپ کی طرف توجہ ہی نہ دے سکے اور پہلا گروپ اطمینان سے اپنا کام کرتا رہے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... ولیم نے کہا۔

''پہلا گروپ جو اے گروپ ہے اس نے پاکیشیا میں ایک ڈبلیو ایل ایس پورا کرنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں پاکیشیا جا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف کام کرو تاکہ وہ سب تمہارے پیچھے دوڑتے بھاگتے رہ جائیں اور گروپ اے آسانی سے اپنا ڈبلیو ایل ایس پورا کر لے''...... چیف نے کہا۔

''ڈبلیو ایل ایس کیا ہے چیف''...... ولیم نے پوچھا۔

''ایک ٹاپ سیکرٹ مشن ہے جس کے بارے میں فی الحال تمہیں نہیں بتایا جا سکتا ہے۔ تم اس ڈبلیو ایل ایس کو بھول جاؤ اور جو میں کہہ رہا ہوں اس پر توجہ دو''...... چیف نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... ولیم نے کہا۔

''تم کیوں نہیں بول رہی لیانا''...... چیف نے لیانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جب مرد باتیں کر رہے ہوں تو عورت کو خاموش رہنا چاہئے''...... لیانا نے مسکرا کر کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ بات میں تم سے پہلی بار سن رہا ہوں ورنہ

عورتیں تو چپ رہنا جانتی ہی نہیں'' ...... چیف نے کہا لیکن اس کے لہجے اور چہرے پر بدستور سختی تھی۔

''آپ مشن کے بارے میں تفصیلات بتائیں'' ...... لیانا نے سنجیدگی سے کہا تو چیف نے اثبات میں سر ہلایا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے سیاہ کور والی ایک فائل نکال کر اس نے ولیم کی طرف بڑھا دی۔

''اس فائل میں علی عمران کے بارے میں تفصیلات درج ہیں جو ہم نے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے حاصل کی ہیں۔ اسے پڑھ لو۔ اس فائل سے تمہیں عمران کے کام کرنے کے انداز اور اس کے بارے میں بہت سی معلومات مل جائیں گی۔ ہمیں سیکرٹ سروس سے زیادہ اسی علی عمران سے خطرہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں مل کر علی عمران کے خلاف کام کرو۔ اسے ایسے الجھاؤ کہ وہ سوائے تمہارے پیچھے دوڑنے بھاگنے کے کچھ نہ کر سکے'' ...... چیف نے کہا۔

''اسے الجھانے اور دوڑانے بھگانے کی کیا ضرورت ہے چیف۔ آپ حکم دیں تو ہم اس علی عمران کو ہلاک ہی کر دیں گے'' ...... لیانا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو چیف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''یہ آسان نہ ہوگا'' ...... چیف نے کہا۔

''ٹاپ ایجنٹس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہوتا ہے چیف۔

عمران اگر ایک خطرناک ایجنٹ ہے تو ہم بھی ٹاپ ایجنٹ ہیں اور ہمارے سامنے عمران جیسے انسان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں ہماری صلاحیتوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا'' ...... لیانا نے کہا۔

''سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم دونوں عمران کو ہلاک کرنے جاؤ اور خود اس کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ جاؤ'' ...... چیف نے سنجیدگی سے کہا۔

''نو چیف ایسا نہیں ہوگا۔ میرے اور ولیم کے پاس عمران کے بارے میں خاصی معلومات پہلے سے ہی موجود ہیں۔ گو کہ اس سے ہمارا سابقہ پہلے کبھی نہیں پڑا ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اگر ہمارا عمران سے ٹکراؤ ہوا تو ہم اسے آسانی سے زیر کر لیں گے بلکہ اسے ہلاک کرنا بھی ہمارے لئے مشکل ثابت نہ ہوگا'' ...... لیانا نے وثوق بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر عمران تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو جاتا ہے تو اس کی ہلاکت کا کریڈٹ بلیک ہاک ایجنسی کو ملے گا اور یہ کریڈٹ ہماری ایجنسی کو شہرت کی بلندیوں پر لے جائے گا اور پوری دنیا بلیک ہاک کی صلاحیتوں کی معترف ہو جائے گی'' ...... چیف نے کہا۔

''یس چیف'' ...... ولیم نے کہا۔

''تم دونوں آج رات ہی پاکیشیا روانہ ہو جاؤ۔ میں تمہیں دس

دن دے رہا ہوں۔ ان دس دنوں میں عمران مشن مکمل ہو جانا چاہئے۔ تم اب جا سکتے ہو"...... چیف نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تھینک یو چیف۔ ہم آپ کی توقع پر پورا اتریں گے"...... ولیم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے پیچھے لیانا بھی مڑی اور وہ دونوں آفس سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی کار پارکنگ سے نکل کر مین سڑک پر دوڑی جا رہی تھی۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ہم عمران کو ہلاک کر سکیں گے"۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ولیم نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھی لیانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو گہرے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تمہیں اپنی صلاحیتوں پر اعتماد نہیں ہے"۔ لیانا نے چونک کر کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ عمران کے بارے میں جتنا تم جانتی ہو اس سے زیادہ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ سپر ایجنٹ ہے۔ اس کی ذہانت لامحدود ہے۔ وہ یقینی موت کو بھی ڈاج دینا جانتا ہے۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے متعدد ایجنسیاں اور ایجنٹ کام کر چکے تھے لیکن سب کے سب عمران کو ہلاک کرنے کی حسرت لئے اسی کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں"...... ولیم نے کہا۔

"اس بار ایسا نہیں ہوگا۔ اس بار عمران ہر صورت اپنے انجام کو

پہنچے گا"...... لیانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے اسے ہلاک کرنے کے لئے کوئی خاص پلاننگ سوچی ہے"...... ولیم نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک میرے ذہن میں کوئی پلاننگ نہیں ہے"۔ لیانا نے جواب دیا۔

"تو پھر تم اتنی پُر امید کیسے ہو کہ اس بار عمران ہلاک ہو گا اور وہ بھی ہمارے ہاتھوں"...... ولیم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جانتے ہو کہ میں ایک بار جو کام کرنے کی ٹھان لوں تو میں وہ کام ہر صورت کر کے ہی رہتی ہوں اور جب تک میں کام کو انجام تک نہ پہنچا دوں مجھے سکون کی نیند بھی نہیں آتی ہے۔ اب اگر میں نے عمران کو ہلاک کرنے کی ٹھان لی ہے تو پھر میں یہ کام ضرور سر انجام دوں گی اور مجھے اس وقت تک سکون اور چین نہیں آئے گا جب تک کہ میں عمران کو اس کے انجام تک نہ پہنچا دوں"...... لیانا نے اسی انداز میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن بہرحال مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ ہم نے اب تک جتنے بھی مشن مکمل کئے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ ٹف اور ڈینجر مشن عمران کو ہلاک کرنا ہو گا"...... ولیم نے کہا۔

"اور مجھے ٹف اور ڈینجر مشن مکمل کرنے میں ہی لطف محسوس ہوتا ہے"...... لیانا نے کہا۔

''مجھے بھی''...... ولیم نے کہا۔

''تو پھر پریشانی کی کیا بات ہے۔ ہم پاکیشیا جائیں گے اور اپنی صلاحیتوں سے ثابت کر دیں گے کہ اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک میں دو ہی سپر ماسٹر ایجنٹ ہیں جن کے نام ولیم اور لیانا ہیں''...... اس بار لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولیم بھی ہنس پڑا۔

''اور یہ دونوں سپر ماسٹر ایجنٹ ولیم اور لیانا میاں بیوی ہیں''...... ولیم نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''مشن عمران تو ہم مکمل کر ہی لیں گے لیکن چیف نے ہمیں اس ڈبلیو ایل ایس کے بارے میں نہیں بتایا جسے مکمل کرنے کے لئے بلیک ہاک کا گروپ اے گیا ہوا ہے''...... لیانا نے کہا۔

''میں نے چیف سے پوچھا تو تھا لیکن اس نے بتانے سے انکار کر دیا تھا''...... ولیم نے کہا۔

''نجانے گروپ اے میں کون کون پاکیشیا پہنچا ہوا ہے''...... لیانا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ میں جانتا ہوں کہ گروپ اے میں کس کس ایجنٹ کو پاکیشیا بھیجا گیا ہے''...... ولیم نے کہا۔

''کون ہیں وہ''...... لیانا نے چونک کر کہا۔

''ان میں میکائے، ہیلر، ایلر اور کراسٹ شامل ہیں۔ ایجنسی کے یہی چار افراد کئی ماہ سے دکھائی نہیں دے رہے ہیں جبکہ باقی تمام

ایجنٹ روٹین کے مطابق روزانہ ہیڈ کوارٹر میں حاضری لگاتے ہیں''...... ولیم نے جواب دیا۔

''اگر یہ چاروں یہاں نہیں ہے تو پھر واقعی چیف نے انہی چاروں کو پاکیشیا بھیجا ہو گا اور اگر یہ چاروں وہاں گئے ہیں تو پھر ان کا انچارج یقیناً میکائے کو بنایا گیا ہو گا کیونکہ میکائے جب بھی کسی مشن پر دوسرے ایجنٹوں کے ساتھ بھیجا جاتا ہے تو اسے ہی گروپ لیڈر بنایا جاتا ہے''...... لیانا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ دوسرے ایجنٹوں سے زیادہ ذہین، تیز رفتار اور طاقتور ایجنٹ ہے اور سب سے سینئر ہونے کی وجہ سے بھی اسے لیڈر بنایا جاتا ہے''...... ولیم نے جواب دیا۔

''وہ تمہارا گہرا دوست ہے۔ اگر پاکیشیا میں اس سے ملاقات ہو گئی تو وہ ہم سے ڈبلیو ایل ایس کی تفصیلات نہیں چھپائے گا''۔ لیانا نے کہا۔

''ہاں بشرطیکہ چیف نے اسے بھی ہمیں کچھ بتانے سے منع نہ کیا ہو۔ چیف اسے یقیناً ہمارے پاکیشیا پہنچنے کی اطلاع دے گا کہ ہم عمران اور سیکرٹ سروس کو الجھانے یا ہلاک کرنے آ رہے ہیں تاکہ وہ اپنا مشن اطمینان سے مکمل کر سکے۔ ہوسکتا ہے کہ چیف اسے منع کر دے کہ اگر ہماری اس سے ملاقات ہو جائے تو وہ ہمیں اپنے مشن کی تفصیلات نہ بتائے''...... ولیم نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ چیف اسے لاکھ منع کرتا رہے۔ وہ تمہیں نہیں

بتائے گا لیکن جب میں اس سے پوچھوں گی تو وہ مجھے بتانے سے انکار نہیں کرے گا اور تم جانتے ہو کہ تم سے زیادہ میری اداؤں پر وہ مرتا ہے۔ یہ تو میں نے اسے ریجکٹ کر کے تم سے شادی کر لی لیکن وہ اب بھی مجھ پر آس لگائے بیٹھا ہے کہ میں تمہیں کب چھوڑ کر اس کا ہاتھ تھام لوں''...... لیانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اور اس کی یہ آس ہمیشہ آس ہی رہ جائے گی''...... ولیم نے ہنستے ہوئے کہا تو لیانا بھی ہنس پڑی۔

''زیادہ خوش فہمی میں نہ رہو۔ میں اگر بدل گئی تو تم بھی میکائے کی طرح مجھے دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرتے رہ جاؤ گے اور میں کبھی ہاتھ نہ آؤں گی''...... لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسا نہ کرنا ورنہ میں بے موت مارا جاؤں گا''...... ولیم نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو لیانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''محبوبہ کے چھوڑ جانے پر بے موت عاشق مرتے ہیں شوہر نہیں۔ شوہروں کا تو کام ہوتا ہے کہ ایک چھوڑی تو دوسری کر لی اور اس کے ساتھ بھی کچھ وقت گزارا اور تیسری کے چکروں میں پڑ گئے''...... لیانا نے کہا۔

''میں ایسا نہیں۔ میں شروع سے ایک ہی کے چکر میں پڑا ہوا ہوں اور شادی کر لینے کے بعد بھی اسی ایک کا دیوانہ ہوں۔ دوسری کوئی بھاتی ہی نہیں''...... ولیم نے کہا تو لیانا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''کیوں۔ مجھ میں سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں جو میرے علاوہ تمہیں کوئی اور نہیں بھاتی''...... لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ دنیا کے تمام سرخاب مر چکے ہیں ایک ہی زندہ تھا جس کے سارے پر تم میں لگ گئے ہیں تو میں تم جیسی اور کہاں سے ڈھونڈوں''...... ولیم نے بے چارگی کے عالم میں کہا تو لیانا پھر ہنسنا شروع ہو گئی۔

''اچھا چھوڑو ان باتوں کو۔ پاکیشیا جا کر میں اپنی مخصوص انداز سے میکائے سے اس کے مشن کے بارے میں خود پوچھ لوں گی اور عمران مشن کے لئے ہمیں اگر اس کی یا اس کے ساتھیوں کی ضرورت ہوئی تو وہ بھی ہمیں آسانی سے مل جائے گی لیکن یہ کنفرم کر لو کہ پاکیشیا میکائے اور اس کا ہی گروپ گیا ہوا ہے یا کوئی اور''...... لیانا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ گروپ اے کا وہی لیڈر ہے۔ بہرحال تم کہتی ہو تو میں اپنے ذرائع سے مزید کنفرم کر لوں گا''...... ولیم نے کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سرعبدالرحمٰن ناشتہ کر کے آفس جانے کے لئے گھر سے باہر نکل کر اپنی مخصوص کار کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے گیٹ سے ایک سرکاری جیپ اندر داخل ہوئی۔ اس جیپ کو دیکھ کر سرعبدالرحمٰن وہیں ٹھٹھک کر رک گئے۔

جیپ میں پولیس کی وردی میں ایک نوجوان آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پورچ میں جیپ روکی اور اچھل کر نیچے آ گیا۔ اس نے جیپ کے ڈیش بورڈ پر پڑی ہوئی فائل اٹھائی اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا سرعبدالرحمٰن کی طرف بڑھا۔ سرعبدالرحمٰن کے قریب آ کر اس نے انہیں سیلوٹ کیا۔

”آؤ۔ انسپکٹر ساحر۔ کیسے آنا ہوا“...... سرعبدالرحمٰن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”سر۔ میں نے ریڈ واٹر کا پتہ چلا لیا ہے۔ اس کے پورے ریکٹ کا پتہ چل گیا ہے۔ یہ ریکٹ کون چلا رہا ہے کہاں سے اسے

آپریٹ کیا جا رہا ہے اس کے بارے میں مجھے مکمل معلومات مل چکی ہیں“...... انسپکٹر ساحر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ویل ڈن۔ یہ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ کیسے معلوم ہوا یہ سب۔ اس کی تفصیل“...... سرعبدالرحمٰن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سر تفصیل کافی لمبی ہے۔ اگر آپ مجھے کچھ وقت دیں تو میں آپ کو تفصیلات بتا دیتا ہوں“...... انسپکٹر ساحر نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہیں الگ سے ٹائم دے سکوں۔ مجھے پہلے آفس جانا ہے اور پھر ایک گھنٹے کے بعد پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ میری ایک اہم میٹنگ ہے۔ تم ایسا کرو کہ تم نے جو بھی معلومات حاصل کی ہیں ان سب کی ایک رپورٹ بنا کر مجھے دے دو۔ میں پہلی فرصت میں پڑھ لوں گا“...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

”رپورٹ تو میں نے تیار کر لی ہے سر لیکن اس کے علاوہ بھی چند باتیں ہیں جو میں آپ کو پرسنل طور پر بتانا چاہتا ہوں“۔ انسپکٹر ساحر نے کہا۔

”تو ایسا کرو کہ اپنی جیپ یہیں چھوڑ دو اور میرے ساتھ آفس چلو۔ راستے میں تم مجھے تفصیل بھی بتا دینا اور پرسنل طور پر جو بتانا چاہتے ہو وہ بھی“...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

”یس سر۔ یہ ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہی چلتا

ہوں''...... انسپکٹر ساحر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو بیٹھو کار میں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئے۔ انسپکٹر ساحر فرنٹ سے گھومتا ہوا کار کی دوسری سائیڈ پر آیا اور ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''چلو''...... سر عبدالرحمٰن نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر کار آگے بڑھا دی اور کار کوٹھی سے نکلتی چلی گئی۔

''ہاں اب بتاؤ۔ کیا رپورٹ ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے انسپکٹر ساحر سے مخاطب ہو کر کہا۔ انسپکٹر ساحر نے اپنا رخ سر عبدالرحمٰن کی طرف موڑ لیا۔

''میں نے جس فیروز کو پکڑا تھا اس سے......'' انسپکٹر ساحر نے ابھی سلسلہ کلام شروع کیا ہی تھا کہ اسی لمحے سر عبدالرحمٰن کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ایک منٹ''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا تو انسپکٹر ساحر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سر عبدالرحمٰن نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگے۔

''پرائم منسٹر ہاؤس سے کال ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے ایک بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس۔ عبدالرحمٰن بول رہا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے باوقار لہجے میں کہا۔

''پرائم منسٹر ہاؤس سے ملٹری سیکرٹری کرنل وقاص بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''یس کرنل وقاص۔ فرمائیں''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا سے ایک سرکاری وفد آیا ہوا ہے پرائم منسٹر صاحب نے ان سے ضروری امور پر بات کرنی ہے اس لئے انہوں نے آج کی جنرل میٹنگ منسوخ کر دی ہے۔ وہ جیسے ہی نیا شیڈول جاری کریں گے آپ کو بتا دیا جائے گا''...... کرنل وقاص نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ اطلاع دینے کا شکریہ''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''یو ویلکم''...... کرنل وقاص نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ سر عبدالرحمٰن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون کان سے ہٹایا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

''پرائم منسٹر صاحب سے جو میٹنگ ہونی تھی وہ کینسل ہو گئی ہے۔ اب تم میرے ساتھ آفس چل سکتے ہو۔ ہم وہیں بیٹھ کر اطمینان سے بات کریں گے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر''...... انسپکٹر ساحر نے کہا۔

''اور تم مجھ سے جو پرسنل بات کرنا چاہتے تھے۔ وہ کیا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''وہ سر۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ میں نے جس فیروز کو

پکڑ کر لاک اپ میں ڈالا تھا اسے رہا کر دیا گیا ہے''...... انسپکٹر ساحر نے کہا تو سر عبدالرحمٰن چونک پڑے۔

''رہا کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے رہا کیا ہے۔ کیوں اور کس کے آرڈر پر''...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اسے کس کے حکم پر رہا کیا گیا ہے''...... انسپکٹر ساحر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ بالکل نہیں۔ اس کے رہا ہونے کی خبر میں تم سے سن رہا ہوں۔ میں ایک نجی کام کے سلسلے میں رخصت پر تھا اور دو دن بعد آج آفس جا رہا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا سر جمشید سے بھی آپ کی بات نہیں ہوئی''۔ انسپکٹر ساحر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سر جمشید۔ وزارت داخلہ کے سیکرٹری''...... سر عبدالرحمٰن نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں''...... انسپکٹر ساحر نے جواب دیا۔

''نہیں۔ میری ان سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ کیوں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''ان کے حکم پر ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب نے فیروز کو رہا کیا ہے''...... انسپکٹر ساحر نے کہا تو سر عبدالرحمٰن بے اختیار اچھل پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ سر جمشید کو ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں مداخلت کرنے کا اختیار کس نے دیا ہے۔ انہوں نے کیوں فیروز کو رہا کرایا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''میں نہیں جانتا جناب۔ مجھے تو اتنا پتہ چلا ہے کہ سر جمشید کا سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون آیا تھا۔ سر جمشید نے سختی سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو حکم دیا تھا کہ وہ فیروز کو بخوبی جانتے ہیں۔ اسے کسی غلط فہمی پر پکڑا گیا ہے۔ وہ ایک شریف بزنس مین ہے اس لئے اسے فوری طور پر رہا کیا جائے۔ سر جمشید نے اس وقت تک سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب سے رابطہ ختم نہ کیا جب تک سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب نے خود جا کر لاک اپ سے فیروز کو رہا نہ کر دیا۔ فیروز سے بھی سر جمشید نے بات کی تھی۔ ان سے بات کرنے کے بعد فیروز فوراً وہاں سے روانہ ہو گیا تھا''...... انسپکٹر ساحر نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اتنا سب کچھ ہو بھی گیا اور فیاض نے مجھے اس کی اطلاع دینا بھی مناسب نہیں سمجھا''...... سر عبدالرحمٰن نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں سر''...... انسپکٹر ساحر نے کہا۔

''ایک منٹ میں اس سے بات کرتا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر تیزی سے فیاض کے نمبر پریس کرنے لگے۔

''فیاض سپیکنگ۔ سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو''۔

رابطہ ملتے ہی سوپر فیاض کی کرخت آواز سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن بول رہا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے اس سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ سر آپ۔ کیسے ہیں سر آپ۔ سوری سر میں نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھے بغیر کال رسیو کر لی تھی۔ اس لئے آپ کا نام نہ دیکھ سکا تھا۔ سوری سر''...... سر عبدالرحمٰن کی آواز سن کر سوپر فیاض نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چھوڑو اس بات کو۔ یہ بتاؤ کہ انسپکٹر ساحر نے منشیات کے جس اسمگلر فیروز کو گرفتار کر کے لاک اپ میں بند کیا تھا تم نے اسے میری اجازت کے بغیر کیوں رہا کیا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ۔ سر وہ۔ وہ وزارت داخلہ کے سیکرٹری سر جمشید نے مجھے کال کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ فیروز بے گناہ اور شریف شہری ہے جسے انسپکٹر ساحر نے کسی غلط فہمی کی بنا پر پکڑا ہے۔ ان کا بہت پریشر تھا سر مجھ پر اس لئے مجبوراً مجھے اسے رہا کرنا پڑا سر''...... سوپر فیاض نے اسی طرح سے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سر جمشید کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس طرح مجرموں کی سرپرستی کرتے پھریں اور انہیں چھڑانے کے لئے تمہیں فون کریں۔ بولو۔ جواب دو''...... سر عبدالرحمٰن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں نہیں جانتا سر۔ انہوں نے خود مجھے کال کیا تھا۔ وہ

بہت غصے میں تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ فیروز ان کا جاننے والا ہے وہ اسے بخوبی جانتے ہیں''...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

''تو یہ بات تم نے مجھے کیوں نہیں بتائی۔ اسے رہا کرنے سے پہلے تم نے مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا۔ مجھ سے اجازت کیوں نہیں لی''...... سر عبدالرحمٰن نے گرجتے ہوئے کہا۔

''وہ سر۔ وہ سر جمشید مجھ سے مسلسل رابطے میں تھے۔ انہوں نے اس وقت تک کال ختم نہ کی تھی جب تک میں نے فیروز کو لاک اپ سے نکال کر ان سے بات نہ کرا دی تھی''...... سوپر فیاض نے جیسے مرے مرے سے لہجے میں کہا۔

''اس کے بعد بھی تو تم مجھے کال کر کے بتا سکتے تھے۔ نانسنس''...... سر عبدالرحمٰن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سس۔ سوری سر۔ میں نے آپ سے ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ کا سیل فون آف تھا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''سیل فون آف تھا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ مجھے بھلا اپنا سیل فون آف رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بولو''...... سر عبدالرحمٰن نے گرجتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں سر۔ میں نے واقعی آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ کا سیل فون آف تھا''۔ سوپر فیاض نے ایک بار پھر وہی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں شوٹ کر دوں گا سوپر فیاض۔ تم بار بار میرے سیل فون کے آف ہونے کا کہہ رہے ہو۔ سیل فون میں کسی بھی صورت میں آف نہیں رکھتا۔ ہوم منسٹر اور دوسرے منسٹرز کے ساتھ ساتھ مجھ سے پرائم منسٹر بھی کسی بھی وقت بات کر سکتے ہیں اس لئے میں اپنا سیل فون کیسے آف رکھ سکتا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں سر''...... سوپر فیاض نے مردہ سے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ میں آفس میں آ رہا ہوں۔ وہاں آ کر تمہاری خبر لیتا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا اور سیل فون کان سے ہٹا کر انہوں نے رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگے۔

''یس۔ پی ٹو سیکرٹری داخلہ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن۔ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس بیورو بول رہا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے اپنا نام مع محکمہ اور عہدہ بتاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم''...... پی۔ اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سر جمشید کہاں ہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ اپنے آفس میں موجود ہیں سر''...... پی۔ اے نے جواب دیا۔

''میری ان سے بات کراؤ۔ فوراً''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں کہا۔

''یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... پی۔ اے نے کہا اور رسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''یس جمشید بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد رسیور میں ایک باوقار اور انتہائی خوشگوار آواز سنائی دی۔

''عبدالرحمٰن بول رہا ہوں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''اوہ۔ آپ۔ کیسے ہیں جناب۔ اتنے عرصے بعد آج آپ کو میری یاد کیسے آ گئی''...... دوسری طرف سے سر جمشید نے حیرت اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سر عبدالرحمٰن کے کلوز دوستوں میں شمار ہوتے تھے جن کا اکثر ایک دوسرے سے رابطہ رہتا تھا۔

''گلے شکوے والی باتیں بعد میں ہوں گی سر جمشید میں نے تمہیں ایک اہم بات پوچھنے کے لئے فون کیا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ پوچھیں کیا بات ہے''...... سر جمشید نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ تمہارا کسی کرمنل سے کب سے تعلق پیدا ہو گیا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

''کرمنل سے تعلق۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں''...... سر جمشید کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''وہی جو تم سن رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ مارس کلب کے فیروز کے

بارے میں تم کیا جانتے ہو‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں کہا۔

‘‘مارس کلب۔ فیروز۔ میں کچھ سمجھا نہیں‘‘...... سر جمشید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

‘‘اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے۔ کیا تم فیروز کو نہیں جانتے جو مارس کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

‘‘نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔ میرا بھلا کسی کلب سے کیا واسطہ اور جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے میرے دور کے عزیز رشتہ داروں میں سے بھی کسی کا نام فیروز نہیں ہے‘‘...... سر جمشید نے کہا تو اس بار سر عبدالرحمٰن کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے انہوں نے انسپکٹر ساحر کی طرف دیکھا جو بدستور سیٹ پر مڑ کر ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

‘‘کیا مطلب۔ اگر تم فیروز کو نہیں جانتے تو پھر تم نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون کر کے فیروز کو لاک اَپ سے کیوں چھڑوایا تھا‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

‘‘میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون کیا تھا اور اس سے کہہ کر کسی کرمنل کو چھڑوایا تھا۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر عبدالرحمٰن۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا‘‘...... سر جمشید نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

‘‘ہاں۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا کہنا ہے کہ آپ نے اسے فون کیا تھا اور مارس کلب کے مالک فیروز کو رہا کرنے کے لئے انتہائی سخت آرڈرز دیئے تھے اور اسے اس حد تک فورس کیا تھا کہ وہ فوری طور پر لاک اپ میں جا کر خود فیروز کو رہا کرے۔ تم نے اس وقت تک سپرنٹنڈنٹ فیاض سے رابطہ ختم نہ کیا جب تک کہ اس نے فیروز کو لاک اَپ سے نکال کر تم سے بات نہ کرا دی تھی‘‘...... سر عبدالرحمٰن نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

‘‘دیکھیں سر عبدالرحمٰن۔ آپ میرے دوست ہیں اور میں آپ کی بے پناہ عزت کرتا ہوں۔ آپ انتہائی فرض شناس۔ ایماندار اور انتہائی مخلص انسان ہیں لیکن اس وقت آپ مجھ پر جو الزامات لگا رہے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ میں جتنا آپ کو جانتا ہوں مجھے یقین ہے اس سے کہیں زیادہ آپ مجھے جانتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں شرابیوں، جواریوں اور کرمنلز سے کس قدر نفرت کرتا ہوں اور میں تو کبھی اس سڑک پر سے بھی گزرنا گوارا نہیں کرتا جس سڑک پر کلب یا جوئے کے اڈے ہوں اور آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں کہ میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فورس کر کے اس کے ذریعے ایک کرمنل کو آزاد کرایا ہے جس کا مجھے نام بھی معلوم نہیں ہے‘‘...... سر جمشید نے اس بار ناگوار اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض ایک فرض شناس آفیسر ہے اور اسے مجھ سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ نے اسے فون کر کے اس کرمنل کو نہیں چھڑایا تھا تو پھر اس نے مجھ سے کیوں کہا کہ آپ نے اسے فون کیا تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میں نہیں جانتا کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض جھوٹ کیوں بول رہا ہے یہ آپ اسی سے پوچھیں کیونکہ نہ میں نے اسے فون کیا تھا اور نہ ہی مجھے کسی کرمنل سے ہمدردی ہے کہ میں اسے ذاتی طور پر رہا کراتا پھروں۔ اللہ حافظ''...... سر جمشید نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ سر عبدالرحمٰن نے سیل فون کان سے ہٹایا اور حیرت بھری نظروں سے انسپکٹر ساحر کی طرف دیکھنے لگا۔

''یہ سب کیا ہے۔ سر جمشید تو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون ہی نہیں کیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ کسی فیروز کو جانتے ہی نہیں ہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''یس سر۔ میں بھی اسی بات پر حیران ہو رہا ہوں لیکن مجھے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے خود بتایا تھا کہ سر جمشید کا ان پر بہت پریشر تھا اور انہوں نے سر جمشید کے فورس کرنے پر ہی فیروز کو رہا کیا تھا''...... انسپکٹر ساحر نے کہا۔

''سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ کون سچ بول رہا ہے اور کون جھوٹ۔ چلو

آفس پہنچ کر پتہ کرتے ہیں کہ آخر یہ سارا معاملہ ہے کیا''.. سر عبدالرحمٰن نے کہا تو انسپکٹر ساحر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈرائیور نے کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے آفس کی طرف جانے والی سڑک پر موڑی ہی تھی کہ اچانک اس نے کار کو بریکیں لگا دیں۔ کچھ فاصلے پر سیاہ رنگ کی ایک کار بیچ سڑک پر کھڑی تھی اور کار کو سڑک پر اس انداز میں روکا گیا تھا کہ دائیں بائیں راستہ ہی نہ رہا تھا۔ سیاہ رنگ کی کار کی دونوں کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں اور پچھلی کھڑکی سے ایک میزائل گن کا دہانہ جھانک رہا تھا۔

ڈرائیور نے کار روکی ہی تھی کہ یکلخت میزائل گن سے ایک شعلہ سا نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈرائیور کچھ کرتا ایک لمبوترا میزائل ٹھیک سر عبدالرحمٰن کی کار کے فرنٹ سے ٹکرایا۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور سر عبدالرحمٰن کے حلق سے نہ چاہتے ہوئے انتہائی لرزہ خیز چیخ نکل گئی۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کار کے ساتھ ان کے بھی پرخچے اُڑ گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے دماغ پر یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بھاری اور بڑی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور انتہائی درشت چہرے والے نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ماسٹر بول رہا ہوں''...... نوجوان نے انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

''جیڈی بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے نہایت مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں فون کیا ہے''...... ماسٹر نے پوچھا۔

''حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس''...... جیڈی نے جواب دیا۔

''ویل ڈن۔ رزلٹ بتاؤ''...... ماسٹر نے پوچھا۔

''کامیابی باس۔ ٹارگٹ ہٹ ہو گیا ہے''...... جیڈی نے کہا۔

''گڈ۔ اب تم کہاں ہو''...... ماسٹر نے پوچھا۔

''میں واپس اپنے ہوٹل کے کمرے میں پہنچ گیا ہوں باس''۔

جیڈی نے جواب دیا۔

''تم فوراً میرے پاس پہنچ جاؤ۔ مجھے تم سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں''...... باس نے کہا۔

''یس باس۔ میں آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا''...... جیڈی نے جواب دیا تو ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ چمک سی ابھر آئی تھی۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے یکے بعد دیگرے چار فون کالز کیں اور پھر رسیور رکھ کر اس نے میز کی سائیڈ پر پڑا ہوا انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ ہیلر بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''ماسٹر بول رہا ہوں۔ ابھی کچھ دیر بعد جیڈی آ رہا ہے۔ اسے روکنا مت میرے پاس آنے دینا''...... ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو ماسٹر نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم اِن''...... ماسٹر نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور چوڑے سینے والا نوجوان اندر داخل

''آؤ جیڈی۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... ماسٹر نے کہا تو نوجوان آگے بڑھ آیا اور اس نے ماسٹر کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو''...... ماسٹر نے کہا تو جیڈی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ نے مجھے کسی ضروری کام کے لئے بلایا ہے''...... جیڈی نے کہا۔

''ہاں۔ اس سے پہلے کہ میں تمہیں دوسرا کوئی کام بتاؤں تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم نے ٹارگٹ کیسے ہٹ کیا ہے اور اس کا اصل رزلٹ کیا ہے''...... ماسٹر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے سر عبدالرحمٰن کی رہائش گاہ اور ان کے آفس کی نگرانی کا مکمل انتظام کر رکھا تھا باس۔ اس کے علاوہ میں نے یہ معلومات بھی حاصل کر لی تھیں کہ جب سر عبدالرحمٰن اپنے آفس جانے کے لئے نکلتے ہیں تو ان کی کار کن کن راستوں سے ہو کر گزرتی ہے۔ وہ چونکہ پچھلے دو روز سے رخصت پر تھے اس لئے میں [illegible]ش تھا لیکن آج ان کی رخصت کے دو روز پورے ہو چکے تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ [illegible] آج آفس ضرور جائیں گے اور مجھے اس بات کا بھی یقین تھا کہ انسپکٹر ساحر یا تو ان سے ملنے ان کی رہائش گاہ جائے گا یا پھر ان کے آفس میں ان سے ملے گا اور پھر میرا اندازہ

درست ثابت ہوا۔ سر عبدالرحمٰن کی رہائش گاہ کی نگرانی لورس کر رہا تھا۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا کہ انسپکٹر ساحر، سر عبدالرحمٰن سے ملاقات کرنے ان کی رہائش گاہ پر پہنچا ہے۔ میں اس وقت سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی خود نگرانی کر رہا تھا اور مجھے سر عبدالرحمٰن کی رہائش گاہ پہنچنے میں کافی وقت لگ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں لورس سے کہوں کہ وہ سر عبدالرحمٰن کی کوٹھی بموں اور میزائلوں سے اُڑا دے تاکہ سر عبدالرحمٰن کے ساتھ انسپکٹر ساحر بھی ختم ہو جائے۔ اس سے پہلے میں اسے حکم دیتا اس نے مجھے کال کر کے بتایا کہ انسپکٹر ساحر نے جیپ سر عبدالرحمٰن کی رہائش گاہ میں چھوڑ دی ہے اور وہ سر عبدالرحمٰن کی کار میں سوار ہو کر ان کے ساتھ آفس جانے کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ میں وہیں رک گیا اور میں نے اپنے ان آدمیوں سے رابطہ کرنا شروع کر دیئے جو ان سڑکوں پر موجود تھے جہاں سے سر عبدالرحمٰن کی کار گزر کر سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے آفس پہنچتی ہے۔ ان کی کار انہیں راستوں پر تھی چنانچہ میں نے تیاری کر لی۔ میں نے اپنی کار آفس والی سڑک کے موڑ کے پاس سڑک پر روک [illegible] اور پچھلی سیٹ پر میزائل گن لے کر بیٹھ گیا اور پھر جیسے ہی سر عبدا[illegible] کی کار اس سڑک پر مڑ کر میری کار کو دیکھ کر رکی میں نے وقت ضائع کئے بغیر [illegible] پر میزائل فائر کر دیا۔ میزائل ٹھیک نشا[illegible]نے پر لگا اور کار کے پرخچے اُڑ گئے۔ کار تباہ کرتے ہی میں نے میزائل گن وہیں پھینکی اور کار لے کر فوراً وہاں

سے نکل گیا“...... جیڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم نے تصدیق نہیں کی کہ ٹارگٹ ہٹ ہوا ہے یا نہیں“...... ماسٹر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”یس باس۔ میں نے کار سائیڈ روڈ پر موڑ لی تھی اور کچھ دور جا کر میں نے وہ کار چھوڑ دی اور ایک ہوٹل کی پارکنگ سے دوسری کار لی اور دوبارہ اس سڑک پر آ گیا جہاں میں نے سر عبدالرحمٰن کی کار میزائل سے اُڑائی تھی۔ وہاں پورے روڈ کو پولیس نے بلاک کر رکھا تھا۔ مجھے آگے جانے نہیں دیا جا رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر ایک پولیس والے نے بتایا کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کی کار پر میزائل سے حملہ کیا گیا ہے۔ کار کا ڈرائیور اور اس کے ساتھ بیٹھا ہوا انسپکٹر تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے لیکن سر عبدالرحمٰن جو پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے وہ معجزانہ طور پر بچ گئے ہیں لیکن بہرحال وہ شدید زخمی ہیں۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے جہاں انہیں بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پولیس والے کے کہنے کے مطابق سر عبدالرحمٰن کا کار دھماکے سے بچ جانا معجزہ ہی ہو سکتا ہے لیکن وہ جس قدر زخمی ہیں ہسپتال پہنچ کر بھی وہ بچ گئے تو یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہو گا جس کا امکان بہت کم ہے“...... جیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو کیا تم نے یہ معلوم نہیں کیا ہے کہ سر عبدالرحمٰن کو ہسپتال میں لے جایا گیا ہے“...... ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے

غصیلے اور سخت لہجے میں پوچھا۔

”نو باس۔ میں زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتا تھا اس لئے میں نے وہاں سے جلد سے جلد نکل جانا ہی مناسب سمجھا تھا“۔ جیڈی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے خود ہی معلوم کرنا پڑے گا“...... ماسٹر نے کہا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا سیٹلائٹ کارڈ لیس فون نکال لیا۔ اس نے فون آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”چیف آفس سنٹرل انٹیلی جنس بیورو“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”پی۔ اے ٹو سیکرٹری وزارت داخلہ بول رہا ہوں“...... ماسٹر نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یس سر۔ فرمائیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سیکرٹری صاحب سے بات کریں“...... ماسٹر نے کہا اور ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔

”سیکرٹری داخلہ سر جمشید بول رہا ہوں“...... چند لمحے بعد ماسٹر نے سر جمشید کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ چیف آفیسر شاہ کرامت بول رہا ہوں“...... اس بار دوسری طرف سے اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن پر جان لیوا

حملہ ہوا ہے اور ان کی کار کو بم سے اُڑایا گیا ہے کیا یہ سچ ہے''...... ماسٹر نے سر جمشید کے لہجے میں پوچھا۔

''یس سر۔ یہ درست ہے۔ وہ اپنی کار میں آفس آ رہے تھے کہ راستے میں کسی نے ان کی کار پر میزائل فائر کر دیا جس کے نتیجے میں ان کی کار کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ ان کی کار میں ڈرائیور سمیت ایک اور انسپکٹر موقع پر ہی ہلاک ہو گیا ہے''...... چیف آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سیڈ نیوز۔ ریئلی وری سیڈ نیوز۔ سر عبدالرحمٰن کا بتائیں۔ کیا وہ اس سانحہ میں بچ گئے ہیں''...... ماسٹر نے پوچھا۔

''یس سر۔ وہ زندہ تو ہیں لیکن ان کی حالت انتہائی نازک ہے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا ہے جہاں ان کی جان بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے''...... چیف آفیسر نے کہا۔

''انہیں کس ہسپتال میں لے جایا گیا ہے''...... ماسٹر نے پوچھا۔

''چونکہ انہیں فوری طبی امداد کی ضرورت تھی اس لئے انہیں قریب موجود سپیشل ہسپتال میں لے جایا گیا ہے''...... چیف آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس ہسپتال کا ایڈریس بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر کون ہے''...... ماسٹر نے کہا۔

''سپیشل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی ہیں جناب''۔ چیف آفیسر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سپیشل ہسپتال کا پتہ بھی بتا دیا۔

''ہسپتال کا فون نمبر بھی بتائیں''...... ماسٹر نے کہا تو چیف آفیسر نے ہسپتال کا نمبر بتا دیا۔ نمبر سنتے ہی ماسٹر نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''سپیشل ہاسپٹل''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سیکرٹری وزارت داخلہ سر جمشید بول رہا ہوں۔ میری ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں فوراً''...... ماسٹر نے ایک بار پھر سر جمشید کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''سوری سر۔ ڈاکٹر صدیقی تو اس وقت آپریشن تھیٹر میں موجود ہیں۔ ایک ایمرجنسی کیس ہے۔ آپ مجھے اپنا نمبر نوٹ کرا دیں جیسے ہی وہ آپریشن تھیٹر سے باہر آئیں گے میں ان کی آپ سے بات کرا دوں گی''...... اس عورت نے کہا۔

''اوکے۔ آپ میری کسی سینئر ڈاکٹر سے بات کرا دیں''۔ ماسٹر نے کہا۔

''ڈاکٹر صدیقی کے نائب ڈاکٹر راحیل ہیں۔ میں آپ کی ان سے بات کرا دوں''...... عورت نے پوچھا۔

''کرائیں بات''...... ماسٹر نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... اس عورت نے کہا اور پھر فون پر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ڈاکٹر راحیل بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

''سیکرٹری داخلہ سر جمشید بول رہا ہوں''...... ماسٹر نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کریں سر''...... ڈاکٹر راحیل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ سے سر عبدالرحمٰن کی کنڈیشن معلوم کرنے کے لئے فون کیا ہے۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ سر عبدالرحمٰن کی اب کیا پوزیشن ہیں اور کیا ان کے زندہ بچنے کے امکانات ہیں''۔ ماسٹر نے پوچھا۔

''ڈاکٹر صدیقی اور ان کی ٹیم سر عبدالرحمٰن کا آپریشن کر رہے ہیں اس لئے ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ویسے ان کی حالت انتہائی تشویشناک ہے''...... ڈاکٹر راحیل نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ میں آپ کو پھر فون کروں گا''...... ماسٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون پیس کان سے ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

''تو کیا ابھی وہ زندہ ہے''...... جیڈی نے ماسٹر کو فون بند کرتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ابھی تو وہ زندہ ہی ہے''...... ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے باس۔ میں نے کار کے پرخچے اُڑتے دیکھے تھے''...... جیڈی نے کہا۔

''اس کے باوجود وہ زندہ بچ گیا ہے نانسنس''...... ماسٹر نے غرا کر کہا۔

''اگر وہ زندہ بچ بھی گیا تو اب وہ ہمیشہ کے لئے معذور ضرور ہو جائے گا باس۔ اس بات کی میں آپ کو گارنٹی دے سکتا ہوں باس''...... جیڈی نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال انسپکٹر ساحر کا کانٹا تو ہمارے راستے سے ہٹ گیا ہے۔ وہی اس سارے فساد کی جڑ بنا ہوا تھا''...... ماسٹر نے کہا۔

''یس باس''...... جیڈی نے کہا۔

''تم نے جو کام کیا ہے اس کا بہرحال تمہیں انعام تو ملنا ہی چاہئے''...... ماسٹر نے کہا تو انعام کا سن کر جیڈی کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آ گئی۔ ماسٹر نے میز کی دراز کھول کر اندر ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو یہ دیکھ کر جیڈی کا رنگ اُڑ گیا کہ اس کے ہاتھ میں بھاری دستے والا ریوالور موجود تھا۔ ماسٹر نے ریوالور جیڈی کی طرف کر دیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا باس آپ۔ آپ......'' جیڈی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں اتنا ہی کہا تھا کہ ماسٹر نے فائر کر دیا۔ گولی ٹھیک جیڈی کی پیشانی پر لگی اور وہ چیخے بغیر کرسی سمیت الٹتا چلا گیا۔ ماسٹر نے اطمینان بھرے انداز میں ریوالور دوبارہ دراز میں رکھا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ ہیلر بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی کاؤنٹر مین کی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں۔ دو آدمیوں کو میرے آفس میں بھیجو تاکہ وہ جیڈی کی لاش اٹھا کر لے جائیں"...... ماسٹر نے کہا۔

"یس باس"...... ہیلر نے کوئی ردعمل ظاہر کئے بغیر کہا تو ماسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے انہوں نے ماسٹر کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وہ جیڈی کی لاش اٹھانے لگے۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"...... ماسٹر نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ جیڈی کی لاش اٹھا کر لے گئے تو ماسٹر نے میز کی دراز سے ایک ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود لاکڈ ہو گیا بلکہ دیواروں پر بھی ربڑ کی موٹی چادریں پھیلتی چلی گئیں۔ چند ہی لمحوں میں کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہو گیا۔

اب نہ اندر کی آواز باہر جا سکتی تھی اور نہ باہر کی آواز اندر آ سکتی تھی۔ ماسٹر نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس کے مختلف بٹن پریس کئے تو ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی گونج کی آواز سنائی دینے لگی اور اس پر موجود بلب تیزی سے جلنا بجھنا شروع ہو گئے۔

"ہیلو ہیلو میکائے کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ اوور"...... اس نے دوسری طرف بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے میکائے بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... ماسٹر نے کہا۔

"سپیشل کوڈ بتاؤ۔ اوور"...... چیف نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"ڈبل ون۔ اوور"...... میکائے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... چیف نے پوچھا۔

"چیف۔ ہم نے پاکیشیا میں اپنا سیٹ اپ مکمل کر لیا ہے۔ بلارک میں تعمیر ہونے والی سپر لیبارٹری بھی تقریباً تکمیل کے آخری مرحلے میں پہنچ چکی ہے۔ ایک ہفتے بعد بلارک کی پہاڑیوں سے ڈبلیو ایل ایس کو نکالنے اور اسے صاف کرنے کا عمل شروع ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی ہم نے ڈبلیو ایل ایس کو پاکیشیا سے نکال کر اسرائیل پہنچانے کے فول پروف انتظامات بھی مکمل کر لئے ہیں۔ بہت جلد ڈبلیو ایل ایس پاکیشیا سے اسرائیل منتقل ہونے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ اوور"...... میکائے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ کیا اس بات کا پتہ چلا ہے کہ پاکیشیا کے پہاڑی

علاقے بلارک میں ڈبلیو ایل ایس کتنی تعداد میں موجود ہے۔ اوور“...... چیف نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”لیس چیف۔ کمپیوٹرائزڈ مشینوں نے ڈبلیو ایل ایس کی اب تک جو تعداد ظاہر کی ہے وہ دس کے قریب ہے اور دس کے دس پتھر ایک ایک مربع فٹ کے ہیں اور یہ دنیا میں ملنے والے اب تک کے ڈبلیو ایل ایس کے ذخیرے سے کہیں زیادہ ہیں۔ جن سے ہم پوری ایک صدی تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اوور“...... میکائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں ایک مربع فٹ کا ڈبلیو ایل ایس واقعی ہماری دس سال تک کی ضرروریات پوری کر سکتا ہے اور دس پتھروں کے ملنے کا مطلب ہے کہ ہم انہیں سو سالوں تک آسانی سے استعمال میں لا سکتے ہیں۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”لیس چیف۔ پتھر چونکہ انتہائی گہرائی میں ہیں اور پہاڑی کے مختلف حصوں میں ہیں اس لئے انہیں کھدائی کر کے وہاں سے نکالنے اور پھر لیبارٹری میں لے جا کر انہیں تراشنے اور صاف کرنے میں وقت لگ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود ایک ہفتے کے بعد ہم وہاں سے تمام پتھر نکال کر ایک ایک دو دو کر کے اسرائیل بھجوانا شروع کر دیں گے۔ اوور“...... میکائے نے کہا۔

”اچھی بات ہے۔ اس معاملے میں کوئی رکاوٹ تو پیش نہیں آئی۔ اوور“...... چیف نے پوچھا۔

”چند روز قبل ایک رکاوٹ سامنے آئی تھی چیف۔ ڈبلیو ایل ایس کے مقامی انچارج فیروز کو اچانک یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس نے چھاپہ مار کر اس کے کلب سے اٹھا لیا تھا۔ فیروز کی گرفتاری کا سن کر میں پریشان ہو گیا تھا اگر فیروز پر تشدد کر کے اس سے پوچھ گچھ کی جاتی تو وہ ڈبلیو ایل ایس اور لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ بتا سکتا تھا جس سے ہمارا ڈبلیو ایل ایس مشن نہ صرف لیک آؤٹ ہو جاتا بلکہ ہمارے لئے نقصان کا باعث بھی بن سکتا تھا اور ہم ڈبلیو ایل ایس سے محروم ہو سکتے تھے۔ اس لئے ہم نے فوری طور پر فیروز کو ہلاک کرنے کا پروگرام ترتیب دیا۔ ہم چونکہ فیروز کو لاک اپ میں جا کر ہلاک نہیں کر سکتے تھے اس لئے میں نے فوری طور پر ایک اور پلاننگ کی۔ اوور“...... میکائے نے کہا۔

”کیا پلاننگ تھی وہ۔ اوور“...... چیف نے پوچھا۔

”آپ جانتے ہیں کہ میں ایک بار جس کی آواز سن لوں اس کی آواز کی ہو بہو نقل کر سکتا ہوں۔ آپ نے چونکہ سختی سے ہدایات دے رکھی تھیں کہ کسی بھی صورت میں انتظامیہ کے سامنے نہ آؤں اس لئے میں نے پاکیشیا کے سیکرٹری داخلہ سر جمشید کا نمبر معلوم کر کے اس سے فون پر بات کی اور پھر اپنا ایک آدمی اس کی نگرانی پر لگا دیا۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن دو روز کی رخصت پر ہیں اس لئے میں نے فوری طور پر فیروز کو لاک اپ سے چھڑانے کا منصوبہ بنایا اور سر جمشید کی آواز

میں سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کی اور اسے سیکرٹری داخلہ کی طرف سے سختی سے حکم دیا کہ وہ فیروز کو فوری طور پر رہا کر دے۔ میں نے سر جمشید کی آواز میں اسے فورس کیا اور پھر اس کی مدد سے فیروز کو لاک اَپ سے نکلوا لیا۔ جیسے ہی فیروز انٹیلی جنس ہیڈکوارٹر سے نکل کر باہر آیا۔ میرے آدمیوں نے اسے اغوا کر کے مہ تک پہنچا دیا۔ جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ جس انسپکٹر ساحر نے اسے گرفتار کیا تھا اس نے اسے ایک خاص ڈرگ کا انجکشن لگا کر اس سے ڈبلیو ایل ایس اور سپر لیبارٹری کے بارے میں بہت کچھ اگلوا لیا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق انسپکٹر ساحر کو ڈبلیو ایل ایس اور لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو چکا تھا۔ چنانچہ میں نے فیروز کو گولی مار کر ہلاک کیا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دی۔ اس کے بعد میرے آدمیوں نے انسپکٹر ساحر کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے یقین تھا کہ انسپکٹر ساحر، فیروز سے حاصل کردہ معلومات کی رپورٹ بنا کر سر عبدالرحمٰن کو دے گا یا پھر اس سے پرسنل ملاقات کر کے ساری تفصیل بتا دے گا۔ سر عبدالرحمٰن کو جیسے ہی ڈبلیو ایل ایس کی حقیقت کا علم ہوتا وہ اسے قومی خزانہ قرار دے کر فوری طور پر اس کے حصول کی کوشش شروع کر دیتا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر انسپکٹر ساحر اور سر عبدالرحمٰن کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ میرے آدمی دن رات سر عبدالرحمٰن کی رہائش گاہ اور اس کے آفس کی

نگرانی پر مامور ہو گئے۔ آج جب سر عبدالرحمٰن آفس جانے کے لئے نکل رہے تھے تو میری توقع کے مطابق انسپکٹر ساحر رپورٹ لے کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ میرے آدمی فوراً ایکٹیو ہو گئے اور پھر جب انسپکٹر ساحر، سر عبدالرحمٰن کے ہمراہ آفس جانے کے لئے نکلا تو موقع ملتے ہی میرے آدمیوں نے سر عبدالرحمٰن کی کار پر میزائل فائر کر دیا جس کے نتیجے میں سر عبدالرحمٰن کی کار کے پرخچے اُڑ گئے۔ اوور''...... میکائے نے کہا اور پھر وہ سر عبدالرحمٰن پر کئے جانے والے حملے کی تفصیلات بتانا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اگر سر عبدالرحمٰن زندہ بچ گیا تو ہمارے لئے اور زیادہ مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ انسپکٹر ساحر اسے یقیناً ساری تفصیل بتا چکا ہو گا اور جیسے ہی سر عبدالرحمٰن کو ہوش آئے گا وہ ڈبلیو ایل ایس کے حصول اور تمہارے خاتمے کے لئے بھوت کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائے گا۔ اوور''...... ساری تفصیل سن کر چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میرے آدمی سپیشل ہسپتال کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ میرے حکم پر سر عبدالرحمٰن کو ہلاک کرنے کے وہ ہسپتال کو ہی میزائلوں اور بموں سے اُڑا دیں گے لیکن ابھی میں نے انہیں یہ آرڈر نہیں دیا ہے۔ میں نے سر جمشید کی آواز کا فائدہ اٹھا کر ہسپتال کے ایک سینئر ڈاکٹر سے بات کی تھی۔ سر عبدالرحمٰن کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے۔ اس کے زندہ بچنے کے امکانات

بہت کم ہیں ہوسکتا ہے کہ ابھی کچھ دیر بعد اس کی ہلاکت کی خبر آ جائے۔ ایسا نہ ہوا تو میرے پاس ہسپتال تباہ کرنے کا آپشن موجود ہے۔ اوور''...... میکائے نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں جس بات سے منع کیا تھا۔ تم نے وہی کام کر ڈالا ہے نانسنس۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس بھوتوں کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائے گی اور تمہارے ہاتھوں سے ڈبلیو ایل ایس چھین کر لے جائے گی اور تم کچھ بھی نہ کر سکو گے۔ نانسنس۔ اوور''...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ میں آپ کی ہدایات پر ہاتھ پیر بچا کر کام کر رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس معاملے میں ابھی کوئی بھنک نہیں ملی ہے پھر وہ کیسے میرے پیچھے لگ سکتی ہے۔ اوور''...... میکائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے جس سر عبدالرحمٰن کو ٹارگٹ کیا ہے وہ علی عمران کا باپ ہے نانسنس۔ اس علی عمران کا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور بظاہر معصوم اور مسخرہ دکھائی دیتا ہے لیکن وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ اپنے باپ پر حملے کا سن کر کیا وہ چپ بیٹھا رہے گا۔ تم سر عبدالرحمٰن کو ہلاک کرنے کے لئے ہسپتال پر حملہ کراؤ یا پورا شہر اُڑا دو۔ عمران حرکت میں آ گیا تو وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو قبروں سے بھی ڈھونڈ نکالے گا نانسنس۔ تم نے میرے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر کر رکھ دیا ہے۔ تمہیں میں

نے جس قدر تاکید کی تھی کہ خاموشی سے اپنا کام کرنا تم نے اس کے برعکس دنیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ کو اپنے پیچھے لگا لیا ہے۔ نانسنس۔ اوور''...... چیف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''س۔ سوری چیف۔ وہ۔ وہ فیروز۔ اس کی وجہ سے مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑا ہے اور.....'' میکائے نے کہنا چاہا۔

''یوشٹ اَپ نانسنس۔ اپنی حماقت فیروز پر مت تھوپو۔ اگر اس نے غلطی کی تھی تو تم فوراً انسپکٹر ساحر کو تلاش کرتے اور اسے کسی بھی طور پر سر عبدالرحمٰن تک نہ پہنچنے دیتے۔ اوور''...... چیف نے چیختے ہوئے کہا۔

''فیروز سے معلومات حاصل کر کے وہ یکسر ہی غائب ہو گیا تھا چیف۔ اوور''...... میکائے نے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ سر عبدالرحمٰن کی رہائش گاہ کی طرف جاتا نظر آیا تھا تو اسے اندر جانے ہی کیوں دیا گیا۔ اسے باہر بھی تو ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ اوور''...... چیف نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی ہے۔ اوور''...... میکائے نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے انتہائی تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ صرف غلطی نہیں ہے۔ بہت بڑی غلطی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں ناکامی اور غلطی کا لفظ سننا بھی پسند نہیں کرتا ہوں۔ اوور''...... چیف نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مم مم۔ میں جانتا ہوں۔ اوور''...... میکائے نے

لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس سے پہلے کہ سب کچھ ختم ہو جائے تم اپنے کام کی رفتار تیز کر دو اور جو کام ایک ہفتے میں مکمل کرنا ہے وہ اب چوبیس گھنٹے بلکہ اس سے بھی کم وقت میں پورا کرو اور لیبر بڑھا کر جلد سے جلد بلارک پہاڑی سے سارا واٹر لائٹ سٹون نکلوا لو۔ اسے لیبارٹری میں صاف کرو اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسرائیل پہنچا دو۔ تمہاری غلطی اب اسی صورت میں معاف کی جا سکتی ہے جب دس کے دس واٹر لائٹ سٹون بحفاظت اسرائیل پہنچ جائیں۔ اوور"...... چیف نے کرخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ اوور"...... میکائے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کوشش نہیں نانسنس۔ اب تمہیں یہ کام ہر صورت میں کرنا ہو گا ورنہ تمہارا انجام انتہائی بھیانک ہو گا۔ اوور"...... چیف نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... میکائے نے جواب دیا۔

"اور سنو۔ مجھے اس بات کا پہلے سے شبہ تھا کہ علی عمران اس معاملے میں کود سکتا ہے اور وہ تمہارے راستے کی دیوار بن سکتا ہے اس لئے میں نے اسے ہلاک کرنے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانے کے لئے گروپ بی ولیم اور لیانا کو پاکیشیا بھیجا ہے۔ وہ اب تک پاکیشیا پہنچ چکے ہوں گے۔ وہ دونوں جلد ہی تم سے

ملاقات کریں گے۔ تم انہیں ساری تفصیل بتا دینا۔ یہ ان دونوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمہارے مشن کو کامیاب کرنے میں تمہاری ہر ممکن مدد کریں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کو تم سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔ انہیں میری طرف سے کہنا کہ وہ جلد سے جلد اپنا کام شروع کر دیں اور جیسے بھی ممکن ہو وہ علی عمران کا ہر صورت میں خاتمہ کریں۔ باپ کے زخمی یا ہلاک ہونے کا سن کر وہ زخمی شیر بن جائے گا اور زخمی شیر کس قدر خطرناک اور خوفناک ہو سکتا ہے اس کا تم خود بھی اندازہ لگا سکتے ہو۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ عمران واقعی دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ وہ ہلاک ہو جائے تو پھر ہم یہاں آسانی اور آزادی سے اپنا کام کر سکتے ہیں اور آپ نے اچھا کیا ہے کہ ولیم اور لیانا کو یہاں بھیج دیا ہے۔ وہ عمران کے ٹکر کے ایجنٹ ہیں۔ وہ ایک بار عمران کے پیچھے پڑ گئے تو عمران کو ان سے اپنی جان بچانی مشکل ہو جائے گی اور اسے چھپنے کے لئے اس کے اپنے ملک میں بھی جائے پناہ نہ ملے گی۔ اوور"...... میکائے نے کہا۔

"جیسے ہی ولیم اور لیانا تمہارے پاس پہنچتے ہیں ان کی رہائش اور دوسری ضروریات کا انتظام کر دینا اور انہیں فوراً اپنے کام پر لگا دو۔ عمران کا کام جتنی جلدی تمام ہو جائے اتنا ہی اچھا ہو گا۔ اوور

اینڈ آل''...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ ماسٹر جس کا اصل نام میکائے تھا، نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر واپس دراز میں رکھا اور میز پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر کمرے کا ساؤنڈ پروف سسٹم آف کر دیا۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران جو باہر جانے کے لئے نکل ہی رہا تھا کہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ سلیمان سودا سلف لینے باہر چلا گیا تھا اس لئے عمران مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے میں آ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں مع اپنی ڈگریوں کے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''سر سلطان بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''ارے واہ۔ آج تو آپ نے اپنے کاندھوں پر سر بھی رکھ لیا ہے جو اپنے نام کے ساتھ سر لگا کر بول رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران ایک بری خبر ہے''...... دوسری طرف سے سر سلطان

نے اس کی بات پر دھیان دیئے بغیر انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''کیا ہوا آنٹی نے آپ کو دوسری شادی کرنے سے منع کر دیا ہے کیا''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ڈیڈی پر حملہ ہوا ہے۔ وہ شدید زخمی ہیں اور ان کی حالت انتہائی نازک ہے''...... سر سلطان نے کہا۔ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ عمران کی باتوں میں الجھ گئے تو وہ اسے اصل بات نہ بتا سکیں گے اس لئے ان کے لہجے میں سنجیدگی کا عنصر بدستور موجود تھا۔ سر عبدالرحمٰن پر حملے اور یہ کہ ان کی حالت انتہائی نازک ہے کا سن کر عمران ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا۔ اس کے دماغ میں یکلخت زہریلی چیونٹیاں سی رینگنی شروع ہو گئی تھیں۔

''کب ہوا ہے ان پر حملہ اور اب وہ کس ہسپتال میں ہیں''۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو سر سلطان نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''او کے۔ میں ڈاکٹر صدیقی کو فون کر کے ان سے ڈیڈی کے بارے میں پوچھتا ہوں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے دوبارہ کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون کلیئر کرتے ہی اس نے تیزی سے سپیشل ہسپتال کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سپیشل ہاسپٹل''...... چند لمحوں کے بعد ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر شیرازی سے بات کرائیں۔ میں عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے قدرے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ یہ شاید اس کے تحکمانہ لہجے کا اثر تھا۔

''ڈاکٹر شیرازی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر شیرازی کی مانوس آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر شیرازی۔ عمران بول رہا ہوں۔ ڈیڈی کی حالت کیسی ہے''...... عمران نے کہا۔ وہ اور ڈاکٹر شیرازی خاصے بے تکلف تھے۔

''اوہ۔ عمران تم۔ فکر نہ کرو۔ سر عبدالرحمٰن کی حالت اب خطرے سے باہر ہے۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ مل کر ان کا آپریشن کیا ہے اور آپریشن کامیاب رہا ہے البتہ انہیں چند ہفتے ہسپتال رہنا پڑے گا''...... ڈاکٹر شیرازی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کو اپنے دل و دماغ پر چھایا ہوا بوجھ یکلخت کم ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

''تھینک یو۔ بس آپ اس بات کا خیال رکھیں کہ ڈیڈی پر ہسپتال میں دوبارہ بھی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ ڈاکٹر صدیقی سے کہہ کر ہسپتال کی سیکورٹی کو مزید فول پروف بنانے کے انتظامات کریں۔ میں جلد ہی ہسپتال آ کر خود ان انتظامات کا جائزہ لوں گا''...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ سر عبدالرحمٰن کو خصوصی شعبے میں

منتقل کر دیا گیا ہے جہاں کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر بھی میں ڈاکٹر صدیقی سے کہہ دیتا ہوں''...... ڈاکٹر شیرازی نے کہا اور عمران نے 'اوکے' کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

''صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''اچھی بات ہے جو تم بولنے کے قابل ہو گئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب آپ کو یقیناً اب تک سر عبدالرحمٰن پر حملے کی خبر مل چکی ہو گی۔ میں آپ کو اسی حوالے سے کچھ بتانا چاہتا ہوں''...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا بتانا چاہتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''جس آدمی نے سر عبدالرحمٰن پر حملہ کیا تھا میں نے اسے دیکھا ہے''...... صفدر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''کیسے دیکھا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ جانتا تو نہیں لیکن میں نے اس کی کار کا نمبر نوٹ کیا

تھا اور اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ جس سائیڈ سے اس نے سر عبدالرحمٰن کی کار پر حملہ کیا تھا میں اس کی مخالف سڑک پر تھا۔ میری کار سر عبدالرحمٰن کے عقب میں تھی۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ میری کار کے بھی شیشے ٹوٹ گئے تھے اور میں ان شیشوں کے ٹکڑوں سے معمولی زخمی ہو گیا تھا البتہ اس دوران میں نے اس سیاہ کار والے کی ایک جھلک دیکھ لی تھی''...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہے اس کا حلیہ''...... عمران نے پوچھا تو صفدر نے اسے حملہ کرنے والے کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

''جب وہ کار لے کر نکلا تو میں بھاگتا ہوا دوسری جانب گیا تھا اور وہاں قریبی ہوٹل کی پارکنگ سے ایک کار نکال کر اس کے تعاقب میں گیا تھا لیکن وہ اس دوران نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''سچ بتاؤ۔ تم زیادہ زخمی تو نہیں ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ نہیں۔ معمولی سی چوٹیں ہیں۔ میں نے قریبی ہسپتال سے بینڈیج کرا لی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا خیال رکھو اور اگر ممکن ہو سکے تو اس آدمی کو تلاش کرو۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ وہ یقیناً باقی ممبران کو بھی اس کام پر لگا دے گا''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ اپنے فلیٹ سے نکلتا چلا

گیا۔ تیز رفتار ڈرائیونگ کرتا ہوا وہ کچھ ہی دیر میں دانش منزل پہنچ گیا۔ وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''عمران صاحب۔ سر عبدالرحمٰن پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے''۔ سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ کسی ممبر نے رپورٹ دی ہے''۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ابھی کچھ دیر قبل سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے ساری تفصیل بتائی ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''انہوں نے مجھے بھی فون کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ ہسپتال سے ہو کر آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے فلیٹ سے ڈاکٹر شیرازی سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ ڈیڈی اب ٹھیک ہے۔ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ ڈاکٹر صدیقی اور ان کی ٹیم نے مل کر ڈیڈی کی جان بچا لی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ورنہ میں تو ان پر حملے کی خبر سن کر پریشان ہو گیا تھا''...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے

میں کہا۔

''ہاں۔ پریشان تو میں بھی ہو گیا تھا لیکن بہرحال اللہ نے کرم کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس طرح کھلے عام ان پر حملے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کوئی تو وجہ ہو گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہو سکتا ہے سر عبدالرحمٰن کسی کیس پر کام کر رہے ہوں اور ان کے کسی دشمن نے ان پر حملہ کرایا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''حملے میں سر عبدالرحمٰن کے ساتھ انسپکٹر ساحر بھی تھا۔ انسپکٹر ساحر اور ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''انسپکٹر ساحر۔ کیا مطلب۔ وہ ڈیڈی کے ساتھ کار میں کیا کر رہا تھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''معلوم نہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ حملہ ڈیڈی پر نہیں بلکہ انسپکٹر ساحر کو ہلاک کرنے کے لئے کیا گیا ہو اور ڈیڈی بھی اس حملے کی زد میں آ گئے ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا انسپکٹر ساحر کسی کیس پر کام کر رہا تھا جو اسے اس طرح سے ٹارگٹ کیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

گیا۔ تیز رفتار ڈرائیونگ کرتا ہوا وہ کچھ ہی دیر میں دانش منزل پہنچ گیا۔ وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''عمران صاحب۔ سر عبدالرحمٰن پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے''۔ سلام ودعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ کسی ممبر نے رپورٹ دی ہے''۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ابھی کچھ دیر قبل سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے ساری تفصیل بتائی ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''انہوں نے مجھے بھی فون کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ ہسپتال سے ہو کر آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے فلیٹ سے ڈاکٹر شیرازی سے بات کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ ڈیڈی اب ٹھیک ہے۔ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ ڈاکٹر صدیقی اور ان کی ٹیم نے مل کر ڈیڈی کی جان بچا لی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ورنہ میں تو ان پر حملے کی خبر سن کر پریشان ہو گیا تھا''...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے

میں کہا۔

''ہاں۔ پریشان تو میں بھی ہو گیا تھا لیکن بہرحال اللہ نے کرم کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس طرح کھلے عام ان پر حملے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کوئی تو وجہ ہو گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہو سکتا ہے سر عبدالرحمٰن کسی کیس پر کام کر رہے ہوں اور ان کے کسی دشمن نے ان پر حملہ کرایا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''حملے میں سر عبدالرحمٰن کے ساتھ انسپکٹر ساحر بھی تھا۔ انسپکٹر ساحر اور ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''انسپکٹر ساحر۔ کیا مطلب۔ وہ ڈیڈی کے ساتھ کار میں کیا کر رہا تھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''معلوم نہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ حملہ ڈیڈی پر نہیں بلکہ انسپکٹر ساحر کو ہلاک کرنے کے لئے کیا گیا ہو اور ڈیڈی بھی اس حملے کی زد میں آ گئے ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا انسپکٹر ساحر کسی کیس پر کام کر رہا تھا جو اسے اس طرح سے ٹارگٹ کیا گیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

”معلوم کرنا پڑے گا۔ جس وقت ڈیڈی پر حملہ کیا گیا تھا وہاں سڑک پر صفدر بھی موجود تھا۔ اس نے حملہ آور کو دیکھا تھا۔ اس نے مجھے حملہ آور کا حلیہ بتایا ہے۔ تم جولیا کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ اس آدمی کو تلاش کریں۔ میں ٹائیگر کو بھی اس کام پر لگا دیتا ہوں۔ اگر یہ انڈر ورلڈ کے کسی آدمی کا کام ہے تو اسے ٹائیگر تلاش کر لے گا“...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے صفدر کا بتایا ہوا حملہ آور کا حلیہ بتا دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔

عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔ ابھی وہ نمبر پریس کر ہی رہا تھا کہ سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اسکرین پر ٹائیگر کا نام ہی ڈسپلے ہو رہا تھا۔

”عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے سیل فون کا بٹن پریس کر کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”میں تمہیں ہی کال کر رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ حکم کریں باس“...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کیوں کال کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے آپ کو ایک عورت اور ایک آدمی کے بارے میں

بتانے کے لئے کال کیا ہے باس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کون آدمی اور عورت“...... عمران نے کہا۔

”میں ان کے نام نہیں جانتا لیکن دونوں کی دائیں کانوں کے نیچے گردنوں پر سیاہ رنگ کا ایک ایسا نشان بنا ہوا ہے جسے دیکھ کر میں چونک پڑا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیسا نشان ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”یہ نشان بلیک ہاک کا ہے۔ دونوں کی گردنوں پر سیاہ رنگ کا بلیک ہاک بنا ہوا ہے اور اس بلیک ہاک کی چونچ میں سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا سانپ دبا ہوا ہے۔ اس نشان کو دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں نے پہلے بھی یہ نشان دیکھا ہوا ہو پھر مجھے یاد آیا کہ ان دونوں کی گردنوں پر بلیک ہاک کا جو نشان ہے وہ میں نے آپ کے ساتھ اسرائیل کے ایک معرکے میں دیکھا تھا جب ایک ایجنسی کی فورس ہمارے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ ہمارا ان سے مقابلہ بھی ہوا تھا اور ہم بڑی مشکلوں سے ان کا گھیرا توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہوئے تھے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کس مشن کی بات کر رہے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”جب اسرائیلی ایجنٹ پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ہاشمی کو ہلاک کر کے ان کا وائٹ کراکرون کا فارمولا لے گئے تھے اور ہمیں ان کے پیچھے اسرائیل جانا پڑا تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یاد آیا وہ بلیک اسکائی کے ایجنٹ تھے جن سے ہم

نے فارمولا حاصل کیا تھا اور پھر اسرائیل کی بلیک ہاک ایجنسی ہمارے پیچھے لگ گئی تھی۔ بلیک ہاک ایجنسی کے ایجنٹوں کی گردنوں پر ہی ایسے مخصوص نشان دیکھے گئے تھے۔ تو کیا ان دونوں کا تعلق بلیک ہاک ایجنسی سے ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا تم انہیں پہچانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ بلیک ہاک ایجنسی کے کئی ایجنٹ ہمارے پیچھے تھے میں نے ان سب کے چہرے دیکھے تھے لیکن یہ نئے چہرے ہیں یا پھر شاید انہوں نے میک اپ کر رکھے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''کہاں دیکھا ہے تم نے انہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''میں ایک آدمی سے ملنے مارس کلب گیا تھا۔ وہاں کاؤنٹر پر میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔ پہلے تو میں نے ان پر دھیان نہ دیا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا لیکن ان کی گردنوں پر موجود نشان میرے ذہن میں کھلبلی مچا رہے تھے اس لئے میں پارکنگ میں جا کر واپس آ گیا تب تک وہ کاؤنٹر سے جا چکے تھے۔ شاید وہ مارس کلب کے مالک اور جنرل مینجر ماسٹر سے ملنے آئے تھے اور اس کے پاس گئے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب تم کہاں ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''میں مارس کلب کے سامنے موجود ایک ریسٹورنٹ کے باہر ہوں تاکہ وہ کلب سے باہر آئیں تو ان کی مخصوص کیمرے سے تصویریں بنا سکوں۔ ڈیجیٹل کیمرے سے تصویریں لینے کے بعد ہی اس بات کا پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ میک اَپ میں ہیں یا نہیں۔ ابھی تک تو وہ باہر نہیں آئے ہیں چنانچہ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ کلب ماسٹر کا ہے۔ جس کا اصل نام ماسٹر میکائے ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ ماسٹر ایک نامی گرامی بدمعاش ہے اور یہ کلب بھی بدمعاشوں کا گڑھ ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تم وہیں رک کر انتظار کرو۔ میں تھوڑی دیر تک خود وہاں پہنچ رہا ہوں پھر مل کر ان دونوں کو چیک کر لیں گے''۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو مزید چند ہدایات دیں اور رابطہ منقطع کر دیا۔

''آخر یہ سب کچھ ہو کیا رہا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ ایک طرف ڈیڈی پر کھلے عام حملہ دوسری طرف اسرائیلی ایجنٹوں کی آمد۔ میری تو کھوپڑی چٹخنا شروع ہو گئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''پروگرام کیا ہونا ہے۔ اس معاملے کو مجھے سیریس لینا ہو گا۔

تحقیقات کرنے پر ہی گاڑی آگے بڑھے گی۔ تم ایک کام کرو۔ جولیا سے کہو کہ وہ میرے فلیٹ کی نگرانی کرے۔ صرف نگرانی۔ ڈیڈی پر حملہ کرنے والوں کو علم ہو گا کہ میں اس معاملے میں کود گیا تو ان کے دن گنے جائیں گے اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ مجھ پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کریں۔ جولیا کو یہ بات خاص طور پر کہہ دینا کہ وہ کوئی مداخلت نہ کرے کیونکہ مجرم جو خود کو ابھی تک خفیہ سمجھ رہے ہوں گے اس کی مداخلت پر چونک سکتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ وہ اپنا طریقہ کار ہی بدل دیں اس لئے احتیاط ضروری ہے کیونکہ میں سرغنہ تک پہنچنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا آپ اب اپنے فلیٹ میں جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں ٹائیگر کو دوبارہ کال کر دیتا ہوں کہ وہ ان دونوں افراد کی خود ہی نگرانی اور چیکنگ کرے۔ میں فلیٹ میں کچھ وقت گزارنا چاہتا ہوں تاکہ تیل اور اس کی دھار دیکھ سکوں''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی کار فلیٹ کی جانب اُڑی چلی جا رہی تھی۔

ماسٹر میکائے اپنے آفس میں موجود تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

''یس۔ کم اِن''...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مرد اور اس کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر میکائے کی آنکھوں میں نہ صرف چمک ابھر آئی بلکہ اس کے ہونٹوں پر بھی دلآویز مسکراہٹ آ گئی۔ وہ ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھا۔

''خوش آمدید۔ بلیک ہاک ایجنسی کے دو نامور ٹاپ ایجنٹ ولیم اور مسز ولیم میرے آفس میں آئے ہیں۔ خوش آمدید۔ خوش آمدید''...... میکائے نے ان کا استقبال کرتے ہوئے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو تم نے ہمیں میک اپ میں ہونے کے باوجود پہچان لیا

حالانکہ یہ ہمارا خود ساختہ جدید ترین میک اَپ ہے جسے نہ کسی میک اَپ واشر سے صاف کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی کیمرے کی آنکھ سے چیک کیا جا سکتا ہے''...... لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھ لو۔ میری نظر ایکسرے مشین سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اس جدید میک اَپ میں ہونے کے باوجود میں نے ایک لمحے میں تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم لیانا ہو اور یہ تمہارا شوہر ولیم''...... میکائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے ہمیں پہچانا کیسے''...... ولیم نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو میکائے بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم دونوں نے اپنا تعارف خود ہی کرایا ہے۔ تم نے کلب کے کاؤنٹر مین کو اپنا اصل نام ہی تو بتایا تھا''...... میکائے نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''تو تم یہاں پڑے ہوئے ہو۔ بڑا شاندار کلب اور آفس بنایا ہوا ہے تم نے''...... لیانا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم تو جانتی ہی ہو کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں سب سے پہلے وہاں اپنے قدم جماتا ہوں اور قدم جمانے کے لئے مجھے کلب یا ہوٹل خریدنا پڑتا ہے اور میں جو بھی ہوٹل یا کلب خریدتا ہوں اس کی تزئین اور آرائش اپنی مرضی کی کراتا ہوں اور اپنے لئے شاندار اور اعلیٰ ترین فرنیچر سے مزین آفس بناتا ہوں تاکہ دیکھنے والوں پر میرا رعب پڑ سکے''...... میکائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس معاملے میں میرا معیار تم سے زیادہ بہتر ہے۔ میں اور ولیم تم سے زیادہ تزئین اور آرائش کے قائل ہیں''...... لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہیں تو میں مار کھا گیا ہوں۔ ورنہ آج تم مسز ولیم نہیں بلکہ مسز میکائے ہوتی''...... میکائے نے کہا تو لیانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ ولیم کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں ولیم پر اس کے اعلیٰ ذوق پر مرمٹی تھی جو میں نے تمہیں چھوڑ کر اس سے شادی کر لی''...... لیانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے اور ولیم کی جائیداد بھی مجھ سے زیادہ ہے کیوں ولیم''...... میکائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ دولت کی میرے پاس بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ میں تو تم سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن تم ہی ٹال مٹول کرتے رہتے تھے۔ جب بھی تم سے شادی کرنے کا کہتی تم ٹال جاتے تھے۔ پھر تم لمبے عرصے کے لئے ملک سے باہر چلے گئے اور تم نے مجھ سے رابطہ رکھنا بھی گوارا نہ کیا تو مجبوراً میں نے ولیم سے بات کی اور اس نے فوراً مجھے پرپوز کر دیا۔ یہ بھی مجھے پسند کرتا تھا اس لئے میں نے اس سے شادی کرنے میں دیر نہ کی تھی''...... لیانا نے کہا۔

''چلو۔ جو ہوا اچھا ہوا ہے۔ خیر ہم کھڑے کھڑے باتیں کیوں

کر رہے ہیں۔ آؤ۔ بیٹھو''...... میکائے نے کہا اور انہیں لے کر آفس کے سائیڈ کونے پر بنے ہوئے سٹنگ کیبن میں آ گیا۔ ولیم اور لیانا ایک ساتھ بیٹھ گئے جبکہ میکائے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

''تم کب سے یہاں ہو میکائے''...... ولیم نے پوچھا۔

''ایک سال ہو گیا ہے''...... میکائے نے جواب دیا۔

''پھر تو تم نے یہاں اپنا کافی اثر رسوخ بنا رکھا ہو گا''...... ولیم نے کہا۔

''ہاں۔ کام کرنے کے لئے اثر رسوخ بنانا ضروری ہوتا ہے''...... میکائے نے جواب دیا۔

''ان باتوں کو چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا تمہاری چیف سے بات ہوئی تھی اور چیف نے تمہیں ہماری آمد کا بتایا تھا''...... لیانا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ چیف سے میری بات ہوئی ہے اور اس نے مجھے تم دونوں کی آمد کا بتایا ہوگا''...... میکائے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہم یہاں آ کر تمہیں سرپرائز دینا چاہتے تھے لیکن تم جس طرح سے ہم سے ملے ہو اور تمہارے چہرے پر حیرت کی بجائے مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھرے تھے وہ دیکھ کر میں سمجھ گئی تھی کہ تمہیں ہماری آمد پہلے سے ہی متوقع تھی''...... لیانا نے کہا تو میکائے بے اختیار ہنس پڑا۔

''ذہانت میں واقعی میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہاں میری چیف سے بات ہوئی تھی اور چیف نے مجھے تم دونوں کے آنے کا بھی بتا دیا تھا''...... میکائے نے کہا۔

''کیا کہا تھا چیف نے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... ولیم نے پوچھا۔

''چیف نے تمہارے مشن کے بارے میں بتایا تھا اور اس سلسلے میں مجھے تم دونوں کی مدد کرنے کا بھی کہا ہے''...... میکائے نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر اطمینان آ گیا۔ جیسے ان کے سروں سے بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا ہو کہ چیف کو بتائے بغیر میکائے سے ملنا ان کے لئے غلط ثابت ہو سکتا ہو۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم نے تمہارے پاس آ کر غلطی نہیں کی ہے''...... لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم غلطی بھی کرتی تو میں معاف کر دیتا بلکہ ایک کیا تمہاری تو سو غلطیاں بھی معاف کی جا سکتی ہیں''...... میکائے نے کہا تو لیانا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اچھا ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ کون سی شراب پینا پسند کرو گے۔ میرے پاس پرانی اور نایاب شراب کا وافر سٹاک موجود ہے''...... میکائے نے کہا۔

''جو بھی مل جائے۔ تم تو جانتے ہو کہ پرانی شراب میری کمزوری ہے اور یہی کمزوری ولیم کی بھی ہے''...... لیانا نے مسکراتے

ہوئے کہا تو میکائے بھی ہنس پڑا۔

''ہاں جانتا ہوں۔ رکو۔ میں لاتا ہوں''...... میکائے نے کہا اور اٹھ کر آفس میں بنی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایسی پرانی وضع کی بوتل نکال لی جیسی عام طور پر پرانی تصویروں میں بحری ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں نظر آتی ہیں۔ ساتھ ہی اس نے تین گلاس نکالے اور انہیں لے کر واپس آ گیا۔

''یہ دو سو سال پرانی شراب ہے۔ نایاب ترین شراب''۔ میکائے نے کہا اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر شراب گلاسوں میں ڈالنی شروع کر دی۔ اس نے گلاس بھر کر بوتل کا ڈھکن بند کر کے بوتل ایک طرف رکھی اور پھر اس نے دو گلاس اٹھائے اور ایک لیانا کو دے دیا اور دوسرا ولیم کو اور پھر وہ تیسرا گلاس لے کر خود اس کے سپ لینا شروع ہو گیا۔ شراب کا پہلا گھونٹ لیتے ہی لیانا اور ولیم کے چہروں پر بے پناہ سرور کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''واقعی۔ اس شراب کی لذت بھی شراب کی طرح نایاب ہے''...... ولیم نے کہا تو میکائے ہنس پڑا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تم یہاں بطور بلیک ہاک کام کر رہے ہو''...... لیانا نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کیوں''...... میکائے نے چونک کر کہا۔

''ہمیں تو یقین تھا کہ سوائے چند خاص افراد کے کسی کو اس

بات کا علم نہ ہو گا کہ تم بلیک ہاک ہو لیکن یہاں تو تمہارے کلب کا کاؤنٹر مین بھی جانتا ہے۔ ہم نے اس کے سامنے بلیک ہاک کا نام لیا تو اس نے بغیر کوئی بات کئے ہمیں فوراً تمہارے آفس پہنچا دیا تھا''...... ولیم نے کہا تو میکائے بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم دونوں نے شاید اسے پہچانا نہیں تھا۔ کاؤنٹر مین میرا نمبر ٹو ہیلر ہے اور ہیلر بھی بلیک ہاک ہی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ بلیک ہاک ایجنٹ''...... میکائے نے کہا۔

''اوہ۔ تو وہ ہیلر ہے۔ ہم نے واقعی اسے نہیں پہچانا تھا''۔ ولیم نے کہا۔

''تم یہاں ہو۔ ہیلر باہر کاؤنٹر پر ہے تو باقی دو کہاں ہیں کراسٹ اور ایلر''...... لیانا نے پوچھا۔

''ہم دونوں نے یہاں سیٹ اپ سنبھال رکھا ہے۔ کراسٹ اور ایلر بلارک میں ہیں۔ وہ وہاں اپنا کام کر رہے ہیں''...... میکائے نے جواب دیا۔

''بلارک۔ یہ بلارک کیا ہے''...... لیانا نے چونک کر کہا۔

''پاکیشیا کا ایک نواحی علاقہ ہے جس کا اصل نام شاورا ہے۔ اس علاقے کے شمال مغرب میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جس کی ایک پہاڑی کا نام بلارک ہے۔ بلارک قدیم عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ٹھوس اور گول کے ہوتے ہیں۔ وہ پہاڑی چونکہ ٹھوس اور گول شکل کی ہے اس لئے اسے بلارک کہا جاتا ہے اور ہم

نے اسی پہاڑی کے نام سے شاورا کا کوڈ نام بلارک رکھا ہوا ہے''...... میکائے نے جواب دیا تو ولیم اور لیانا کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ نظروں سے نظریں ملا کر آئی کوڈ میں بات کی اور ایک بار پھر میکائے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''تو تمہارے ڈبلیو ایل ایس کا تعلق اسی علاقے سے ہے''۔ لیانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... میکائے نے جواب دیا۔

''مشن کیا ہے۔ کیا اس کے بارے میں مجھے بتانا پسند کرو گے''...... لیانا نے کہا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ چیف نے مجھے تم دونوں کو سب کچھ بتانے کی اجازت دے دی ہے''...... میکائے نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جب انہوں نے چیف سے پوچھا تھا تو چیف نے انہیں میکائے کے مشن کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا تھا اور اب میکائے کہہ رہا تھا کہ چیف نے انہیں مشن کی تفصیل بتانے کی خود ہی اجازت دے دی ہے۔

''تو بتاؤ۔ کیا ہے ڈبلیو ایل ایس مشن''...... ولیم نے کہا۔

''ڈبلیو ایل ایس واٹر لائٹ سٹون کا کوڈ ہے۔ ایک ایسا چمکدار پتھر جو پانی کی طرح جھلک دیتا ہے انتہائی شفاف ہے۔ عام شیشے سے کہیں زیادہ صاف شفاف اسی لئے اسے واٹر لائٹ سٹون کا نام

دیا گیا ہے جسے ہم ڈبلیو ایل ایس یا پھر صرف واٹر لائٹ کہتے ہیں۔ یہ پتھر دیکھنے میں تو عام شیشے کے ٹکڑوں جیسے دکھائی دیتے ہیں لیکن ان پتھروں کی انتہائی اہمیت ہے۔ یہ دنیا کے نایاب ترین پتھروں میں سے ہیں جو بہت کم علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس پتھر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا لو کہ ایک مربع فٹ کا پتھر جس کا وزن پانچ کلوگرام کے برابر ہوتا ہے دنیا میں اگر اس کی قیمت لگائی جائے تو اس ایک پتھر کی قیمت پچاس ارب ڈالرز تک ہو سکتی ہے''...... میکائے نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''اتنا قیمتی پتھر۔ کیا یہ کوئی خاص قسم کا ڈائمنڈ ہے جس کی اتنی قیمت ہے''...... لیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس پتھر کے مقابلے میں بڑے سے بڑے ہیرے کی بھی کوئی قیمت و اہمیت نہیں ہے''...... میکائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسا کیا ہے اس پتھر میں۔ میرا مطلب ہے اس پتھر کی کوئی خصوصیت تو ہو گی جس کے لئے اس کی قیمت کروڑوں میں نہیں بلکہ اربوں ڈالرز میں ہے''...... ولیم نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

''کیلم سائیک کا نام سنا ہے کبھی''...... میکائے نے پوچھا۔

''کیلم سائیک۔ نہیں۔ پہلی بار سن رہا ہوں یہ نام''...... ولیم نے کہا۔

”کیمیائی اسلحہ بنانے کے لئے سب سے قیمتی دھات یورینیم کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی افزودگی پر کروڑوں ڈالرز کی لاگت آتی ہے۔ کیلم سائیک ایک ایسی دھات ہے جو دیکھنے میں تو عام شیشے کے ٹکڑوں جیسی لگتی ہے لیکن یہ یورینیم سے بھی قیمتی اور نایاب ترین دھات ہے۔ اس دھات کا ایک گرام کا ٹکڑا ایک ٹن یورینیم کی طاقت کو سو گنا بڑھا دیتا ہے۔ جس سے ایک ٹن یورینیم سوٹن یورینیم کے برابر ہو جاتی ہے جس سے نہ صرف کیمیائی اسلحہ سازی میں اضافہ ممکن ہو سکے گا بلکہ اس کی طاقت بھی بڑھ جائے گی۔ آسان لفظوں میں اگر ایک شہر کو اُڑانے کے لئے پہلے سوٹن وزنی ایٹم بم کی ضرورت پڑتی تھی کیلم سائیک یورینیم میں ملا دی جائے تو یہی ایک سوٹن بم سکڑ کر صرف ایک ٹن کے بم میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور اس سے وہی نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں جو ایک سوٹن وزنی بم سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ مطلب ایک بڑے اور پورے شہر کو نیست و نابود کرنا“...... میکائے نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی یہ انتہائی قیمتی دھات ہے اور اس دھات کو واقعی اسرائیل میں ہونا چاہئے“...... لیانا نے کہا۔

”یہی کرنے کے لئے تو میں یہاں آیا ہوں۔ یہاں سے ملنے والے کیلم سائیک کے دس ٹکڑے اسرائیل کی سو سالہ ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ان سٹونز کو پہاڑی کے نیچے سے نکال کر ایک لیبارٹری میں لے جایا جائے گا اور وہاں اسے مخصوص عمل

سے گزار کر پاؤڈر کی شکل دی جائے گی اور پھر اس پاؤڈر کو نہایت حفاظت اور خفیہ طریقے سے اسرائیل منتقل کر دیا جائے گا“۔ میکائے نے کہا۔

”تو کیا یہاں ایسی کوئی لیبارٹری موجود ہے جس میں کیلم سائیک کو مخصوص عمل سے گزارا کر اسے پاؤڈر کی شکل دی جا سکے“...... ولیم نے کہا۔

”اس مقصد کے لئے ہم نے یہاں خفیہ طور پر ایک بڑی لیبارٹری قائم کی ہے۔ جس میں اصل کام تو کیلم سائیک کو مخصوص عمل سے گزار کر پاؤڈر کی شکل میں تبدیل کرنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اسی لیبارٹری میں ایک مخصوص قسم کا نشہ آور پاؤڈر بھی بنا رہے ہیں تاکہ اسے تیزی سے پاکیشیا اور ان ممالک میں پھیلایا جائے جو اسرائیل مخالف ہیں۔ اس پاؤڈر کا نام بھی ہم نے اسی قیمتی دھات جیسا رکھا ہے تاکہ کسی کا دھیان اصل دھات کی طرف نہ جا سکے اور ہم اسی نشہ آور پاؤڈر کی شکل میں کیلم سائیک کو بھی یہاں سے نکال کر لے جا سکیں“...... میکائے نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے واٹر لائٹ“...... لیانا نے کہا۔

”ہاں۔ دھات کا نام بھی واٹر لائٹ ہے اور نشیلے پاؤڈر کا نام بھی واٹر لائٹ ہے“...... میکائے نے کہا۔

”تب تو چیف نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے کہ ہم دونوں کو یہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنے کے لئے بھیج دیا ہے۔

کیونکہ تمہارا کام بے حد مشکل ہے۔ اگر واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو اصل واٹر لائٹ کی بھنک پڑ گئی تو وہ اسے کسی بھی صورت میں پاکیشیا سے نہیں جانے دے گا۔ دھاتی پاؤڈر کے ساتھ ساتھ وہ تمہاری نشیلے واٹر لائٹ پاؤڈر کی لیبارٹری کو بھی ختم کر دے گا اور تم سب کا بھی نام ونشان مٹا سکتا ہے''...... ولیم نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جن سے ہاتھ پیر بچا کر ہم کام کر رہے ہیں لیکن اب مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے جس کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے پیچھے لگ جائے۔ اس سے پہلے کہ ایسا ہوتم دونوں موت بن کر ان کے پیچھے لگ جاؤ تا کہ ہم ان سے محفوظ رہ سکیں اور واٹر لائٹ کو بھی بحفاظت اسرائیل پہنچا سکیں''...... میکائے نے کہا۔

''کیا غلطی ہوئی ہے تم سے''...... لیانا نے پوچھا تو میکائے نے اسے سر عبدالرحمٰن پر حملے کی ساری تفصیلات بتا دیں۔

''ہونہہ۔ واقعی عمران اب یقیناً سر عبدالرحمٰن پر ہونے والے حملے کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گا اور اگر اسے تم تک پہنچنے کا ایک بھی کلیو مل گیا تو تمہاری زندگی اجیرن کر دے گا''...... ولیم نے کہا۔

''اسی بات پر چیف بھی میری سرزنش کر چکا ہے''...... میکائے نے کہا۔

''اس سے پہلے کہ عمران کو تمہارا کوئی کلیو ملے یا اسے واٹر لائٹ

کے بارے میں کچھ پتہ چلے ہمیں فوراً اور تیزی سے اس کے خلاف ایکشن میں آنا پڑے گا۔ اِن ایکشن ہو کر ہی ہم اس کا اور اس کے ساتھیوں کا ناطقہ بند کر سکتے ہیں ورنہ وہ ہم پر بھی بھاری پڑ سکتا ہے''...... لیانا نے کہا۔

''اگر آپ عمران کو ٹارگٹ کرنا چاہتے ہیں تو میں اس سلسلے میں آپ کی ایک مدد کر سکتا ہوں''...... میکائے نے کہا۔

''کیسی مدد''...... ولیم نے چونک کر پوچھا۔ لیانا بھی غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو میں جانتا ہوں۔ وہ ایک لالچی انسان ہے۔ عمران اس کے گہرے دوستوں میں سے ایک ہے۔ اگر میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کو منہ مانگی رقم دوں تو وہ عمران کو کسی ایسی جگہ لے کر آ سکتا ہے جہاں اس سے تمہاری ملاقات کرائی جا سکتی ہے۔ اس ملاقات میں تم دونوں عمران کو ہٹ کر سکتے ہو''...... میکائے نے کہا۔

''گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمیں واقعی عمران کے پیچھے بھاگنا نہیں پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ عمران کی ولیم سے ملاقات کرا دو۔ میں خفیہ طور پر ولیم کی نگرانی کروں گی اور جیسے ہی عمران ولیم سے ملنے کے لئے آئے گا میں اسے ٹارگٹ کر دوں گی۔ اس طرح ہم باآسانی اپنا ٹاسک مکمل کر لیں گے۔ کیوں ولیم میں درست کہہ رہی ہوں نا''...... لیانا نے کہا۔

''ہاں۔ اس طرح عمران ہمارے نفسیاتی ڈاج میں آ جائے گا اور اس جیسے انسان کو نفسیاتی انداز میں ہٹ کرنا ہی مناسب رہے گا تاکہ اسے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ ملے۔ ورنہ اس کے بارے میں سنا ہے کہ وہ ہزاروں آنکھیں رکھنے والا انسان ہے۔ اسے ٹارگٹ کرنا آسان نہیں ہو سکتا''...... ولیم نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ پھر ہم اسی پروگرام پر عمل کریں گے۔ تم بتاؤ میکائے۔ تم عمران کی ولیم سے ملاقات کب تک کرا سکتے ہو''۔ لیانا نے میکائے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بہت جلد۔ میں کوشش کروں گا کہ کل ہی ہو جائے''۔ میکائے نے کہا۔

''کل کا مطلب کل ہونا چاہئے۔ ہم اسے جتنی جلدی ٹارگٹ کریں گے تمہارے مفاد میں اتنا ہی اچھا ہوگا''...... ولیم نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ میکائے ایک بار جو کہہ دیتا ہے اس پر ہر حال میں عمل کرتا ہے''...... میکائے نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اس قدر اچھی اور نایاب شراب کا شکریہ۔ اب ہم چلتے ہیں''...... ولیم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کہاں چل دیئے۔ بیٹھو۔ میرے ساتھ چلو۔ میں تم دونوں کو اپنی کوٹھی میں لے چلتا ہوں۔ تم دونوں وہاں رہ سکتے ہو''...... میکائے نے انہیں اٹھتے دیکھ کر کہا۔

''نہیں۔ ہم ایک دوسرے سے جتنا دور رہیں گے وہ ہمارے

لئے بہتر رہے گا۔ ہم نے اپنے لئے یہاں معقول رہائش گاہ کا بندوبست کر لیا ہے۔ تمہارا شکریہ''...... ولیم نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کہاں اطلاع دوں۔ فون نمبر ہے تو دے دو مجھے''...... میکائے نے کہا تو ولیم نے سر ہلا کر اسے اپنے سیل فون کا نمبر بتا دیا اور پھر انہوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور میکائے ان دونوں کو آفس سے باہر راہداری کے سرے تک چھوڑنے آیا اور ایک بار پھر مصافحہ کر کے واپس مڑ گیا جبکہ ولیم اور لیانا بیرونی راستے کی طرف ہو لئے۔

فلیٹ میں کافی وقت گزارنے کے بعد عمران کو یقین ہو گیا کہ اس کے پیچھے کوئی نہیں ہے تو اس نے ٹائیگر کے پاس جا کر اس اسرائیلی جوڑے کو چیک کرنے کا پروگرام بنا لیا جسے ٹائیگر نے مارس کلب میں دیکھا تھا۔ وہ میک اپ کر کے اور نیا لباس تبدیل کر فلیٹ کے عقبی راستے سے باہر آیا اور پھر مختلف سڑکوں اور گلیوں سے ہوتا ہوا وہ اپنے فلیٹ کے فرنٹ کی طرف آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر فلیٹ کے اردگرد کا جائزہ لیا کہ شاید اسے کوئی ایسا مل جائے جو اس کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہو لیکن وہاں نگرانی کرنے والی جولیا کے سوا کوئی نہ تھا جولیا عمران کے فلیٹ کے سامنے ایک رہائشی بلڈنگ کے فلیٹ کی چھت پر موجود تھی اور اوپر سے عمران کے فلیٹ کے ساتھ ساتھ اردگرد بھی نظر رکھے ہوئے تھی۔

جولیا کو عمارت کی چھت پر دیکھ کر عمران مسکرایا اور پھر وہ تیزی سے سڑک کراس کرتا ہوا دوسری سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس

نے گیراج سے اپنی سپورٹس کار نہ نکالی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے گیراج سے کار نکالی تو جولیا یقیناً اس کے پیچھے آ جائے گی جبکہ وہ اسے بدستور اپنے فلیٹ کی نگرانی پر رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ خاموشی سے اور جولیا کی نظروں میں آئے بغیر وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔

دوسری سڑک پر آتے ہی اس نے ایک ٹیکسی ہائر کی اور پھر مارس کلب کی طرف روانہ ہو گیا۔ ٹائیگر کی طرف سے ابھی تک اسے کوئی کال موصول نہ ہوئی تھی جس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر ابھی اسی کلب کے باہر سامنے والے ریسٹورنٹ میں ہی موجود ہو گا۔ شاید اسرائیلی ایجنٹوں کی ملاقات کلب کے مالک ماسٹر میکائے سے طویل ہو گئی ہو۔

ابھی وہ ٹیکسی میں بیٹھا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے سیل فون کا ایک بٹن پریس کیا اور کان سے لگا لیا۔

''یس۔ عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ان دونوں کا''...... عمران نے کہا۔

”وہ دونوں کچھ دیر پہلے کلب سے باہر آئے تھے۔ میں نے ڈیجیٹل کیمرے سے ان کی تصویریں لی تھیں لیکن کیمرے میں آنے والی تصویریں نارمل ہیں باس۔ ان تصویروں کو دیکھ کر ایسا نہیں لگ رہا ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں حالانکہ یہ کیمرہ جدید سے جدید میک اَپ کے نقاب کے پیچھے چھپے ہوئے چہروں کی تصویریں واضح کر سکتا ہے لیکن اس کیمرے نے ان دونوں کو کلیئر قرار دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں اب بھی بلیک ہاک کے نشانوں کی وجہ سے الجھا ہوا ہوں جو اب تصویروں میں اور زیادہ واضح دیکھے جا سکتے ہیں اور یہ وہی بلیک ہاک نشانات ہیں جو ہم نے اسرائیلی ایجنٹوں کی گردنوں پر دیکھے تھے“...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب تم کہاں ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”وہ دونوں کلب سے نکل کر ایک ٹیکسی میں سوار ہوئے ہیں۔ میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کس طرف جا رہے ہیں وہ دونوں“...... عمران نے پوچھا۔

”کلب روڈ سے نکل کر وہ کارسام روڈ کی طرف مڑے ہیں اور یہ سڑک نئی کالونیوں کی طرف جاتی ہے۔ شاید وہ انہی کالونیوں میں سے کسی ایک کالونی کی طرف جا رہے ہیں“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔ میں تمہارے پیچھے آ رہا

ہوں“...... عمران نے کہا اور اس نے سیل فون بند کر دیا۔

”کلب روڈ کی بجائے کارسام روڈ کی طرف چلو“...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کار موڑ کر چھوٹی سڑک سے ہوتا ہوا کارسام روڈ کی طرف آ گیا۔ یہ دو رویہ سڑک تھی جو متوازی جا رہی تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے صاف سڑک دیکھ کر رفتار بڑھا دی۔ بیس کلو میٹر کے سفر کے بعد وہ شہر سے نکل کر نواحی علاقے میں آ گئے اس مین روڈ پر دائیں بائیں کئی سائیڈ روڈ مختلف نئی کالونیوں کی طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے۔

”کس کالونی میں جانا ہے جناب“...... ڈرائیور نے کار کی رفتار ہلکی کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ٹیکسی روک لو۔ میں ابھی بتاتا ہوں“...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے ٹیکسی سائیڈ پر کر کے روک لی۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور ٹیکسی سے نکل کر اس نے ٹائیگر کے نمبر تیزی سے پریس کئے اور پھر سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس باس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”کس کالونی میں ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”ٹیکسی سے وہ ساجن کالونی میں آئے تھے۔ یہاں ایک ٹیکسی سٹینڈ موجود ہے جہاں ٹیکسیاں سواریاں لے کر مختلف کالونیوں اور

شہر کی طرف جاتی ہیں۔ یہاں سے انہوں نے ٹیکسی بدلی اور پورس کالونی کی طرف روانہ ہو گئے۔ پورس کالونی میں آ کر انہوں نے ٹیکسی چھوڑی اور پیدل روانہ ہو گئے۔ میں نے انہیں پیدل جاتے دیکھا تو میں نے بھی کار چھوڑ دی اور ان کے پیچھے چل پڑا۔ وہ پورس کالونی سے ملحقہ طاؤس کالونی پہنچے اور پھر وہ ایک فرنشڈ کوٹھی میں داخل ہو گئے۔ کوٹھی کے باہر فار سیل کا بورڈ لگا ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے عارضی طور پر اپنی رہائش اس کوٹھی میں ہی رکھی ہوئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اتنی لمبی تمہید باندھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بتاؤ کہ وہ طاؤس کالونی کی کس نمبر کی کوٹھی میں ہیں''...... عمران نے منہ بنا کر پوچھا۔

''سی بلاک کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ ہے باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون آف کر دیا۔ وہ دوبارہ ٹیکسی میں بیٹھا اور اس نے ڈرائیور کو طاؤس کالونی کے سی بلاک میں چلنے کا کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ طاؤس کالونی میں پہنچ گیا۔

یہ نئی تعمیر شدہ کالونی تھی جہاں اکثر فرنشڈ کوٹھیاں خالی پڑی ہوئی تھیں اور ان کوٹھیوں پر کرائے کے لئے خالی ہے یا فار سیل کے ہی

بورڈ لگے ہوئے تھے۔ عمران کوٹھیوں کے نمبر دیکھتا رہا پھر اس نے ایک جگہ ٹیکسی رکوا دی۔ ٹیکسی رکتے ہی اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا۔ کرایہ وصول کرتے ہی ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا۔

عمران ایک کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جب دیکھا کہ ٹیکسی آگے جا کر ایک گلی کی طرف مڑ گئی ہے تو وہ واپس مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ایک کوٹھی کی دیوار کے پیچھے سے ٹائیگر نکل کر اس کے پاس آ گیا۔ عمران چونکہ میک اپ میں نہیں تھا اس لئے ٹائیگر نے اسے فوراً پہچان لیا تھا۔

''آ گئے آپ''...... ٹائیگر نے عمران کے قریب پہنچ کر کہا۔

''ہاں۔ کیا وہ اب بھی اسی کوٹھی میں ہیں''...... عمران نے سامنے موجود کوٹھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کا نمبر ایک سو گیارہ تھا اور اس پر واقعی فار سیل کا ایک بڑا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔

''یس باس۔ وہ اسی کوٹھی میں ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تمہاری کار کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ میں نے پورس کالونی میں ہی چھوڑ دی تھی کیونکہ یہاں تک کا سفر انہوں نے پیدل ہی کیا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے ان کی ڈیجیٹل کیمرے سے جو تصویریں لی تھیں وہ

کہاں ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''میں نے ان کے ابھی پرنٹ نہیں نکلوائے ہیں باس۔ تصویریں کیمرے میں ہی ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اور کیمرہ تم یقیناً کار میں ہی چھوڑ آئے ہو گے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران خاموش ہو گیا۔

''اگر تم کیمرہ ساتھ لے آتے تو میں اس میں موجود تصویریں دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ واقعی میک اَپ میں ہیں یا نہیں اور اگر وہ میک اپ میں ہیں تو ان کے میک اَپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصلی چہرے کن کے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کہیں تو میں ابھی جا کر کار سے کیمرہ نکال کر لے آتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''صرف کیمرہ نہیں۔ تم جا کر کار ہی لے آؤ۔ میں اس وقت بے کار ہوں۔ تمہاری کار کار آمد رہے گی۔ یہاں بہت سی کوٹھیاں خالی ہیں۔ ہم ان میں سے کسی کوٹھی میں کار چھپا سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کتنی دیر تک واپس آ سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ بیس منٹ لگیں گے باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ تب تک میں اس کوٹھی کو چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ کوٹھی کے اندر جائیں گے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ انہیں چیک کرنے کے لئے اندر تو جانا ہی پڑے گا۔ میری آنکھوں میں ایکسرے مشین تو لگی ہوئی نہیں ہے کہ میں دیواروں کے باہر سے بھی انہیں دیکھ سکوں''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ جانے کے لئے مڑا۔

''رکو۔ تمہارے پاس کون سا اسلحہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میرے پاس مشین پسٹل اور دو میگنٹ بم ہیں اور ان کے علاوہ ایک وائٹ گن بھی موجود ہے جس میں بے ہوشی کے کیپسول ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ویل ڈن۔ وائٹ گن مجھے دے دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی مگر بڑے منہ والی سفید رنگ کی گن نکال کر عمران کو دے دی جس کے نیچے ایک چوڑا میگزین لگا ہوا تھا اور اس کے میگزین میں چمکتے ہوئے کیپسول دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ ٹھیک ہے۔ اس گن سے تو میں اس پوری کالونی کے افراد کو بے ہوش کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے وائٹ گن کا رخ کوٹھی نمبر ایک سو

گیارہ کی طرف کیا اور یکے بعد دیگر دو بار گن کا بٹن پریس کر دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ دو چمکدار کیپسول نکلے اور کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ کی دیوار کے اوپر سے گزرتے ہوئے کوٹھی میں جا گرے۔ دوسرے لمحے اندر سے دو ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر انہوں نے نیلے رنگ کا ہلکا سا دھواں اٹھتے دیکھا۔

"بس پانچ منٹ۔ پانچ منٹ بعد اس گیس کا سارا اثر زائل ہو جائے گا پھر ہم اندر جا کر ان دونوں کو چیک کریں گے کہ آخر یہ جوڑا ہے کون"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا میں کار لینے نہ جاؤں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ پہلے انہیں چیک کر لیتے ہیں پھر چلے جانا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ریسٹ واچ دیکھی اور پھر پانچ منٹ گزرتے ہی وہ کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ کوٹھی کی جانب بڑھا۔ کوٹھی کا گیٹ اندر سے بند تھا۔ اس کا ذیلی دروازہ بھی بند تھا۔ گیٹ نئے ڈیزائن کا تھا جس پر آرائشی باکس بنے ہوئے تھے۔ عمران نے ٹائیگر کو سڑک پر نظر رکھنے کا کہا اور پھر تیزی سے گیٹ پر چڑھتا چلا گیا۔ گیٹ کے دوسری طرف بھی اسی طرح کے باکس تھے۔ ان باکس کو پکڑتا ہوا عمران دوسری طرف اتر گیا تو اس نے آواز دے کر ٹائیگر کو بھی اندر آنے کا کہا۔ چند ہی لمحوں میں ٹائیگر بھی کوٹھی میں داخل ہو چکا تھا۔ وہ دونوں لان سے گزرتے ہوئے کوٹھی کے مین گیٹ پر

پہنچ گئے۔ کوٹھی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

رہائشی حصے کے دروازے اور کھڑکیاں اوپن تھیں اس لئے انہیں اندر جانے میں کوئی مسئلہ نہ ہوا۔ انہوں نے احتیاطاً جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے اور پھر وہ رہائشی حصے میں داخل ہو کر اس جوڑے کو تلاش کرنے لگے جس کے بارے میں ٹائیگر کو شک تھا کہ ان کا تعلق اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ایک ایک کر کے تمام کمرے اور کوٹھی کا ایک ایک حصہ دیکھ لیا لیکن کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں بلیک ہاک کے ایجنٹ تو کیا انہیں چڑیا کا ایک بچہ بھی دکھائی نہ دیا تھا۔

"یہ کیا۔ یہ کوٹھی تو بالکل خالی ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے ان دونوں کو اسی کوٹھی میں داخل ہوتے دیکھا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے انہیں خود اپنی آنکھوں سے اسی کوٹھی میں داخل ہوتے دیکھا تھا"...... ٹائیگر نے وثوق بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر کہاں گئے دونوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کوٹھی میں کوئی تہہ خانہ ہو اور وہ تہہ خانے میں ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے اس نظریئے سے بھی چیکنگ کی ہے لیکن اس کوٹھی کی بناوٹ ایسی نہیں ہے کہ یہاں تہہ خانہ بنایا جا سکے۔ بہرحال ایک

بار پھر چیک کر لیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں کوٹھی کے تمام حصوں میں تہہ خانوں کو تلاش کرنے لگے لیکن عمران کا خیال درست تھا۔ کوٹھی میں تہہ خانہ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

''لگتا ہے انہیں اپنے تعاقب کا علم ہو گیا تھا۔ وہ جان بوجھ کر اس کوٹھی میں آئے تھے اور پھر عقب سے کوٹھی کی دیواریں پھاند کر نکل گئے تھے تاکہ تمہیں ڈاج دیا جا سکے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں نے عقبی دیوار کے پاس جا کر دیکھا ہے۔ وہاں واقعی ایک مرد اور ایک عورت کے پیروں کے نشان ہیں۔ انہوں نے واقعی مجھے ڈاج دیا ہے اور اندر آتے ہی دیوار پھاند کر دوسری سڑک پر نکل گئے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''آؤ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ رہائشی عمارت سے نکل کر وہ صحن میں آیا اور پھر لان سے گزر کر رہائش گاہ کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سامنے ایک اونچی اور بڑی دیوار تھی۔ وہ دیوار کے پاس آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''وہ دونوں یہاں سے سیڑھی لگا کر نکلے ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا تو ٹائیگر قریب آ گیا۔ اس نے ایک جگہ دو گڑھے سے بنے ہوئے دیکھے جہاں ایک مرد اور ایک عورت

کے جوتوں کے دبے دبے سے نشان تھے۔

''یس باس۔ شاید انہیں یہیں سے سیڑھی مل گئی تھی۔ وہ دیوار سے سیڑھی لگا کر اوپر چڑھے اور پھر دیوار پر رک کر انہوں نے سیڑھی اٹھا کر دیوار کی دوسری طرف لگائی اور اس طرف اتر گئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''دیوار کم از کم دس فٹ اونچی ہے۔ چلو ہمیں دیوار کی دوسری طرف جانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن باس ہم دوسری طرف کیسے جائیں گے۔ اتنی اونچی دیوار پھلانگنا ہمارے لئے بغیر سیڑھی لگائے کیسے ممکن ہو سکتا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تم یہاں کھڑے ہو جاؤ۔ میں تمہارے کاندھوں پر چڑھتا ہوں۔ اس طرح دیوار کے کنارے آسانی سے پکڑے جائیں گے پھر میں اچک کر دیوار کا کنارا پکڑ کر اوپر چلا جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تو عمران نے اس کے ہاتھوں پر پیر رکھا اور اچک کر اس کے کاندھوں پر آ گیا۔ دیوار پکڑ کر وہ اچکا اور اس نے فوراً دیوار کا کنارا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پھر اس نے اپنا جسم ہاتھوں کے بل اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دیوار کے اوپر تھا۔

''اس طرف تو خالی سڑک ہے۔ یہ رہائش گاہوں کا عقبی حصہ

ہے جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے''...... عمران نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا میں اوپر آؤں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ بغیر سیڑھی کے تمہارے لئے اوپر آنا مشکل ہو گا۔ سیڑھی اس طرف گری ہوئی ہے۔ میں نیچے جاتا ہوں۔ تم جا کر کار لے کر اسی طرف آ جانا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے واپسی کے لئے مڑ گیا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں دیوار کی دوسری طرف چھلانگ لگا دی۔ دیوار کے ساتھ سیڑھی گری ہوئی تھی۔ یہ ایک چھوٹی سی سڑک تھی جس کے دائیں بائیں کوٹھیوں کی عقبی دیواریں تھیں اور ان دیواروں کے پاس کوڑے دان رکھے ہوئے تھے۔

اس گلی میں کسی بڑی کار کے داخل ہونے کی گنجائش نہ تھی۔ عمران نے زمین دیکھی تو اسے وہاں دو انسانی قدموں کے نشان دکھائی دیئے۔ یہ نشان بالکل ایسے ہی تھے جیسے کوٹھی کے اندر دیوار کے پاس موجود تھے جو ایک مرد اور ایک عورت کے تھے۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا۔ درمیانی سڑک پختہ تھی اس لئے وہاں کسی کے قدموں کے نشان ہونا ناممکن تھے۔ سیڑھی کے پاس بنے ہوئے نشان جس طرف بڑھے تھے وہ دائیں طرف کا اشارہ کر رہے تھے اس لئے عمران اسی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گلی کے سرے پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ آگے ایک اور گلی تھی جو

کافی کشادہ تھی۔ اس گلی کا کچھ حصہ کچا تھا اس لئے ایک جگہ عمران کو وہی قدموں کے نشان دکھائی دے گئے۔ نشان ایک ہی جگہ پر موجود تھے اور جہاں وہ نشان تھے وہاں کسی گاڑی کے ٹائروں کے دباؤ بھرے نشان بھی دکھائی دے رہے تھے۔

''تو یہاں ان کی اپنی کار موجود تھی۔ وہ کوٹھی سے نکل کر یہاں آئے اور پھر اپنی کار لے کر نکل گئے تھے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹائیگر اپنی کار لے کر وہاں پہنچ گیا۔

''کیا ہوا باس۔ کچھ پتہ چلا ان کا''...... ٹائیگر نے کار روک کر کار سے اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ تمہیں ڈاج دینے کے لئے کوٹھی میں داخل نہیں ہوئے تھے بلکہ انہوں نے احتیاطاً یہ سارا کھیل کھیلا تھا تاکہ اگر کوئی ان کے پیچھے ہو تو وہ اسے ڈاج دے سکیں۔ ان کے پاس اپنی کار بھی موجود تھی۔ وہ ٹیکسیوں میں سفر کرتے ہوئے آئے تھے اور پھر اس کوٹھی میں داخل ہو کر عقبی دیوار پھاند کر یہاں آئے اور پھر اپنی کار لے کر یہاں سے نکل گئے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن باس اگر ان کے پاس اپنی کار موجود تھی تو پھر انہیں ٹیکسیوں میں سفر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ کار میں ڈائریکٹ مارس کلب بھی تو جا سکتے تھے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر اس جوڑے کا تعلق واقعی بلیک ہاک سے ہے تو پھر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ کون جوڑا ہو سکتا ہے اور میں جس جوڑے کے بارے میں سوچ رہا ہوں اگر یہ وہی ہے تو پھر ان کے کام کرنے کا انداز ایسا ہی ہے۔ یہ جوڑا نہایت محتاط انداز میں کام کرتا ہے اور میک اَپ کرنے اور خاص طور پر ڈاج دینے میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کون ہیں وہ“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”میری معلومات کے مطابق بلیک ہاک ایجنسی میں دو ہی ایسے ایجنٹ ہیں جنہوں نے شادی کی ہے اور وہ ایجنٹ ولیم اور لیڈی ایجنٹ لیانا ہو سکتے ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”ولیم اور لیانا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ تم شاید ان دونوں کو نہیں جانتے لیکن دونوں انتہائی شاطر اور ذہین ایجنٹ ہیں۔ دونوں ہر کام احتیاط اور رازداری کے ساتھ کرنے میں انتہائی مہارت رکھتے ہیں۔ انتہائی زیرک، چالاک اور خطرناک ایجنٹ ہونے کی وجہ سے انہیں ٹاپ ایجنٹس کہا جاتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا یہ وہی دونوں ہیں“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”اندازہ تو میرا یہی ہے کہ یہ وہی دونوں ہیں۔ تم مجھے کیمرہ دکھاؤ تاکہ میں ایک نظر ان کی تصویریں دیکھ سکوں پھر میں وثوق سے بتا سکوں گا کہ یہ ولیم اور لیانا ہیں یا کوئی اور“...... عمران نے

کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس کار کی طرف بڑھا پھر وہ کار سے ایک جدید ماڈل کا کیمرہ نکال کر لے آیا۔ یہ چھوٹے سائز کا کیمرہ تھا جس میں میموری چپ لگی ہوئی تھی۔ اس پر ایک سکرین بھی تھی جس پر تصویریں دیکھی جا سکتی تھیں۔ ٹائیگر نے کیمرہ آن کر کے اسکرین عمران کی طرف کی تو عمران کو اسکرین پر ایک جوڑا دکھائی دیا۔

ٹائیگر نے دونوں کی تصویریں کلوز بنائی تھیں۔ یہ ایسی تصویریں تھیں جس میں نہ صرف مرد اور عورت کے چہرے دکھائی دے رہے تھے بلکہ ان کے دائیں کانوں کے نیچے گردنوں پر سیاہ رنگ کے بلیک ہاک کے نشان ان کی گردنوں پر گدے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو شاید کسی میک اپ سے نہیں چھپ سکے تھے یا پھر شاید انہوں نے یہ نشان کسی وجہ سے چھپانے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔ ان دونوں کی تصویریں دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”میرا اندازہ درست ہے۔ یہ دونوں ولیم اور لیانا ہی ہیں اور تم ٹھیک کہہ رہے ہو یہ اسرائیلی بلیک ہاک ایجنسی کے ماسٹر ایجنٹس ہی ہیں، لیکن یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”یہ جس قدر احتیاط برت رہے ہیں اس سے تو لگتا ہے جیسے یہ کسی اہم مشن پر ہوں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ اب چونکہ ان کا نام سامنے آ گیا ہے اس لئے ہمیں

انہیں تیزی سے تلاش کرنا ہوگا کیونکہ یہ ماسٹر ایجنٹ ہیں اور ماسٹر ایجنٹوں کو انتہائی اہم اور خاص مشنز کے لئے ہی حرکت میں لایا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ دونوں مارس کلب کے ماسٹر میکائے سے ملے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ ماسٹر میکائے بھی ان کا ہی ساتھی ہو۔ وہ کافی عرصے سے مجھے کھٹک رہا تھا لیکن کوشش کے باوجود ابھی تک میرے ہاتھ اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں آیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اب ماسٹر میکائے کو ہی ٹٹولنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب ہم مارس کلب چلیں''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں چلو''...... عمران نے مسلسل سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔ ٹائیگر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کے بیٹھتے ہی ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔

''میں تمہیں ایک حلیہ بتاتا ہوں۔ یاد کرو شاید تم نے اس آدمی کو کہیں دیکھا ہوا ہو''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے صفدر کا بتایا ہوا حلیہ ٹائیگر کو بتا دیا جسے صفدر نے سر عبدالرحمٰن کی کار پر میزائل فائر کرتے دیکھا تھا۔

''یہ تو جیڈی ہے''...... ٹائیگر نے حلیہ سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

''جیڈی۔ کون جیڈی''...... عمران نے کہا۔

''یہ ٹارگٹ کلر ہے اس کا تعلق بھی ماسٹر میکائے سے ہے اور یہ

ماسٹر میکائے کے لئے ہی کام کرتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ جیڈی، ماسٹر میکائے کے لئے ہی کام کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ آپ نے جو حلیہ بتایا ہے یہ جیڈی کا ہی ہے اور میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ وہ ماسٹر میکائے کا ہی آدمی ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اس جیڈی نے ڈیڈی کی کار پر میزائل سے حملہ کیا تھا''۔ عمران نے کہا تو اس بار ٹائیگر چونک پڑا۔

''اوہ۔ اب آپ کے ڈیڈی کیسے ہیں''...... ٹائیگر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''اللہ کا کرم ہوگیا ہے۔ وہ معجزاتی طور پر میزائل حملے سے بچ گئے ہیں جبکہ ان کی کار کے پرخچے اڑ گئے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اللہ کا شکر ہے کہ وہ بچ گئے ہیں لیکن جیڈی۔ اس نے آپ کے ڈیڈی کی کار پر کیوں حملہ کیا ہوگا''...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''اس کا تعلق ضرور اسی جوڑے سے ہی ہے جس کا تعلق اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ جیڈی اپنے طور پر کوئی کام نہیں کرتا۔ وہ ماسٹر

میکائے کے حکم کا غلام ہے جب تک ماسٹر میکائے اسے کسی کو ٹارگٹ کرنے کا حکم نہ دے وہ منظر سے غائب ہی رہتا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تب تو یقینی طور پر ماسٹر میکائے کا تعلق بلیک ہاک سے ہی ہو سکتا ہے اور ولیم اور لیانا اسی سے ملنے گئے تھے۔ معاملہ ضرورت سے زیادہ خطرناک صورتحال اختیار کرتا جا رہا ہے اس لئے ہمیں جلد سے جلد ماسٹر میکائے کو اٹھانا ہو گا تاکہ اصل حقائق سامنے آ سکیں کہ اس نے ڈیڈی پر حملہ کیوں کرایا تھا اور ولیم اور لیانا اس سے ملنے کیوں آئے تھے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا رخ واپس شہر جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

''تم اس قدر محتاط کیوں ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اتنی جلدی ہمارے یہاں آنے کی خبر مل گئی ہو گی''...... لیانا نے ولیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ بہت تیز ہے۔ اب تک یقیناً اسے پتہ چل چکا ہو گا کہ تم اور میں پاکیشیا پہنچ چکے ہیں''...... ولیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ایک فرنشڈ کوٹھی کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ دونوں کے سامنے شراب کی بوتل اور جام رکھے ہوئے تھے اور وہ آدھی سے زیادہ بوتل خالی کر چکے تھے۔

''لیکن کیسے۔ ہم ڈائریکٹ اسرائیل سے تو یہاں پہنچے نہیں ہیں اور نہ ہی عمران کو ہماری آمد کا علم تھا پھر اسے کیسے پتہ چل سکتا کہ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں''...... لیانا نے کہا۔

''وہ بہت ذہین اور شاطر انسان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل میں اس کا مخبری کا کوئی نیٹ ورک ہو اور اس نیٹ ورک کے

ذریعے اسے ہمارے بارے میں معلومات مل گئی ہوں۔ اسے ہمارے بارے میں معلومات نہ بھی ملی ہوں تب بھی ہم اپنے انداز سے ہی کام کریں گے۔ بار بار میک اَپ بدلتے رہنا اور رہائش گاہیں بدلنا ہمارا مخصوص انداز ہے۔ ہم ایک دن سے زیادہ کسی جگہ نہیں ٹکتے۔ ہم پر کوئی شک کرے نہ کرے ہمارے پیچھے کوئی آئے یا نہ آئے لیکن ہم اپنی روش تبدیل نہیں کر سکتے اسی میں ہماری بھلائی ہے۔ اگر کوئی ہمارے پیچھے لگ جائے تو ہم اس طریقے سے اسے آسانی سے ڈاج بھی دے سکتے ہیں''...... ولیم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اچھا چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اب کرنا کیا ہے۔ کیا واقعی اب ہم ماسٹر میکائے کے پلان کے مطابق کل تک کا انتظار کریں گے کہ وہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذریعے تم سے عمران کی ملاقات کرانے کا انتظام کرے''...... لیانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ جو کام کل کرنا ہے وہ آج ہی ہو جائے اور جو آج کرنا ہے وہ ابھی سے ہی شروع کر دیا جائے۔ میکائے نے عمران کے باپ پر قاتلانہ حملہ کرا کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ عمران جو کچھار میں خاموش اور پرسکون بیٹھا ہوا ہو گا باپ پر حملے کا سن کر جاگ گیا ہو گا اور کچھار سے نکل کر باہر بھی آ گیا ہو گا۔ اب وہ یقیناً اس حملہ آور کو تلاش کر رہا ہو گا جس نے اس کے

باپ پر جان لیوا حملہ کیا تھا۔ عمران جیسے انسان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب میکائے تک پہنچ جائے۔ اگر وہ میکائے تک پہنچ گیا تو میکائے کو بچانا ہمارے لئے بھی مشکل ہو جائے گا اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ اس سے پہلے کہ عمران، میکائے تک پہنچے اور اسے کوئی نقصان پہنچائے ہمیں فوری طور پر ایکشن میں آ جانا چاہئے اور عمران پر مسلسل جان لیوا حملے کرنے چاہئیں تاکہ وہ جلد از جلد ہٹ ہو جائے''...... ولیم نے کہا۔

''لیکن اب تم کرو گے کیا۔ ہم عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔ چیف نے جو فائل دی تھی اس فائل میں صرف عمران کے فلیٹ کا پتہ لکھا ہوا ہے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عمران کے ان گنت ٹھکانے ہیں اور وہ ضرورت پڑنے پر وقتاً فوقتاً انہیں بھی بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا مستقل ٹھکانہ یہی اس کا فلیٹ ہے جو غالباً کنگ روڈ پر واقع ہے''...... لیانا نے کہا۔

''ہاں۔ عمران واقعی اس فلیٹ کو نہیں چھوڑتا حالانکہ اسی فلیٹ میں اس پر متعدد بار جان لیوا حملے ہو چکے ہیں اور وہ کئی بار ان حملوں میں شدید زخمی بھی ہوا ہے لیکن فائل میں یہی لکھا ہوا ہے کہ وہ اس فلیٹ میں اپنے باورچی سلیمان کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا مستقل ٹھکانہ یہی فلیٹ ہی ہے''...... ولیم نے کہا۔

''تو کیا خیال ہے۔ ابھی چلیں اس کے فلیٹ پر اور میزائل مار کر اس کے فلیٹ کو ہی نہ اُڑا دیں''...... لیانا نے کہا۔

”پہلے یہ دیکھنا پڑے گا کہ وہ فلیٹ میں موجود ہے بھی یا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا باپ حملے میں زخمی ہو کر جس ہسپتال میں پڑا ہوا ہے وہ بھی اسی ہسپتال پہنچا ہوا ہو“...... ولیم نے کہا۔

”تو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کہاں ہے“...... لیانا نے پوچھا۔

”اس کے لئے مجھے ایک آدمی سے رابطہ کرنا پڑے گا“...... ولیم نے سوچتے ہوئے کہا۔

”کس آدمی سے“...... لیانا نے چونک کر کہا۔

”اس آدمی کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور اس کا نام او۔ٹی ہے“...... ولیم نے جواب دیا۔

”او۔ٹی۔ یہ کیسا نام ہے“...... لیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا تعلق کافرستان سے ہے اور اس کا اصل نام اوبرائے تیواڑی ہے لیکن وہ خود کو او ٹی کہتا ہے۔ میکائے نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا نام لیا تو مجھے اس کا خیال آیا تھا۔ او۔ٹی بھی سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بخوبی جانتا ہے اور وہ اسے خوش رکھ کر ہر قسم کے دھندے کرتا ہے اور خاص طور پر وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بھاری رشوت دے کر اس سے عمران کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان معلومات کو مختلف ایجنسیوں کو فروخت بھی کرتا رہتا ہے“...... ولیم نے کہا۔

”تم اس او۔ٹی کو کیسے جانتے ہو۔ وہ کافرستانی ہے تمہارا اس

سے کیا تعلق“...... لیانا نے کہا۔

”ایک مرتبہ وہ کسی نجی کام کے سلسلے میں کافرستان سے ایکریمیا آیا تھا۔ میں بھی ایکریمیا میں تھا۔ یہ آدمی ایکریمیا کے ایک کلب سے دو لاکھ ڈالرز لے کر نکل رہا تھا کہ راستے میں چند لٹیروں نے اسے روک لیا۔ لٹیروں نے اسے گولیاں ماریں اور اس سے ساری رقم چھین کر لے گئے۔ وہ اسے کئی گولیاں مار کر ایک ویران سڑک پر مرنے کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ اتفاق سے میں اسی سڑک سے گزر رہا تھا۔ میں نے اسے دیکھ کر کار روکی۔ اسے زخمی دیکھ کر میں نے اسے چیک کیا تو اس میں ابھی جان باقی تھی۔ میں نے فوری طور پر اسے سرکاری ہسپتال میں پہنچا دیا تھا جہاں اس کا علاج کیا گیا اور اس کی جان بچ گئی تھی۔ ایک دو بار میں اسے ہسپتال میں ملنے بھی گیا تھا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ میں نے اس کی جان بچانے کے لئے اسے ہسپتال پہنچایا ہے تو وہ میرا انتہائی احسان مند ہوگیا تھا اور اسی وقت سے اس نے اپنی نئی زندگی میرے نام کر دی تھی۔ میرے لئے بھلا اس کی زندگی کس کام کی ہوسکتی تھی۔ اس نے مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور اپنا پتہ بھی دیا تھا کہ اگر میں کبھی کافرستان یا پاکیشیا آؤں تو اس سے ضرور ملوں وہ میری نہ صرف خدمت کرے گا بلکہ ضرورت پڑنے پر میرے لئے اپنی جان بھی دے دے گا۔ اب بس یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کافرستان میں ہے یا پھر پاکیشیا میں۔ اگر وہ پاکیشیا میں ہوا تو وہ

ہمارے لئے بے حد مددگار ثابت ہو سکتا ہے''...... ولیم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا اس کا کوئی اتہ پتہ یا فون نمبر ہے تمہارے پاس''...... لیانا نے پوچھا۔

''فون نمبر تو نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ پاکیشیا میں اس کا اپنا کلب ہے۔ فورتھ کلب''...... ولیم نے کہا۔

''تو پھر فورتھ کلب کا نمبر کیسے پتہ چلے گا''...... لیانا نے کہا۔

''یہ کون سا مشکل ہے۔ انکوائری سے ابھی معلوم ہو جائے گا''...... ولیم نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا تم اسے اپنے سیل فون سے کال کرو گے''...... لیانا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کوٹھی کے ایک کمرے میں لینڈ لائن فون موجود ہے۔ میں نے چیک کیا تھا۔ وہ آن ہے۔ ہم اسی سے کال کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو میں اسے اپنا سیل فون نمبر دوں گا ورنہ نہیں''...... ولیم نے کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جس رہائش گاہ میں تھے یہ رہائش گاہ بھی خالی تھی جس کے باہر کرائے پر خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا تھا اور ضرورت کے لئے وہ شہر کے کسی پلازہ یا ہوٹلوں کی پارکنگ سے کاریں چوری کرتے تھے اور وہ ایک بار جس کار میں سفر کرتے تھے اسے کسی دوسری جگہ چھوڑ دیتے تھے۔

ان کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ کاریں کم چوری کریں اور ٹیکسیوں میں زیادہ سفر کریں تا کہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آئیں۔

''تو کیا وہ تمہیں تمہارے اصل نام سے جانتا ہے''...... لیانا نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ میرا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ میں نے اسے اپنا نام ڈیوڈ کاپر بتایا تھا''۔ ولیم نے کہا۔

''تو پھر کرو اسے فون۔ کس بات کا انتظار کر رہے ہو''...... لیانا نے کہا تو ولیم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ لیانا بھی اٹھی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ دوسرے کمرے میں آ کر ولیم سامنے تپائی پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھا اور اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ رسیور میں ٹون موجود تھی۔ اس نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''دارالحکومت کے فورتھ کلب کا نمبر دیں''...... ولیم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے فورتھ کلب کا نمبر بتا دیا گیا۔ ولیم نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر

پریس کرنے لگا۔

''نورتھ کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ولیم تپائی کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیانا بھی اس کے سامنے پڑے ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ ولیم نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ وہ بھی اس کی اور او۔ٹی کی باتیں سن سکے۔

''او۔ٹی سے بات کراؤ۔ اس سے کہو کہ برلن کے ڈیوڈ کاپر کی کال ہے''...... ولیم نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''او کے۔ ایک منٹ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''یس۔ او۔ٹی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

''کیسے ہو او۔ٹی۔ میں ڈیوڈ کاپر بول رہا ہوں''...... ولیم نے کہا۔

''ڈیوڈ کاپر۔ وہی ڈیوڈ کاپر جس نے برلن میں میری جان بچائی تھی اور مجھے ہسپتال پہنچایا تھا''...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں۔ میں وہی ہوں''...... ولیم نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم واقعی وہی ہو۔ پانچ سال گزرنے کے باوجود بھی میں تمہاری آواز نہیں بھولا میرے محسن۔ میری یہ زندگی تمہاری ہی مرہون منت ہے۔ تم نے تو جیسے مجھے بھلا ہی دیا تھا میرے

دوست۔ میرے بھائی۔ آج اتنے عرصے بعد تمہیں میری یاد کیسے آ گئی اور کہاں سے بول رہے ہو تم''...... او۔ٹی نے مسرت اور شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت پاکیشیا میں ہی ہوں''...... ولیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ کیا تم واقعی پاکیشیا میں ہو''...... او۔ٹی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ نہ صرف پاکیشیا میں بلکہ میں دارالحکومت میں ہی موجود ہوں اپنی لائف پارٹنر کے ساتھ''...... ولیم نے مسکرا کر لیانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو لیانا بھی مسکرا دی۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو میرے لئے بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ تم پاکیشیا کے دارالحکومت میں موجود ہو۔ بتاؤ مجھے کہاں ہو تم۔ میں تمہیں اور تمہاری وائف کو لینے ابھی خود پہنچ رہا ہوں۔ بتاؤ۔ مجھے جلدی بتاؤ''...... او۔ٹی نے انتہائی مسرت اور جوش بھرے لہجے میں کہا تو ولیم بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ایک پتہ بتا دیتا ہوں۔ تم یہاں آ جاؤ۔ پھر ہم مل بیٹھ کر بات کریں گے اور مجھے تمہاری مدد کی بھی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ تم میرے ساتھ بھرپور انداز میں تعاون کرو گے''...... ولیم نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ تم میرے محسن ہو اور میں اپنے محسن کے لئے اپنی

جان بھی دے سکتا ہوں۔ تم مجھے پتہ بتاؤ۔ میں ابھی وہاں پہنچ رہا ہوں''...... او۔ٹی نے کہا تو ولیم نے اسے اس رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے تک تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا''...... او۔ٹی نے کہا اور ولیم نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ تو ضرورت سے زیادہ ہی تمہارا گرویدہ دکھائی دیتا ہے جیسے تم اس کے دوست نہیں بلکہ اس کی گرل فرینڈ ہو جس کی پاکیشیا آمد کا سن کر وہ تم سے ملنے کے لئے بے تاب ہو گیا ہے اور تم سے ملنے کے لئے بھاگا چلا آ رہا ہے''...... لیانا نے ہنستے ہوئے کہا تو ولیم بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایک تو میں نے اس کی جان بچائی تھی اور دوسرا وہ مجھے ایکریمیا کی سرکاری خفیہ ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ کے طور پر جانتا ہے اس لئے وہ نہ صرف میری قدر کرتا ہے بلکہ میرے لئے واقعی وہ کچھ بھی کر سکتا ہے''...... ولیم نے کہا۔

''تب تو اچھی بات ہے۔ پھر تو اس سے یہاں بہت سے کام لئے جا سکتے ہیں''...... لیانا نے کہا تو ولیم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد باہر گیٹ پر مخصوص انداز میں کار کا ہارن بجنے کی آواز سنائی دی۔

''تم دوسرے کمرے میں چلی جاؤ میں او۔ٹی کو یہاں لاتا ہوں۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں آواز دے کر بلا لوں گا''...... ولیم

نے لیانا سے مخاطب ہو کر کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ ولیم کمرے سے باہر نکلا۔ صحن سے ہوتا ہوا وہ لان میں آیا اور پھر لان سے گزرتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے گیٹ کے پاس آ کر چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر جھانکا۔ باہر سیاہ رنگ کی کیڈلاک کھڑی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر لیکن انتہائی مضبوط جسم کا مالک بیٹھا ہوا تھا جس کا سر گنجا تھا اور وہ شکل و صورت سے ہی انتہائی تھرڈ کلاس بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخم کا گہرا اور پرانا نشان دیکھتے ہی ولیم نے اسے پہچان لیا کہ وہ او۔ٹی ہے۔ چنانچہ اس نے گیٹ کی کھڑکی بند کی اور پھر گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی وہ ایک طرف ہٹ گیا اور باہر کھڑی کار اندر آ گئی۔ وہ کار سیدھی پورچ کی جانب لے گیا تو ولیم نے ایک نظر سڑک پر دائیں بائیں ڈالی اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں گیٹ بند کر دیا۔ او۔ٹی گیٹ بند کر کے مڑا تو یہ دیکھ کر ٹھٹھک گیا کہ ادھیڑ عمر او۔ٹی کار سے اتر کر تیز تیز چلتا ہوا اسی کی جانب آ رہا تھا۔

''تم۔ کون ہو تم اور میرا دوست ڈیوڈ کاپر کہاں ہے''...... او۔ٹی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ولیم بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہارا دوست تمہارے سامنے ہے۔ حیرت ہے تم نے پہچانا نہیں مجھے''...... ولیم نے مسکراتے ہوئے کہا تو او۔ٹی کے چہرے پر

ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے اور پھر دوسرے لمحے اس کے چہرے پر انتہائی خوشگوار مسکراہٹ اور جوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھتے ہوئے بازو پھیلائے اور ولیم کے گلے لگ گیا۔

''تمہاری آواز سے میں نے تمہیں پہچان لیا ہے دوست۔ تم نے یقیناً میک اپ کر رکھا ہے''...... او۔ٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے تم سے ملنے آنا تھا تو میک اَپ کر کے ہی آنا تھا ورنہ مجھ سے اصل حلیئے میں مل کر تم نے یہاں میرا ڈھنڈورا ہی پیٹنا شروع کر دینا تھا''...... ولیم نے ہنستے ہوئے کہا تو جواب میں او۔ٹی بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اس چھوٹی اور گھٹیا سی کوٹھی میں تم کیا کر رہے ہو۔ اس کوٹھی کے باہر تو فار سیل کا بورڈ لگا ہوا ہے''...... او۔ٹی نے کہا۔

''ہاں۔ وقتی طور پر میں نے اسی جگہ رہائش کرنا مناسب سمجھا تھا''...... ولیم نے کہا۔

''کیوں۔ تم مجھے ایئر پورٹ سے ہی فون کر دیتے میں تمہیں وہیں لینے پہنچ جاتا''...... او۔ٹی نے کہا۔

''نہیں۔ میں اور میری بیگم طویل سفر کر کے آئے ہیں اس لئے ہم نے سوچا کہ پہلے کسی ہوٹل میں قیام کرنا چاہئے لیکن ہوٹل میں قیام کرنے کا مطلب سرکاری ایجنسیوں کی نظروں میں آنا تھا۔

میک اپ میں ہونے کے باوجود ہمیں پہچان لیا جاتا تو ریسٹ کرنا تو درکنار ہمارا یہاں سانس لینا بھی دوبھر ہو جاتا۔ ایئر پورٹ سے نکل کر ہم نے جس ٹیکسی میں سفر کیا تھا اسی کو بھاری رقم دے کر ہم نے وقتی طور پر یہی ٹھکانہ حاصل کیا تھا''...... ولیم نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''سیڈ۔ ویری سیڈ۔ او۔ٹی کے ہوتے ہوئے میرے محسن کو اس گھٹیا کوٹھی میں رہنا پڑ رہا ہے۔ چلو چلو۔ اپنی بیوی کو بلاؤ اور میرے ساتھ چلو۔ تم یہاں جو سامان لائے ہو وہ میرے ساتھی اٹھا کر لے جائیں گے۔ چلو۔ میں تمہیں اور تمہاری بیوی کو اس چھوٹی اور گھٹیا کوٹھی میں نہیں رہنے دوں گا''...... او۔ٹی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے۔ کوٹھی خالی ضرور ہے لیکن ہمارے لئے یہاں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔ تم اندر تو چلو اور خود دیکھ لو''...... ولیم نے کہا۔

''نہیں کچھ بھی ہو۔ میں تم دونوں کو یہاں نہیں رہنے دوں گا۔ تم میرے محسن اور پاکیشیا میں میرے مہمان ہو۔ اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ مجھے تمہاری خدمت اور تمہارے احسان اتارنے کا موقع ملا ہے وہ میں ضائع نہیں جانے دوں گا۔ بس چلو تم میرے ساتھ۔ ابھی چلو''...... او۔ٹی نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا۔

''اچھا اچھا۔ وقت آنے پر میں اور میری بیوی تمہارے ساتھ چلیں گے۔ فی الحال تو یہاں رکو۔ میں نے تمہیں ایک اہم کام کے لئے بلایا ہے۔ اگر تم میرا کام کر دو تو میں سمجھوں گا کہ تم نے میرے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے''...... ولیم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''کام۔ کیا کام۔ اوہ ہاں۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں میری مدد چاہئے۔ بولو۔ کیا مدد چاہتے ہو مجھ سے۔ میں پاکیشیا کی ساری دولت لا کر تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا۔ تم جس کا کہو گے اس کا سر کاٹ کر لے آؤں گا۔ بولو۔ جلدی بولو''...... او۔ٹی نے مخصوص لہجے میں کہا تو ولیم ہنس پڑا۔

''تم بہت بولتے ہو۔ آؤ۔ اندر چلو۔ میں تمہیں اپنی وائف سے بھی ملواتا ہوں پھر میں تمہیں کام بھی بتاتا ہوں''...... ولیم نے کہا تو او۔ٹی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ اندر چل پڑا۔ ولیم اسے لے کر سٹنگ روم میں آ گیا۔ اندر سامان موجود تھا لیکن ہلکی کوالٹی کا تھا جسے دیکھ کر او۔ٹی برے برے منہ بنانے لگا۔ ولیم نے لیانا کو بلایا تو اس کی خوبصورتی دیکھ کر او۔ٹی جیسے مبہوت ہو کر رہ گیا۔ اور پھر اس کی زبان لیانا اور ولیم کی تعریف میں ایسی چلنی شروع ہوئی کہ لیانا اور ولیم ہنس ہنس کر بے حال ہو گئے۔

''مسز ڈیوڈ۔ آپ ہی اسے سمجھائیں۔ یہ میرا محسن ہے۔ آج میں آپ کو زندہ نظر آ رہا ہوں تو یہ ڈیوڈ کی مرہون منت ہے ورنہ

برلن میں جب مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور مجھے چھ گولیاں لگی تھیں تو میرا زندہ بچ جانا محال تھا۔ ڈیوڈ اگر مجھے فوری طور پر ہسپتال نہ لے جاتا اور وہاں میرا علاج نہ ہوتا تو اب تک قبر میں میری ہڈیاں بھی مٹی بن چکی ہوتیں۔ اس نے مجھے نئی زندگی دی۔ مجھ پر احسان کیا۔ میں اس کا احسان تو نہیں اتار سکتا لیکن میری خواہش تھی کہ یہ ایک بار پاکیشیا آئے تو میں پاکیشیا کو اس کے قدموں میں بچھا دوں گا اور اس کی اتنی خدمت کروں گا جس کا یہ تصور نہیں کر سکتا لیکن اس نے مجھے خدمت کا موقع نہیں دیا۔ یہ آپ کو اس چھوٹی سی کوٹھی میں لے آیا ہے۔ اگر یہ مجھے بتا دیتا کہ یہ آپ کو لے کر پاکیشیا آ رہا ہے تو میں دارالحکومت کے ایئر پورٹ سے اپنی رہائش گاہ تک کے راستے میں اس کے اور آپ کے استقبال کے لئے پھولوں کی پتیاں بچھا دیتا۔ سارے شہر کو ریڈ کارپٹ کر دیتا۔ لیکن یہ خاموشی سے آیا اور آتے ہی یہ آپ کو اس چھوٹی اور خالی کوٹھی میں لے آیا ہے۔ اب میں اسے یہاں سے لے جانا چاہتا ہوں تو یہ میرے ساتھ جانے سے انکار کر رہا ہے۔ آپ اس کی باتوں میں نہ آئیں۔ آپ اس کی خوبصورت بیوی ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں گی تو یہ آپ کے پیچھے پیچھے خود ہی دوڑا چلا آئے گا۔ میں آپ کو اس شہر کے سب سے اعلیٰ شان رہائش گاہ میں لے جاؤں گا''۔ او۔ٹی نے لیانا سے مخاطب ہو کر کہا تو لیانا بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں نے تم سے کہا ہے نا کہ ایک بار تم میرا کام کر دو اس

کے بعد تم مجھے اور میری وائف کو جہاں بھی لے جانا چاہو گے ہم کچھ کہے بغیر تمہارے ساتھ چل پڑیں گے اور پھر جب تک تم کہو گے ہم تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اب خوش“...... ولیم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے کام بتاؤ۔ میں تمہارا کام چٹکیوں میں کر دوں گا اور پھر جیسے ہی تمہارا کام پورا ہو گا تو تم دونوں کو فوراً میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔ بولو۔ کیا کام ہے۔ جلدی بولو“...... اوٹی نے کہا تو ولیم مسکراتے ہوئے لیانا کی طرف دیکھنے لگا۔

”علی عمران کو جانتے ہو“...... ولیم کی بجائے لیانا نے او۔ٹی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کس کا نام لیا تم نے“۔ او۔ٹی اس طرح حیرت سے اچھلا کہ ایک لمحے کے لئے ولیم اور لیانا بھی حیران رہ گئے۔

”اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔ میں نے علی عمران کا نام لیا ہے جو احمق سا نوجوان ہے“...... لیانا نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے تم دونوں اسے نہیں جانتے۔ حیرت ہے۔ آپ جیسا آدمی علی عمران کو نہیں جانتا جو کسی شیطان کی طرح پوری دنیا میں مشہور ہے۔ آپ کو اس سے کیا کام“۔ او۔ٹی نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چھوڑو۔ تم اس سے ضرورت سے زیادہ ہی مرعوب لگ رہے ہو۔ اس لئے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں“...... ولیم نے منہ بنا کر

کہا۔

”اوہ۔ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں اس سے مرعوب نہیں ہوں۔ میرا نام او۔ٹی ہے اور او۔ٹی نے کسی سے مرعوب ہونا سیکھا ہی نہیں ہے۔ میں تو تم دونوں کو اس کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران کے بارے میں میرے پاس کچھ معلومات ہی ہیں۔ اس کا اور میرا آج تک کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا ہے البتہ یہاں کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے توسط سے میری اس سے ایک دو بار ملاقات ہو چکی ہے اور بس“...... او۔ٹی نے کہا۔

”ہمیں تم سے اس کے بارے میں معلومات ہی چاہئیں“۔ لیانا نے کہا۔

”کیسی معلومات“...... او۔ٹی نے پوچھا۔

”تمہارے پاس اس کے بارے میں جتنی بھی معلومات ہیں وہ سب“...... ولیم نے کہا۔

”لیکن تم دونوں کرنا کیا چاہتے ہو۔ اس سے تمہیں کام کیا ہے“...... او۔ٹی نے کہا۔

”ہم ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی کی طرف سے اس کی ہلاکت کے لئے آئے ہیں“.... لیانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو او۔ٹی ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی خوف اور الجھن کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے تھے۔ وہ لیانا اور ولیم کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنا شروع ہو

گیا تھا جیسے ان دونوں کے سروں پر سینگ نظر آنے لگے ہوں یا پھر وہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہوں۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔ لیانا نے کوئی انوکھی بات تو نہیں کی"...... ولیم نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں نہیں۔ لیکن عمران کو ہلاک کرنا۔ کیا یہ کام تم دونوں کے لئے آسان ہوگا"...... او۔ٹی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"نہیں آسان تو تم بنا دو۔ میں نے اسی لئے تو تمہیں یہاں بلایا ہے"...... ولیم نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اس کے لئے میں بھلا تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ وہ عمران ہے۔ اسے ہلاک کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے"...... او۔ٹی نے کہا۔

"ابھی کچھ دیر پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ میرے حکم پر تم پاکیشیا میں موجود کسی بھی انسان کا سر کاٹ کر لا سکتے ہو۔ اب کیا ہوا"۔ ولیم نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ لیکن عمران۔ وہ انسان نہیں شیطان ہے۔ بہت بڑا شیطان جسے پکڑنا یا ہلاک کرنا بہت ہی مشکل ہے"...... او۔ٹی نے کہا۔

"تو تم اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... لیانا نے منہ بنا کر کہا۔

"مدد۔ ہاں کر سکتا ہوں۔ کیوں نہیں کر سکتا مدد۔ ٹھیک ہے۔

میں ابھی اپنے کلب میں فون کرتا ہوں اور اپنے تمام ٹارگٹ کلرز کو عمران کے پیچھے لگا دیتا ہوں۔ وہ جہاں بھی میرے آدمیوں کو نظر آئے گا میرے آدمی اسے لمحوں میں اُڑا دیں گے۔ عمران کا قصہ اب آپ تمام سمجھیں۔ میں اسے تم دونوں کے لئے ہر حال میں ہلاک کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے"...... او۔ٹی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اور تمہارے آدمی عمران کو ہلاک نہیں کریں گے۔ ہم سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرتے ہیں اور جو کام ہمیں سونپا جاتا ہے اسے انجام بھی ہم خود دیتے ہیں۔ تم بس اس معاملے میں ہم سے تعاون کرتے رہو۔ عمران کو کب ہلاک کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے یہ تم سب ہم پر چھوڑ دو"...... ولیم نے کہا۔

"تو پھر میری کیا مدد چاہئے"...... او۔ٹی نے کہا۔

"تم اس کے بارے میں ہمیں معلومات مہیا کرو اور اپنے چند آدمی ہمیں دے دو پھر ہم جانیں اور عمران جانے"...... ولیم نے کہا تو او۔ٹی خاموش ہو گیا۔

"کیوں۔ کیا اپنے آدمی بھی تم ہمیں نہیں دے سکتے"...... لیانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں کچھ اور سوچ رہا تھا"۔ او۔ٹی نے کہا۔

"کیا"...... ولیم نے پوچھا۔

"کچھ نہیں چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں کتنے آدمی چاہئیں"۔ او۔ٹی نے کہا۔

"چار آدمی جو لڑنا بھڑنا بھی جانتے ہوں اور ہر قسم کے اسلحہ کا استعمال بھی جانتے ہوں"...... ولیم نے کہا۔

بس چار آدمی"...... او۔ٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"فی الحال یہ بھی بہت ہیں۔ ان کے علاوہ ہمیں کاریں اور خود کار اسلحہ بھی چاہئے"...... لیانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سب کچھ فراہم کرنے کو تیار ہوں مگر......" او۔ٹی نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

"مگر۔ مگر کیا"...... لیانا نے چونک کر کہا۔

"میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ آپ جو بھی کریں اپنے طور پر کریں۔ میں سب کچھ فراہم کروں گا لیکن اس معاملے میں میرا نام کہیں نہیں آنا چاہئے۔ تم دونوں نے تو اپنا کام کر کے چلے جانا ہے لیکن مجھے یہیں رہنا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں کے جانے کے بعد میں سرکاری ایجنسیوں کی نظروں میں آ جاؤں اور پھر میرا جینا حرام ہو جائے"...... او۔ٹی نے صاف بات کرتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ اس معاملے میں ہم تمہارا نام نہیں آنے دیں گے"...... ولیم نے کہا۔

"میں چار کی بجائے چھ آدمی دوں گا لیکن ایسے آدمی جن کا

میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ وہ آؤٹ سائیڈر ہوں گے اور تم دونوں کے معیار کے عین مطابق ہوں گے۔ ان کا سارا خرچہ میں اٹھاؤں گا اور تم دونوں کے ساتھ ساتھ ان کی باقی ضروریات بھی میں ہی پوری کروں گا۔ اس کے علاوہ تم دونوں کے لئے گاڑیاں اور رہائش گاہ بھی میں اس انداز میں حاصل کروں گا جس میں میرا کوئی لنک نہ ہو گا۔ تم دونوں مجھے بس دو دن کا وقت دے دو۔ دو دن بعد تمہاری ہر ضرورت پوری ہو جائے گی"...... او۔ٹی نے کہا۔

"دو دن۔ اوہ نہیں۔ ہم تو کل تک اپنا کام مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ دو دن تو بہت زیادہ ہیں"...... لیانا نے کہا۔

"تو پھر آج کی رات تک کا وقت دے دو۔ کل صبح تک تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے"...... او۔ٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کل صبح کا مطلب کل صبح ہی ہونا چاہئے"...... ولیم نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ صبح دس بجے سے پہلے ہی تمہیں وہ سب مل جائے گا جو تمہیں چاہئے"...... او۔ٹی نے کہا تو ولیم اور لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹائیگر نے کار مارس کلب کی پارکنگ میں روکی تو عمران کار سے اتر کر باہر آ گیا۔ ٹائیگر بھی کار سے اترا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کلب کے مین ڈور کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ گلاس ڈور کے باہر ایک باوردی دربان کھڑا تھا۔ اس نے ان کے لئے احتراماً دروازہ کھولا تو وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ عمران نے ٹائیگر کی کار کے ڈیش بورڈ سے ماسک نکال کر چہرے پر چڑھا کر دونوں ہتھیلیوں کی تھپکیاں دے کر اسے ایڈجسٹ کر لیا تھا۔ اب وہ بھی چھٹا ہوا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ جس کے چہرے پر سختی اور درشتگی جیسے ثبت نظر آ رہی تھی۔

وسیع ہال میں ہر طرف غیر ملکی اور ملکی بدمعاش ٹائپ افراد براجمان تھے۔ ہال میں شراب کی بو رچی ہوئی تھی۔ یہاں چونکہ سستی اور دیسی شراب کا استعمال نہیں کیا جاتا تھا اور نہ ہی یہاں منشیات کا استعمال ہوتا تھا اس لئے منشیات کا دھواں یا بو نہ تھی۔

خالص شراب کی مخصوص بو ناگوار محسوس نہ ہو رہی تھی۔

سامنے ایک کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے بار ٹینڈر تھا۔ کاؤنٹر کے پیچھے دو بار ٹینڈر تھے اور ایک خوش پوش آدمی سائیڈ پر کھڑا تھا۔ بار ٹینڈر ہال میں موجود افراد کے لئے ویٹروں کو شراب مہیا کر رہے تھے جبکہ خوش پوش نوجوان ان سب سے لاتعلق ایک طرف کھڑا جدید سیل فون کان سے لگائے کسی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ عمران اور ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے تو خوش پوش نوجوان چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگا اس نے سیل فون کان سے ہٹایا اور پھر ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''یہ ہیلر ہے۔ ماسٹر میکائے کا نمبر ٹو''...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر آہستگی سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ارے کوبرا تم پھر آ گئے۔ اب کیا ہوا اور یہ تمہارے ساتھ کون ہے''...... خوش پوش آدمی نے ٹائیگر کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میرا باس ہے۔ یہ بگ پاگ کے لئے ماسٹر سے بگ ڈیل کرنے کے لئے آیا ہے''...... ٹائیگر نے خوش پوش نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جس کا نام اس نے عمران کو ہیلر بتایا تھا۔

''بگ پاگ کی ڈیل۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم اسے لے کر کیبن نمبر سات میں جاؤ۔ میں وہاں آ کر بات کرتا ہوں''...... ہیلر نے کہا۔

''نہیں۔ تم نہیں۔ بگ ڈیل ہے اور باس، ماسٹر میکائے سے خود بات کرنا چاہتا ہے تاکہ اس سے خصوصی رعایت حاصل کر سکے۔ تم ڈیل تو کر سکتے ہو لیکن رعایت دینے کا اختیار ماسٹر میکائے کے پاس ہے۔ اس لئے ہمیں ماسٹر میکائے سے ملنے دو''...... ٹائیگر نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''لیکن باس تو موجود نہیں ہے''...... ہیلر نے کہا۔

''کہاں گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''معلوم نہیں''...... ہیلر نے جواب دیا۔

''اس کی واپسی کب تک ہوگی''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''تم تو جانتے ہو کہ باس اپنی مرضی کا مالک ہے۔ وہ کب آتا ہے اور کب جاتا ہے اس کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ اس کا سارا کام میں کرتا ہوں۔ اول تو وہ کہیں جاتا نہیں لیکن جاتا ہے تو کئی کئی روز اس کا پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں گیا ہے اور کب واپس آئے گا''۔ ہیلر نے کہا۔

''کیا وہ تم کو بتا کر گیا ہے کہ وہ لمبے کام کے لئے گیا ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ضروری کام سے جا رہا ہے اور اس کی واپسی تین چار روز بعد ہوگی''...... ہیلر نے کہا۔

''تین چار روز۔ کیوں کیا وہ کسی کے ساتھ گیا ہے''...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ وہ اکیلا ہی گیا ہے''...... ہیلر نے جواب دیا۔

''اس کے جو مہمان آئے تھے وہ کہاں ہیں''...... ٹائیگر نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''مہمان۔ کون مہمان''...... ہیلر نے چونک کر کہا۔

''تھوڑی دیر پہلے جب میں یہاں آیا تھا تو ایک غیر ملکی جوڑا یہاں کھڑا تھا جو تم سے ماسٹر میکائے کے بارے میں پوچھ رہا تھا''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں کہا۔

''اوہ۔ وہ جوڑا۔ وہ تو باس سے ملاقات کر کے کچھ دیر بعد ہی چلا گیا تھا''...... ہیلر نے جواب دیا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ باس کے مہمان تھے۔ باس کے مہمانوں کے بارے میں مجھے جاننے کا بھلا کیا حق ہے''...... ہیلر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہارے پاس ماسٹر میکائے کا رابطہ نمبر ہوگا۔ اس سے بات کرو اور اس سے کہو کہ کوبرا ایک بڑی پارٹی لایا ہے۔ بگ پاگ کے لئے باس بیس کروڑ کی ڈیل کر سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اتنی بڑی ڈیل''...... ہیلر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہ ڈیل ڈبل بھی ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں باس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں''...... ہیلر نے کہا۔

''یہاں نہیں۔ تم نے کیبن نمبر سات بتایا تھا نا۔ ہم وہیں چلتے ہیں۔ وہاں تم ہمارے سامنے ماسٹر میکائے کو فون کرنا۔ اگر ممکن ہو تو مجھ سے بھی اس کی بات کرا دینا۔ اس کے بعد اس کی مرضی ہو گی کہ وہ ملاقات کے لئے آئے یا نہ آئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دونوں کیبن نمبر سات میں جاؤ۔ میں آ رہا ہوں۔ وہیں آ کر میں تمہارے سامنے باس کو کال کروں گا''۔ ہیلر نے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا اور وہ ہال سے گزرتے ہوئے سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک بڑے کیبن میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ کیبن مخصوص مہمانوں کے لئے سٹنگ روم کے طرز پر بنایا گیا تھا۔ کیبن کی دیواروں پر ربڑ کی بھاری چادریں تھیں جن سے اس کیبن کو ساؤنڈ پروف بنا دیا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑا سا ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں مخصوص ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔

''یہ بگ پاگ کیا ہے جس کی تم مجھے یہاں ڈیلنگ کرانے کے لئے لائے ہو''...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اس کلب کی مخصوص شراب ہے۔ امپورٹڈ جو ماسٹر میکائے پورے ملک کے شراب خانوں، کلبوں اور ہوٹلوں میں سپلائی کرتا ہے۔ ایکریمین برانڈ ہے جس کا ماسٹر میکائے نے پرمٹ اور ڈیلر شپ حاصل کر رکھی ہے۔ ماسٹر میکائے صرف انہی افراد سے ملتا ہے جو بگ پاگ میں دلچسپی رکھتے ہوں اور کوئی بگ ڈیل کرنا

چاہتے ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا یہ کیبن ان افراد کے لئے ہی بنایا گیا ہے جو ماسٹر میکائے سے شراب کی ڈیل کرنے آتے ہیں''...... عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ہیلر اور ماسٹر میکائے اسی کیبن میں ہر قسم کی ڈیلنگ کرتے ہیں۔ کسی کو ماسٹر میکائے کے پرسنل آفس میں جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ چھوٹی موٹی ڈیلنگ ہیلر کرتا ہے لیکن بگ ڈیل کے لئے ماسٹر میکائے خود یہاں آتا ہے اور اگر اس سے رعایت مانگی جائے تو وہ اس میں بخل سے کام نہیں لیتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو کیا تم نہیں جانتے کہ ماسٹر میکائے کا آفس کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ میرا ابھی حال میں ہی یہاں آنا جانا شروع ہوا ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ کسی طرح سے ماسٹر میکائے کے آفس تک رسائی حاصل کر سکوں لیکن مصروفیات کے باعث ابھی تک میں اس پر زیادہ کام نہیں کر سکا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے دروازہ کھلا اور ہیلر اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں شراب کی دو بوتلیں تھیں ایک سبز رنگ کی اور دوسری نیلے رنگ کی دونوں بوتلیں خاصی

بڑی تھیں۔ اس نے بوتلیں لا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیں اور خود بڑے اطمینان بھرے انداز میں ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"یہ سبز رنگ کی بوتل اے پلس برانڈ کی ہے جبکہ دوسری بوتل سستی والی شراب بی گریڈ کی ہے۔ اب تم دونوں بوتلیں دیکھ لو۔ چاہے تو انہیں چکھ لو اور پھر فیصلہ کرو کہ تمہیں کس شراب کی ڈیل کرنی ہے"...... ہیلر نے عمران اور ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شراب کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے میرے پاس ایک خاص آلہ ہے۔ اگر اجازت دو تو میں وہ منگوا لوں"...... عمران نے کہا۔

"شراب کی کوالٹی چیک کرنے کا آلہ۔ کیا مطلب۔ کون سا آلہ ہے۔ میں نے تو ایسے کسی آلے کا نام نہیں سنا جو فیکٹری کے باہر شراب کی کوالٹی چیک کر سکے"...... ہیلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے تم نے ایلوم چائیکر کا نام نہیں سنا۔ ایلوم چائیکر شراب کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے جس سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ اس میں کتنا فلیور ہے اور کتنی مقدار میں الکوحل شامل ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایلوم چائیکر سے واقعی کوالٹی کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ چھوٹا سا آلہ ہے جسے تم جیب میں بھی رکھ کر لا سکتے تھے پھر لائے کیوں نہیں"...... ہیلر نے کہا۔

"لایا ہوں۔ کار کے ڈیش بورڈ میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو جاؤ لے آؤ جا کر"...... ہیلر نے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر نیلے رنگ کی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"مجھے کتنی تعداد میں بوتلیں سپلائی کر سکتے ہو"...... عمران نے بوتل لے کر ہیلر کے قریب ہوتے ہوئے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"جتنی تم چاہو اور تمہیں مجھ سے اس طرح رازداری سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ خاص کیبن ہے۔ تم کھل کر بات کر سکتے ہو۔ جب تک میں اندر ہوں یہاں سوائے باس کے کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے"...... ہیلر نے جواب دیا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر میز کے پاس فرش پر گر گیا۔ عمران نے یکلخت بوتل اس کے سر پر مار دی تھی۔ اس سے پہلے کہ ہیلر اٹھتا عمران تیزی سے اٹھا اور اس نے اٹھتے ہوئے ہیلر کے سر پر دوسری بوتل بھی مار دی۔

ہیلر ایک بار پھر چیخا اور پھر وہیں ساکت ہوتا چلا گیا۔ دونوں بوتلیں ٹوٹ چکی تھیں اور ہیلر کا سر دو جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ عمران نے چونکہ دوسری بوتل اس کی کنپٹی پر ماری تھی اس لئے ہیلر کو بے ہوش ہونے میں دیر نہ لگی تھی۔ عمران فوراً اٹھا اور اس نے ہیلر کو اٹھا

کر ایک کرسی پر بٹھا دیا اور ساتھ ہی اس نے ہیلر کا کوٹ اس کے کاندھوں سے نیچے کھینچ لیا تاکہ اگر اسے ہوش آئے تو وہ فوری طور پر حرکت کرنے کے قابل نہ رہے۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے ٹائیگر کے نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے ٹائیگر کو دروازے کے باہر نگرانی کے لئے بھیجا تھا لیکن ہیلر نے اسے خود ہی بتا دیا تھا کہ اس کیبن میں سوائے اس کے اور اس کے باس کے کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے اس نے ٹائیگر کو کال کر کے اندر بلانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

''یس باس''...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''اندر آ جاؤ''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر کے سیل فون جیب میں ڈال دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ عمران کے اشارے پر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ دروازہ لاک کر کے وہ تیز تیز چلتا ہوا عمران کے پاس آیا اور زخمی ہیلر کو غور سے دیکھنے لگا۔

''تمہارے پاس رسی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ یہاں آتے ہوئے میں نے ڈیش بورڈ میں موجود باریک مگر مضبوط رسی کا گچھا نکال کر جیب میں رکھ لیا تھا''۔ ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے باریک مگر انتہائی مضبوط رسی کا ایک گچھا نکال لیا۔

''اسے باندھ دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے بے ہوش ہیلر کی طرف بڑھا اور اسے باندھنا شروع ہو گیا۔

''اب اسے ہوش میں لاؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر، ہیلر کے پیچھے آیا اور اس نے ایک ہاتھ سے ہیلر کا ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہیلر کا دم گھٹا تو اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔ اس کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر ٹائیگر نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلر کی آنکھیں کھلیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ مضبوط رسی سے بندھا ہوا ہے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے''...... شعور جاگتے ہی ہیلر نے یکلخت بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام ہیلر ہے اور تمہارا تعلق اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف ہیلر بلکہ ٹائیگر بھی چونک پڑا۔

''اسرائیل۔ بلیک ہاک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا نام ہیلر ضرور ہے لیکن میرا اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں ایکریمین ہوں''...... ہیلر نے خود کو سنبھالتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''تم نے میک اپ کر رکھا ہے ہیلر اور میں جانتا ہوں کہ تم نے

وائٹ ٹریوس میک اَپ کیا ہوا ہے۔ اس میک اَپ کا توڑ میں بخوبی جانتا ہوں۔ میں اگر نمک ملے پانی سے تمہارے چہرے کو دھو کر تولیے سے رگڑوں گا تو تمہارا میک اپ صاف ہو جائے گا اور تمہارا میک اَپ کے پیچھے چھپا ہوا اصل چہرہ سامنے آ جائے گا''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو اور تم وائٹ ٹریوس میک اَپ کے بارے میں کیسے جانتے ہو''...... ہیلر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے کہا تو ہیلر بری طرح سے چونک پڑا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران۔ کہیں تم وہ علی عمران تو نہیں ہو جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور بظاہر احمق دکھائی دیتا ہے''...... ہیلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بظاہر نہیں۔ میں حقیقتاً احمق ہوں لیکن میری حماقتیں اس وقت ختم ہو جاتی ہیں جب میں تم جیسے ملک دشمن عناصر کو پہچان لیتا ہوں اور خاص طور پر وہ ملک دشمن عناصر جس کا تعلق اسرائیل سے ہو''...... عمران نے کہا تو ہیلر کی آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں لہرانے لگیں۔

''تت تت۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں نے میک اپ ضرور کر رکھا ہے لیکن میں اسرائیلی نہیں ہوں''...... ہیلر نے خوف بھرے

لہجے میں کہا۔

''تمہارے دائیں کان کے نیچے گردن پر بلیک ہاک کا مخصوص نشان بھی موجود ہے جو تم نے میک اپ سے چھپانے کی کوشش ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ میں جیسے ہی میک اپ صاف کروں گا تمہارا نشان واضح ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو ہیلر بے چین سا ہو گیا اور یوں ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ وہاں سے بچ نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہا ہو۔ عمران کی باتیں سن کر ٹائیگر حیران ہو رہا تھا کیونکہ وہ ایک دو بار ہیلر سے مل چکا تھا لیکن اسے ہیلر کے میک اپ میں ہونے اور اس کا تعلق اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے ہونے کا معمولی سا بھی شک نہ ہوا تھا۔

''یہ سب غلط ہے۔ میری گردن پر کوئی نشان ہے اور نہ ہی میرا بلیک ہاک سے کوئی تعلق ہے''...... ہیلر نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بھلائی اسی میں ہے ہیلر کہ میرے ساتھ تعاون کرو۔ ورنہ جسے تم کوبرا کے نام سے جانتے ہو یہ میرا شاگرد ٹائیگر ہے۔ میرے اشارے پر یہ تمہاری ساری ہڈیاں توڑ دے گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں نا کہ میرا تعلق بلیک ہاک سے نہیں ہے اور نہ ہی میں اسرائیلی ایجنٹ ہوں''...... ہیلر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر۔ اس کی ساری ہڈیاں توڑ دو۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ مر نہ جائے۔ مجھے اس سے بہت سے سوال پوچھنے ہیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر، ہیلر کے عقب سے نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ میں بے قصور ہوں۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھ پر ظلم مت کرو۔ میں واقعی کچھ نہیں جانتا''۔ ہیلر نے یکلخت رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اداکاری مت کرو ہیلر۔ اب بھی وقت ہے سب کچھ بتا دو۔ تمہیں رہا کر دیا جائے گا ورنہ تمہاری لاش پر مکھیاں ہی بھنبھناتی دکھائی دیں گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میرا یقین کرو۔ میں سچ بول رہا ہوں۔ بے شک تم باس سے بات کر کے اس سے پوچھ لو۔ تم ایک بے گناہ آدمی پر ظلم مت کرو''...... ہیلر نے پہلے کی طرح رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''شروع ہو جاؤ ٹائیگر''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے ایک قدم آگے بڑھایا۔

''میں سچ بول رہا ہوں۔ میں سچ بول رہا ہوں''...... ہیلر نے چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے کیبن ہیلر کے حلق سے نکلنے والی کرب ناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے پوری قوت سے اس کے دائیں پہلو میں مکا مار دیا تھا۔ ٹائیگر کے فولادی مکے سے جیسے ہیلر کی ایک ساتھ کئی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔

''میں کچھ نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا''...... ہیلر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر کے ہاتھ نہ رکے اس نے کھڑی ہتھیلی کے وار کر کے ہیلر کے دونوں بازو توڑے اور پھر اس کی ایک ٹانگ پکڑ کر اپنے گھٹنے پر رکھتے ہوئے زوردار جھٹکا دیا تو کڑک کی تیز آواز کے ساتھ ہیلر کی ٹانگ کی ہڈی بھی ٹوٹتی چلی گئی۔ کمرہ ہیلر کی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج رہا تھا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ تم ظالم ہو۔ رک جاؤ''...... ٹانگ کی ہڈی ٹوٹتے ہی ہیلر نے بری طرح سے کانپتے اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ سا ہو گیا تھا۔

''بتاؤ۔ سب کچھ بتاؤ۔ ورنہ......'' عمران نے ہاتھ اٹھا کر ٹائیگر کو مزید کارروائی کرنے سے روکتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ مجھے مت مارو۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ مجھ پر ظلم نہ کرو۔ یقین کرو میں سچ بول رہا ہوں''...... ہیلر نے روتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''شروع ہو جاؤ ٹائیگر۔ یہ تربیت یافتہ اور خاصا سخت جان آدمی ہے''...... عمران نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر ہیلر کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دی تھی اور اس نے ہیلر کی ٹوٹی ہوئی پسلیوں پر مخصوص انداز میں مکے برسانے شروع کر دیئے جس کے نتیجے میں ہیلر کے ناک اور منہ سے خون

آنا شروع ہو گیا۔ پھر اچانک اس کی گردن ڈھلک گئی تو ٹائیگر نے ہاتھ روک لیا۔

''اس کے زخموں پر شراب ڈالو اور اسے شراب پلا کر ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ انتہائی سخت جان ہے باس۔ ساری ہڈیاں ٹوٹ جانے کے باوجود یہ کچھ بولنے پر آمادہ نہیں ہو رہا ہے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بلیک ہاک کا ایجنٹ ہے اور یہ ایجنٹ ایسے ہی سخت جان ہوتے ہیں۔ ہر قسم کا تشدد برداشت کر لیتے ہیں لیکن زبان نہیں کھولتے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے بنے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا اس نے ریک سے دو بوتلیں اٹھائیں اور انہیں لے کر ہیلر کے قریب آ گیا۔ اس نے ایک بوتل کھولی اور ہیلر کے سر پر انڈیل دی۔ شراب سر پر پڑتے ہی ہیلر نے آنکھیں کھولیں تو ٹائیگر نے دوسری بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس کا دہانہ ہیلر کے منہ سے لگا دیا۔ دو گھونٹ بھرتے ہی ہیلر پوری طرح ہوش میں آ گیا اور پھر وہ اس طرح شراب پینے لگا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔

جب آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو ٹائیگر نے اس کے منہ سے بوتل ہٹا لی اور اسے ایک طرف فرش پر رکھ دیا۔ ہیلر بری طرح سے کراہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح سے

مسخ ہو رہا تھا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود اس طرح تڑ مڑ رہا تھا جیسے اس کے پورے جسم میں بجلی کا کرنٹ دوڑ رہا ہو۔

''بولو ورنہ ٹائیگر ایک بار پھر حرکت میں آ جائے گا اور تمہارے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہیں بچے گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں بتاتا ہوں لیکن وعدہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے''...... ہیلر نے کانپتے ہوئے لہجے میں اور رک رک کر کہا۔

''جو بولنا ہے بولو۔ وعدے کا وقت گزر گیا۔ بہرحال ہم تمہارا خیال رکھیں گے''...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

''مم مم۔ میرا تعلق بلیک ہاک سے ہے اور میں بلیک ہاک ایجنٹ ہوں''...... ہیلر نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''کیا تمہارے باس ماسٹر میکائے کا تعلق بھی بلیک ہاک سے ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ بھی بلیک ہاک ہے''...... ہیلر نے جواب دیا۔

''تم دونوں یہاں کب سے موجود ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم دونوں نے بلیک ہاک چھوڑ دی تھی اور وہاں سے خفیہ طور پر فرار ہو کر نکل آئے تھے۔ مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے ہم پاکیشیا پہنچے۔ ہمارے پاس کافی دولت تھی اس لئے ہم نے اس دولت سے یہاں یہ کلب بنایا اور ایک سال سے یہیں رہ رہے

ہیں''...... ہیلر نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم پھر سے جھوٹ بولنا شروع ہو گئے ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ تم میری بات کا یقین کرو''...... ہیلر نے کہا لیکن عمران کو اس کے لہجے سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ ایسے نہیں مانے گا۔ اسے ہاف آف کرو اور اٹھا کر رانا ہاؤس لے چلو۔ اب وہیں چل کر اس سے بات ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''تم مجھے یہاں سے نہیں لے جا سکتے۔ میں۔ میں......'' ہیلر نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کی گردن ڈھلکتے دیکھ کر ٹائیگر تیزی سے اس پر جھپٹا۔

''یہ تو مر چکا ہے باس''...... ٹائیگر نے اس کی نبض چیک کرتے ہوئے کہا۔

''اس کی رنگت زرد ہو رہی ہے لگتا ہے اس پر تشدد زیادہ ہی ہو گیا ہے یا پھر یہ شاید دل کا مریض تھا جو ایسا تشدد برداشت نہ کر سکتا تھا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ایسا ہی لگ رہا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بہرحال بہت سخت جان تھا۔ ساری ہڈیاں تڑوا لینے کے

باوجود اس نے سچ نہیں بولا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب سچ کا پتہ چلانے کے لئے ہمیں ولیم اور لیانا کے ساتھ ساتھ اس کلب کے مالک ماسٹر میکائے کو بھی ڈھونڈنا پڑے گا۔ اس نے ڈیڈی پر حملہ کرایا ہے اور اسے معلوم تھا کہ ڈیڈی پر حملے کا سن کر میں فوراً حرکت میں آ جاؤں گا اور اس تک پہنچ جاؤں گا اس لئے وہ مجھ سے بچنے کے لئے فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں باس۔ اگر وہ انڈر گراؤنڈ ہوا ہے تو میں اسے زمین کی تہہ سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا۔ آپ مجھے تھوڑا وقت دے دیں بس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ماسٹر میکائے کو تلاش کرو۔ میں ولیم اور لیانا کو تلاش کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اٹھے اور پھر ہیلر کی لاش وہیں چھوڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ولیم نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔ وہ فون کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا اور بار بار دیوار گیر کلاک دیکھنے کے ساتھ بار بار ٹیلی فون کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جیسے وہ شدت سے کسی کے فون کا منتظر ہو۔ لیانا اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور ولیم کی بے چینی دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

''یس''...... ولیم نے اپنا نام لئے بغیر کہا۔

''سوزے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ میں تمہارے فون کا ہی انتظار کر رہا تھا سوزے۔ کیا رپورٹ ہے''...... ولیم نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تاکہ لیانا بھی ان کی باتیں سن سکے۔ سوزے، او۔ٹی کے دیئے ہوئے گروپ کا لیڈر تھا۔ او۔ٹی نے اسے چھ افراد کا مسلح گروپ مہیا کیا تھا جس کا انچارج سوزے تھا۔

ولیم اور لیانا کے کہنے پر سوزے اور اس کے ساتھی اسی کوٹھی میں آ کر ان سے ملے تھے اور ان دونوں نے سوزے اور اس کے ساتھیوں کو مکمل بریفنگ دی تھی کہ انہیں کیا کرنا ہے اور اس کے لئے ان کی پلاننگ کیا ہے۔

ولیم نے سوزے اور اس کے ساتھیوں کو عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا تھا اور وہ عمران کے بارے میں یہ جاننے کے لئے انتہائی بے تاب تھا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے اسی لئے وہ شدت کے ساتھ سوزے کی رپورٹ کا منتظر تھا اور سوزے نے اسے اب کئی گھنٹوں بعد کال کیا تھا۔

''عمران کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے باس کہ وہ کہاں ہے۔ وہ اپنے زخمی باپ کی عیادت کرنے کے لئے بھی ہسپتال بھی نہیں پہنچا ہے۔ میرے آدمی ہسپتال کے ساتھ ساتھ عمران کے فلیٹ کی نگرانی بھی کر رہے ہیں لیکن عمران وہاں بھی نہیں ہے۔ وہ نجانے کہاں مصروف ہے''...... سوزے نے جواب دیا تو ولیم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران کے والد پر ماسٹر میکائے نے حملہ کرا کر انتہائی حماقت کا ثبوت دیا ہے جس پر عمران کا چونک جانا یقینی بات تھی۔ اس لئے اب اس کا ملنا محال ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اپنے فلیٹ کی بھی نگرانی کرا رہا ہو اس لئے تم فوراً اپنے ساتھیوں کو وہاں سے ہٹاؤ اور یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ اب ہمیں

کوئی ایسا پلان بنانا پڑے گا جس سے کام کی رفتار تیز ہو سکے اور ہم جلد سے جلد عمران تک پہنچ جائیں''...... ولیم نے کہا۔

''اوکے باس۔ میں آ رہا ہوں''...... سوزے نے کہا اور ولیم نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر جھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ سوزے کے آنے سے پہلے کوئی ایسا منصوبہ بنا لینا چاہتا تھا جس سے نہ صرف عمران کو سامنے لایا جا سکے بلکہ اسے فوری طور پر ہلاک بھی کیا جا سکے۔

''کیا سوچ رہے ہو''...... لیانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ اگر عمران کے والد ہیں تو پھر یقیناً اس کے اور بھی رشتہ دار ہوں گے۔ اگر ان میں سے کسی ایسے فرد کو اغوا کر لیا جائے جو عمران کے لئے اہمیت رکھتا ہو تو وہ مجبور ہو کر یقیناً ہمارے سامنے آ جائے گا۔ اس طرح صورت حال کو ہم اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتے ہیں''...... سوزے نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس اس کے رشتہ داروں کے بارے میں معلومات ہیں''...... لیانا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اسی لئے تو میں نے سوزے کو یہاں بلایا ہے۔ او۔ٹی نے بتایا تھا کہ سوزے انتہائی باخبر آدمی ہے یہ عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے''...... ولیم نے کہا۔

''تو پھر پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ وہ آ رہا ہے۔ کر لینا

اس سے بات''...... لیانا نے کہا تو سوزے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک لمبا تڑنگا اور درشت چہرے والا نوجوان وہاں پہنچ گیا۔ وہ شکل وصورت سے ہی انتہائی سخت گیر اور چھٹا ہوا بدمعاش دکھائی دیتا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور تندی جیسے ثبت نظر آ رہی تھی۔

''بیٹھو''...... ولیم نے کہا تو سوزے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''جتنا وقت گزرتا جا رہا ہے میری بے چینی بڑھتی جا رہی ہے سوزے۔ میں جلد سے جلد عمران کا خاتمہ چاہتا ہوں لیکن وہ نجانے کہاں غائب ہو گیا ہے''...... ولیم نے سوزے کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ عجیب اتفاق ہے جب سے ہم نے عمران کو ڈھونڈنا شروع کیا ہے وہ غائب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا میں موجود ہی نہ ہو''...... سوزے نے کہا تو ولیم اور لیانا چونک پڑے۔

''اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ممکن ہے۔ مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا۔ ٹھیک ہے۔ پہلے ہمیں اس بات کا پتہ لگانا چاہئے کہ وہ ملک میں ہے بھی یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ واقعی پاکیشیا میں نہ ہو اور ہم خواہ مخواہ ادھر ادھر دیواروں سے سر ٹکراتے رہ جائیں''...... ولیم نے کہا۔

''لیکن کیسے پتہ چلے گا کہ وہ پاکیشیا میں ہے یا پاکیشیا سے

باہر''...... لیانا نے پوچھا۔

''تمہارے پاس عمران کے فلیٹ کا نمبر ہے''...... ولیم نے سوزے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہے۔ وہاں اس کا ایک ملازم رہتا ہے۔ سلیمان نام ہے اس کا وہ بہت نک چڑھا آدمی ہے۔ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا''...... سوزے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ اگر اس نے مجھ سے سیدھے منہ بات نہ کی تو عمران سے پہلے میں اس کے ٹکڑے اُڑاؤں گا۔ تم نمبر بتاؤ مجھے''...... ولیم نے کہا تو سوزے نے اسے نمبر بتا دیا۔ ولیم نے فوراً فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ ایک دو بار گھنٹی بجی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

''لیں۔ سندر ناتھ، پتاخہ سنگھ عرف بھوپندر داس ملاٹھی سپیکنگ''۔ دوسری طرف سے ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سوری رانگ نمبر''...... ولیم نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔

''یہ کس کا نمبر دے دیا ہے تم نے مجھے نانسنس''...... ولیم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نمبر صحیح ہے۔ آپ نے شاید کوئی نمبر مس کر دیا ہے باس''...... سوزے نے کہا تو ولیم نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یہ کس کی انگلیوں میں بار بار خارش ہو رہی ہے جو خارش مٹانے کے لئے میرے ہی فلیٹ کا نمبر پریس کر رہا ہے''۔ دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جو پہلے سنائی دی تھی تو ان تینوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا یہ علی عمران کا فلیٹ ہے''...... ولیم نے آواز بدل کر کہا۔

''نہیں۔ یہ سوپر فیاض جو کرتا نہیں کسی کا لحاظ کا فلیٹ ہے البتہ اس فلیٹ پر حقیر فقیر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کا قبضہ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وہ تینوں اچھل پڑے کیونکہ یہ آواز علی عمران کی تھی جسے وہ تینوں بخوبی پہچان سکتے تھے۔

''کیا تم علی عمران بول رہے ہو''...... ولیم نے پوچھا۔

''صرف علی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) بھی ہوں۔ ڈیڈی نے میری ان ڈگریوں کے حصول کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہایا تھا تب جا کر امتحان روم میں مجھے نقل کرنے کا موقع ملا تھا''...... دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''سنو۔ میرا تعلق اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے ہے اور میں اس ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ ہوں۔ میں یہاں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آیا ہوں۔ بہت جلد میں تمہیں تمہاری ان ڈگریوں سمیت دفن کر دوں گا''...... ولیم نے اس بار کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا میں فضول بک بک کرنے والے کو ولیم کہا جاتا ہے اور

جو زیادہ بکواس کرتا ہے اس کا تعلق بلیک ہاک سے ہی ہوتا ہے اور ہمیں سکھایا گیا ہے کہ بکواس کرنے والوں پر نہ یقین کیا جائے اور نہ ان کی باتوں کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اب تم کرتے رہو بک بک یا بکواس۔ ایک ہی بات ہے''...... عمران نے اسی طرح سے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا تو ولیم غصے سے کھول اٹھا۔

''یہ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون بکواس کرتا ہے۔ میں بہت جلد تمہاری موت بن کر تمہارے سامنے ہوں گا اور میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے نہ کر دوں''...... ولیم نے سرد لہجے میں کہا

''اکیلے آؤ گے مجھے ہلاک کرنے یا اپنی محبوبہ کم وائف لیانا کو بھی ساتھ لاؤ گے۔ سنا ہے بڑی خوبصورت ہے تمہاری بیوی۔ ایک بار دیکھا تھا دوسری بار دیکھنے کی حسرت ہے''...... عمران نے کہا

''تم ہمارے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو لیکن تم فکر نہ کرو ہم تمہاری ہی تلاش میں لگے ہوئے تھے۔ اب تم مل گئے ہو تو تم سے ہم پہلی اور آخری ملاقات کرنے ضرور آئیں گے۔ تم بس تیار رہو''...... ولیم نے اسی انداز میں کہا۔

''میں تیار ہی ہوں۔ میں نے عمدہ اور انتہائی دیدہ زیب نیوی کلر کا سوٹ پہن لیا ہے۔ شیو کر لی ہے اور پرفیوم کی دو شیشیاں خود پر الٹ لی ہیں۔ جس کی خوشبو سے پورا فلیٹ مہک رہا ہے۔ تم

دونوں سے ملنے کے لئے میں بے حد بے تاب ہوں۔ اگر تمہیں آنے میں دشواری ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہارے پاس پہنچ جاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ چہک رہے ہو عمران۔ خیر کوئی بات نہیں چہک لو جتنا چہکنا ہے۔ جلد ہی تمہاری ساری چہکار ختم کر دی جائے گی۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔ بلیک ہاک ولیم کا وعدہ''...... ولیم نے کہا اور ساتھ ہی اس نے غصے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''تم نے خواہ مخواہ اس سے اتنی لمبی بات کی۔ اگر وہ اتنی دیر میں تمہارا نمبر ٹریس کر لیتا تو''...... لیانا نے اسے رسیور رکھتے دیکھ کر کہا۔

''یہ کوٹھی کون سی ہماری ملکیت ہے۔ ہم اسے آج ہی چھوڑ دیں گے۔ او۔ ٹی نے ہمیں جو رہائش گاہ دی ہے اب ہم اس میں منتقل ہو جائیں گے لیکن اب چونکہ پتہ چل گیا ہے کہ عمران اپنے فلیٹ میں ہے تو پھر میں اس موقع کا ضائع نہیں جانے دوں گا۔ میں ابھی اور اسی وقت جا کر اس کا خاتمہ کروں گا''...... ولیم نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو لیانا اور سوزے بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''تم اپنے ساتھیوں کو تیار کرو ہم آ رہے ہیں''...... ولیم نے کہا تو سوزے نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر کو ماسٹر میکائے کی تلاش کا کام سونپ کر عمران واپس اپنے فلیٹ میں آ گیا تھا۔ وہ چونکہ ٹائیگر کی کار میں تھا اس لئے ٹائیگر اسے فلیٹ کے پاس ڈراپ کر کے وہیں سے واپس چلا گیا تھا۔ عمران نے فلیٹ کے باہر نظر دوڑائی لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ جولیا بھی اس عمارت کی چھت پر دکھائی نہ دے رہی تھی جہاں وہ اس کے فلیٹ کی نگرانی کرنے کے لئے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ شاید کسی کام سے نیچے گئی تھی یا پھر چھت پر دوسری طرف چلی گئی تھی۔ یہ طے تھا کہ وہ بدستور وہاں موجود تھی کیونکہ عمران نے اسے بطور ایکسٹو فون کر کے واپس جانے کا حکم نہ دیا تھا۔ شام کے سائے تیزی سے ڈھل رہے تھے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ چھت سے اتر کر کسی نزدیکی ریسٹورنٹ میں ڈنر کرنے کے لئے چلی گئی ہو۔ عمران فلیٹ میں بیٹھا آج کے اخبارات دیکھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس۔ سندر ناتھ، پٹاخہ سنگھ عرف بھوپندر داس ملاٹھی سپیکنگ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سوری رانگ نمبر''...... دوسری طرف سے ایک نامانوس سی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا تو عمران چونک پڑا۔ وہ ابھی اس کال کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یہ کس کی انگلیوں میں بار بار خارش ہو رہی ہے جو خارش مٹانے کے لئے میرے ہی فلیٹ کا نمبر پریس کر رہا ہے''...... عمران نے جان بوجھ کر ایک بار پھر اپنے مخصوص لہجے میں بات کرنی شروع کر دی اور اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سن کر اس نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا کیونکہ وہ اس آواز کو پہچانتا تھا۔

یہ آواز ولیم کی تھی جس کا تعلق اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے تھا۔ ولیم سے بات کرتے ہوئے عمران نے فوراً فون کی نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ ولیم اسے ہلاک کرنے کی دھمکیاں دے رہا تھا پھر اس نے فون بند کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

اسے معلوم تھا کہ یہ کال دانش منزل سے ہو گی۔ سفید بٹن پریس ہوتے ہی اس فون کا رابطہ ڈائریکٹ دانش منزل کے سپیشل

فون سے ہو جاتا تھا اور بلیک زیرو بھی یہ کال سن سکتا تھا اور ساتھ ہی وہ لوکیشن ٹریس کرنے والی مشین سے یہ بھی معلوم کر سکتا تھا کہ فون کہاں سے کیا جا رہا ہے۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ کو یہ کال ساکال کالونی کے ڈی بلاک اور کوٹھی نمبر سات سے کی گئی تھی"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ساکال کالونی کافی دور تھی اور ظاہر ہے وہاں تک کسی ممبر کے پہنچنے میں ایک گھنٹے سے زیادہ وقت لگ سکتا تھا۔ اتنی دیر ولیم اور لیانا ان کے انتظار میں تو نہ بیٹھے رہ سکتے تھے اس لئے عمران نے بلیک زیرو کو کوئی ہدایات نہ دی تھیں۔

سلیمان سامان لینے باہر گیا ہوا تھا اس لئے عمران اٹھا اور اس نے سپیشل روم میں جا کر سب سے پہلے فلیٹ کا حفاظتی سسٹم آن کیا۔ اس نے فلیٹ اور اس کے ارد گرد بیک میگنٹ لیزر ریز آن کر دی تھی تا کہ اگر فلیٹ پر میزائل یا بم برسائے جائیں تو فلیٹ اور ارد گرد کی عمارتیں محفوظ رہ سکیں۔ یہ ریز ہر قسم کے دھماکہ خیز مواد کو زیرو کر دیتی تھی۔ حفاظتی انتظامات کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ روم میں گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر میک اپ موجود تھا۔ اس نے فلیٹ کا فون اپنے سیل فون کے ساتھ لنک

کیا تا کہ اگر کوئی کال آئے تو وہ اسے ڈائریکٹ رسیو کر سکے اور پھر وہ عقبی دروازے سے نکل کر باہر آیا اور مختلف راستوں سے ہوتا ہوا فرنٹ پر آ گیا۔

باہر اسے سلیمان واپس آتا دکھائی دیا۔ عمران نے اسے فلیٹ میں جانے سے نہ روکا۔ اسے اطمینان تھا کہ اس نے فلیٹ کا حفاظتی سسٹم آن کر دیا ہے۔ اب اگر فلیٹ پر حملہ بھی ہوا تو سلیمان اس حملے سے محفوظ رہے گا۔ عمران نے گیراج سے اپنی کار نکالنے کی بجائے ایک ٹیکسی ہائر کی اور اسے لے کر ایک گلی کے کنارے کے پاس آ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو خفیہ پولیس والا کارڈ دکھا دیا تھا تا کہ وہ اس کے ساتھ تعاون کرے۔ پولیس کا سن کر ٹیکسی ڈرائیور ویسے ہی سہم گیا تھا۔ عمران نے جس گلی کے کنارے پر ٹیکسی رکوائی تھی وہاں خاصا اندھیرا تھا اور اس جگہ سے وہ اپنے فلیٹ کے ساتھ ساتھ ارد گرد کے ماحول پر بھی آسانی سے نظر رکھ سکتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر اس عمارت کی طرف دیکھا تھا جس کی چھت پر جولیا موجود تھی۔ جولیا اسے دیوار کے ساتھ دوبارہ نظر آئی تو وہ مطمئن ہو گیا۔

ابھی عمران کو وہاں رکے تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اس نے سیاہ رنگ کی ایک کار اور ایک جیپ کو وہاں رکتے دیکھا۔ کار کے شیشے کلرڈ تھے اس لئے وہ کار میں موجود افراد کو تو نہ دیکھ سکتا تھا لیکن جیپ میں بیٹھے ہوئے افراد کو دیکھ کر وہ چونک پڑا کیونکہ سب

کے سب چھٹے ہوئے بدمعاش دکھائی دے رہے تھے اور ان کے بیٹھنے کے انداز سے ہی پتہ لگ رہا تھا کہ وہ مسلح ہیں اور کسی بھی وقت اسلحہ نکال کر اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی لمحے سیاہ کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک نوجوان نکل کر باہر آیا اور تیزی سے سڑک کراس کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ وہ سڑک کی دوسری طرف موجود پبلک فون بوتھ کی جانب جا رہا تھا۔ عمران نے فوراً جیب سے سیل فون نکال لیا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ جو آدمی پبلک بوتھ کی طرف جا رہا ہے وہ یقیناً اس کے فلیٹ میں کال کر کے یہ جاننا چاہتا ہے کہ وہ ولیم کا فون سننے کے باوجود فلیٹ میں موجود ہے یا نہیں۔ اس نے اس آدمی کے چلنے کے انداز سے ہی اندازہ لگا لیا کہ وہ اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک کا ایجنٹ ولیم ہے۔ اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس کا خیال درست ثابت ہو رہا تھا۔ ولیم پبلک بوتھ میں گھسا اور فون کے مخصوص حصے میں کارڈ ڈال کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ عمران نے اپنے سیل فون کو سائلنٹ پر لگا رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد سیل فون کی اسکرین روشن ہوئی اور اس کے ڈسپلے پر نمبر فلیش کرنا شروع ہو گیا۔ عمران نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا

تو ٹیکسی ڈرائیور مڑ کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسری طرف سے ولیم نے اس سے کوئی بات نہ کی۔ عمران کی آواز سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا تھا۔ رسیور رکھتے ہی عمران نے ولیم کو فون بوتھ سے باہر نکل کر سیاہ کار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے دیکھا تو اسی لمحے کار کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی نکل کر باہر آ گئی۔

وہ تیزی سے ولیم کی طرف بڑھی۔ ولیم نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اسی لمحے سیاہ کار جھٹکے سے آگے بڑھی پھر کار جیسے ہی عمران کے فلیٹ کے سامنے سے گزرنے لگی اسی لمحے کار سے ہاتھ باہر آیا اور کوئی چیز نکل کر تیزی سے بلڈنگ کی طرف بڑھی۔ بلڈنگ کے سامنے جگہ خالی تھی۔ کار سے پھینکی گئی چیز اس خالی جگہ گری اور دوسرے لمحے ماحول تیز اور زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ دھماکہ کی صرف آواز ہی گونجی تھی۔ عمران نے چونکہ وہاں ہر طرف بیک میگنٹ ریز پھیلا رکھی تھی اس لئے بم کی رزشنس اس ریز نے سلب کر لی تھی اور اس سے ارد گرد کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔ بم پھینکتے ہی سیاہ کار مناسب رفتار سے آگے بڑھ گئی تھی۔ اسی لمحے عمران نے اس عمارت سے جولیا کو نکل کر باہر آتے اور پھر تیزی سے ایک کار کی طرف جاتے دیکھا۔ وہ کار جولیا کی ہی تھی۔ جولیا تیزی سے کار میں سوار ہوئی اور دوسرے لمحے وہ سیاہ

کار کے پیچھے کار دوڑاتی لے گئی۔

ولیم اور لڑکی سائیڈ میں کھڑے تھے اور جیپ بھی وہیں رکی ہوئی تھی۔ انہیں وہاں رکے دیکھ کر عمران کو ان کی چال سمجھنے میں دیر نہ لگی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سیاہ کار والے نے جان بوجھ کر سڑک پر بم پھینکا تھا تاکہ اگر عمران کی نگرانی کے لئے وہاں سیکرٹ سروس کے ممبران موجود ہوں تو وہ فوراً اس کی کار کے پیچھے لگ جائیں اور ان کے جاتے ہی ولیم اور اس کے ساتھی عمران کے فلیٹ پر ہلہ بول سکیں۔ جیسے ہی سیاہ کار اور جولیا کی کار وہاں سے دور گئی اسی لمحے ولیم نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا تو جیپ میں موجود افراد اچھل کر جیپ سے اترتے چلے گئے۔

ان سب نے سیاہ رنگ کے لباس پہن رکھے تھے۔ ان کے ہاتھ لباسوں کے اندر تھے جس سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ مسلح ہیں۔ جیب سے اتر کر وہ سب تیزی سے عمران کے فلیٹ کے سامنے والی عمارت کی دیوار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہیں جیپ سے دور جاتے دیکھ کر عمران فوراً ٹیکسی سے نکلا اور پھر سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگ کر اندھیرے کا فائدہ اٹھاتا ہوا جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ چونکہ ولیم، لڑکی اور ان کے ساتھیوں کی توجہ اس بلڈنگ کی طرف تھی جس میں عمران کا فلیٹ تھا اس لئے وہ اسے نہ دیکھ سکے تھے۔

عمران نے جیپ کے نزدیک پہنچتے ہی جمپ لگایا اور فوراً جیپ

کے عقب میں آ گیا اور پھر وہ اٹھے بغیر جیپ کے نیچے گھستا چلا گیا۔ جیپ کے نیچے جاتے ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈیوائس نکالی۔ اس نے انگلیوں سے اس ڈیوائس کو پریس کیا تو ڈیوائس سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے اندر جیسے ہلکی پاور کا بلب سا روشن ہو گیا۔ ڈیوائس کا رنگ نیلا ہو گیا تھا۔ عمران نے فوراً بٹن نما ڈیوائس جیپ کے نیچے چپکائی اور پھر وہ تیزی سے جیپ کے نیچے سے نکلا۔ جمپ لگا کر وہ ایک بار پھر دیوار کی طرف آیا اور پھر جھکے جھکے انداز میں ہی دوڑتا ہوا واپس ٹیکسی کی طرف آیا۔

اس نے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور غڑاپ سے اندر بیٹھ گیا اور ایک بار پھر ان افراد کی طرف دیکھنے لگا جو ولیم اور اس کی ساتھی لڑکی کے پاس کھڑے تھے اور ولیم انہیں ہدایات دے رہا تھا۔ پھر انہوں نے کوٹ کے اندر چھپائی ہوئی بڑی بڑی میزائل گنیں نکالیں اور ولیم کا اشارہ ملتے ہی اس بلڈنگ پر کیے بعد دیگر میزائل برسانے شروع کر دیئے جس میں عمران کا فلیٹ تھا۔ میزائل تیزی سے بلڈنگ کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن بلڈنگ کے قریب پہنچتے ہی زور دار دھماکوں سے پھٹ رہے تھے ان کے پھٹتے ہی ہر طرف آگ اور چنگاریاں سی بلند ہوتیں۔ ماحول ایک لمحے کے لئے سرخ ہوتا اور پھر آگ کے ساتھ چنگاریاں بھی ختم ہو جاتیں۔

یہ اسی حفاظتی لیزر ریز کے حصار کا نتیجہ تھا کہ میزائل عمارت تک پہنچ ہی نہیں رہے تھے اور بیگ میگنٹ پاور سے راستے میں ہی

بلاسٹ ہو رہے تھے اور سوائے میزائلوں کے دھماکوں کے اور کچھ نہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے عمارت پر کئی میزائل برسائے اور پھر وہ سب تیزی سے مڑ کر دوڑتے ہوئے جیپ کی طرف آئے اور جیپ میں سوار ہوتے چلے گئے۔ ان کے ساتھ ولیم اور لڑکی بھی تھی جو عمران کے خیال کے مطابق لیڈی ایجنٹ لیانا ہو سکتی تھی۔ زوردار دھماکوں سے وہاں کوئی نقصان تو نہیں ہوا تھا لیکن ان دھماکوں نے وہاں لوگوں کو انتہائی خوفزدہ کر دیا تھا اور لوگوں میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

ولیم اور اس کے ساتھی جیسے ہی سیاہ جیپ میں بیٹھے سیاہ جیپ تیزی سے سڑک پر مڑ کر ایک طرف دوڑتی چلی گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا تھا صاحب''...... ٹیکسی ڈرائیور نے جو دھماکوں سے بری طرح سے سہا ہوا تھا، بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم چلو اب''...... عمران نے کہا۔ اس نے جیپ کے تعاقب میں جانے کی ضرورت نہ سمجھی تھی کیونکہ اس نے جیپ کے نیچے بٹن نما جو آلہ لگایا تھا وہ مخصوص ٹریکر تھا جس کی مدد سے وہ جب چاہتا جیپ کی لوکیشن چیک کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو دانش منزل کا پتہ بتا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران دانش منزل میں داخل ہو رہا تھا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ابھی جولیا کا فون آیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ جس آدمی نے آپ کے فلیٹ پر ہینڈ گرنیڈ پھینکا تھا وہ اس کے پیچھے گئی تھی لیکن وہ آدمی اسے ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے''۔ سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اب کہاں ہے جولیا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ دوبارہ آپ کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گئی ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اب اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے فلیٹ پر ایک بار حملہ کرنا تھا سو کر دیا اب وہ دوبارہ اس طرف آنے کی حماقت نہیں کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں جولیا کو فون کر کے واپس جانے کا کہہ دوں''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں لیکن اس سے پہلے نیچے لیبارٹری میں جاؤ۔ میں تمہیں ایک ٹریکر کا نمبر بتاتا ہوں۔ لنک مشین کے ذریعے اس ٹریکر کی لوکیشن چیک کرو''...... عمران نے کہا اور اس نے بلیک زیرو کو ایک کوڈ نمبر بتا دیا۔ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر تیزی سے آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ واپس آ گیا۔

''اس ٹریکر کی لوکیشن۔ سٹار کالونی۔ فیز ٹو، کوٹھی نمبر سترہ

ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات سر ہلا دیا۔

''اب کرو جولیا کو کال اور اس سے کہو کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً سٹار کالونی روانہ ہو جائے۔ انہیں ہدایات دو کہ وہ صرف اس رہائش گاہ کی نگرانی کریں۔ میں وہاں جا کر خود انہیں لیڈ کروں گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے جولیا کے نمبر پریس کرنے لگا۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ولیم کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ لیانا اور سوزے کے ساتھ او۔ٹی کی وی ہوئی نئی کوٹھی میں تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہاں پہنچے تھے۔ ولیم سارے راستے غصے میں کھولتا آیا تھا۔

''آخر اتنے میزائل برسانے کے باوجود وہ بلڈنگ تباہ کیوں نہیں ہوئی''...... ولیم نے غصیلے اور انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسی بات پر تو میں بھی حیران ہوں۔ سوزے کے ساتھیوں نے بلڈنگ پر پندرہ میزائل فائر کئے تھے جن سے عمران کا فلیٹ اور بلڈنگ تو کیا اس کے ارد گرد موجود دوسری بلڈنگیں بھی تنکوں کی طرح اُڑ جانی چاہئیں تھیں لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم میزائل نہ برسا رہے ہوں بلکہ آتش بازی کر رہے ہو۔ صرف دھماکہ ہوتا۔ آگ اور چنگاریاں دکھائی دیتی تھیں اور بس''...... لیانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے آدمیوں نے سٹارگ میزائل فائر کئے تھے جو انتہائی

طاقتور میزائل تھے لیکن......'' سوزے نے کہا۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آخر ہوا کیا ہے''...... ولیم نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں یہ غلطی تم سے سرزد ہوئی ہے''......لیانا نے کہا تو ولیم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''غلطی۔ کیسی غلطی''...... ولیم نے چونک کر کہا۔

''تم نے ہی عمران کو فون کر کے اسے الرٹ کر دیا تھا۔ تم نے اس سے کہا تھا کہ تم اسے ہلاک کرنے کے لئے آ رہے ہو اور ظاہر ہے عمران کو موقع مل گیا۔ اس نے اتنی دیر میں اپنی حفاظت کا انتظام کر لیا اور بلڈنگ کے گرد ایسی ریز کا جال پھیلا دیا کہ اس عمارت پر بم یا میزائل بھی اثر نہ کر سکیں۔ تمہیں چاہئے تھا کہ فون کال کے ذریعے صرف اس کی فلیٹ پر موجودگی چیک کرتے اور پھر ہم فوراً اس کے فلیٹ پر پہنچ جاتے اور جاتے ہی اس بلڈنگ کو میزائلوں اور بموں سے اُڑا دیا جاتا اور عمران کو اس بلڈنگ کی حفاظت کا موقع ہی نہ ملتا''......لیانا نے کہا۔

''لیکن میں عمران کو وارننگ دے کر ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ یہی میری عادت ہے''...... ولیم نے کہا۔

''تمہاری اسی عادت کی وجہ سے عمران ابھی تک زندہ ہے''۔ لیانا نے منہ بنا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ وہ قدرے

پریشان نظر آ رہا تھا۔

''کیا بات ہے کلائیو''...... ولیم نے اسے یوں اچانک اور بغیر اجازت اندر آتے دیکھ کر بری طرح چونک کر پوچھا۔ کلائیو، سوزے کا ساتھی تھا۔

''باس۔ ہماری جیپ کے نیچے بلیو ڈاٹ ٹریکر موجود ہے''۔ کلائیو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''بلیو ڈاٹ ٹریکر۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا''۔ سوزے نے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''باس میں جیپ کے پاس کھڑا اپنا ریوالور صاف کر رہا تھا کہ ریوالور ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا اور زمین پر پھسلتا ہوا جیپ کے نیچے چلا گیا۔ میں ریوالور اٹھانے کے لئے جیپ کے نیچے گیا تو مجھے جیپ کے نیچے لگا ہوا بلیو ڈاٹ ٹریکر دکھائی دیا اور اس سے نیلے رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ یہ میری خصوصی فیلڈ ہے۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ بلیو ڈاٹ ٹریکر ہے اور نیلی شعاعوں کا مطلب ہے کہ اس وقت اس ڈاٹ ٹریکر سے اس جگہ کی لوکیشن چیک کی جا رہی ہے۔ پھر چند لمحوں بعد نیلی شعاعیں ختم ہو گئیں۔ اس کا مطلب ہے لوکیشن چیک کر لی گئی ہے''......کلائیو نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ تو تم نے عجیب خبر سنائی ہے۔ لیکن یہ ٹریکر جیب کے نیچے کس وقت لگایا گیا ہے۔ ہمارا تعاقب بھی نہیں کیا گیا۔ اور تم

کہہ رہے ہو کہ جیپ کے نیچے بلیو ڈاٹ ٹریکر موجود ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... سوزے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ ولیم اور سوزے کی آنکھوں میں بھی حیرت دکھائی دے رہی تھی۔

''ہاں۔ میں نے کافی سوچا تھا۔ میرے ذہن میں بھی یہی سوال ابھرا تھا اور میں نے اس کا حل تلاش کر لیا ہے۔ میں ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ میں نے آپ کی سیاہ کار سے کچھ فاصلے پر گلی کے سرے پر ایک ٹیکسی کھڑی دیکھی تھی۔ جو اندھیرے کا جزو تھی۔ میں نے آپ کی کار جانے کے بعد اس ٹیکسی کی کھڑکی کے قریب ایک لمحے کے لئے چمک دیکھی تھی لیکن اس وقت میرے ذہن میں یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ بلیو ڈاٹ ٹریکر کی چمک ہو سکتی ہے۔ اس لئے بھی کہ میں اس ملک کو انتہائی پس ماندہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے یہاں بلیو ڈاٹ ٹریکر جیسی جدید ترین ٹیکنالوجی کے استعمال کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے اس ٹیکسی میں سوار کسی آدمی نے ہماری جیب کے نیچے یہ ٹریکر لگایا تھا اگر اتفاقاً میرا ریوالور جیپ کے نیچے نہ گرتا اور میں عین اس وقت نہ پہنچتا جب بلیو ڈاٹ ٹریکر سے لوکیشن چیک ہو رہی تھی تو ہمیں کبھی اس ٹریکر کا پتہ نہ چلتا''...... کلائیو نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ اس کا مطلب ہے یہ کوٹھی ان کی نظروں میں آ گئی ہو گی ہمیں فوری طور پر اسے خالی کرنا ہو گا۔ ہم خطرے میں ہیں۔

وہ کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتے ہیں''...... سوزے نے کہا۔

''ہاں خالی تو کرنی ہو گی۔ لیکن ہم اسے ان کے لئے چوہے دان بنا کر ان کی چال ان پر ہی پلٹ سکتے ہیں''...... لیانا نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو''...... ولیم نے پوچھا۔

''آؤ میرے ساتھ''...... لیانا نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکلی اور تقریباً دوڑتی ہوئی راہداری کراس کر کے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس کمرے کی الماری سے اس نے ایک چھوٹے سائز کا بریف کیس اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں موجود مشین کا ایریل سا نکال کر اونچا کیا اور پھر اس کے مختلف بٹن دبا دیئے۔ مشین میں سے بالکل مدہم سی گونج کی آواز نکلنے لگی۔ اس بریف کیس کو کو اٹھائے لیانا جلدی سے واپس پلٹی اور اس نے بریف کیس باہر برآمدے میں لاکر برآمدے کی دیوار پر بنے ہوئے بڑے بڑے خانوں میں سے ایک پر رکھ دیا۔ اب اس بریف کیس کو جب تک اوپر چڑھ کر خاص طور پر چیک نہ کیا جاتا دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ لیانا ایک بار پھر تیزی سے کمرے میں گئی اور میز کی دراز سے اس نے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر جیب میں ڈالا اور باہر آ گئی۔ ولیم، کلائیو اور سوزے اس کے ساتھ ساتھ تھے اور اس کی ساری کارروائی کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''آخر یہ سب ہے کیا اور تم کر کیا رہی ہو''...... ولیم نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''جلد ہی پتہ چل جائے گا۔ تم سب آؤ اب نکل چلیں''۔ لیانا نے تیز تیز بولتے ہوئے اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے عقبی طرف بڑھ گئی۔ چاروں تیزی سے عقبی دروازہ کھول کر باہر چھوٹی گلی میں آ گئے۔

''کلائیو تم اندر سے دروازہ بند کر کے دیوار پھاند کر آ جاؤ۔ جلدی کرو''...... سوزے نے کلائیو سے کہا اور کلائیو نے حکم کی تعمیل کی۔ گلی سنسان پڑی ہوئی تھی۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چکر کاٹ کر دوبارہ سڑک پر آئے اور سڑک کراس کر کے سامنے والی کوٹھیوں کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے ان کی عقبی گلی میں پہنچ گئے۔ ایک کوٹھی کے عقبی دروازے پر پہنچ کر ولیم رک گیا۔

''یہ کوٹھی بھی میں نے ایمرجنسی کے لئے حاصل کر رکھی ہے۔ اس کا فرنٹ اور ہماری پہلی کوٹھی کا فرنٹ آمنے سامنے ہے۔ صرف درمیان میں سڑک ہے۔ کلائیو چلو اندر کود کر دروازہ کھولو''۔ سوزے نے کہا اور کلائیو چھوٹی سی دیوار کو آسانی سے کود کر اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ اندر سے کھلا اور وہ سب اس کوٹھی میں داخل ہو گئے۔ ولیم کے کہنے پر دروازہ بند کر دیا گیا اور پھر وہ سامنے کے رخ آ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ایک ایسے کمرے میں پہنچ گئے جہاں سے سامنے والی کوٹھی اور اس کا اندرونی سامنے والا حصہ صاف نظر آ رہا تھا۔

''اس کے نچلے کمرے میں منی میزائل گنیں موجود ہیں وہ لے کر پھاٹک کی سائیڈ میں چھپ جاؤ۔ اول تو تمہارے حملے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی لیکن اگر ضرورت پڑی تو میرے اشارے پر تم نے پھاٹک سے نکل کر سامنے والی کوٹھی میں داخل ہو جانا اور پھر وہاں جو نظر آئے اڑا دینا''...... لیانا نے سوزے اور اس کے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور خود وہ ولیم اور سوزے کے ساتھ کھڑکیوں کے سامنے کرسیاں رکھ کر اس طرح بیٹھ گئے کہ نہ صرف سڑک بلکہ کوٹھی کا اندرونی حصہ لان اور برآمدہ تک صاف نظر آ رہے تھے۔ اس نے کمرے کی میز کی دراز سے اٹھایا ہوا ریموٹ کنٹرولر نما آلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جس کمرے میں وہ موجود تھے وہاں چونکہ اندھیرا تھا۔ اس لئے ان کا باہر سے نظر آنا محال تھا۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے دس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ چار کاریں کوٹھی سے ذرا فاصلے پر آ کر رک گئیں اور پھر ان میں سے کئی افراد نکل کر کوٹھی کے گرد پھیل گئے۔ ان میں سے ایک غیر ملکی عورت بھی تھی۔ لیانا کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

''لیانا۔ یہ لوگ نشانے پر تو ہیں''...... ولیم نے کہا۔

''نہیں ابھی اصل شکار نہیں آیا۔ یقیناً اس کے آنے پر یہ لوگ کوٹھی کے اندر داخل ہوں گے''...... لیانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ولیم سر ہلا کر رہ گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہی ایک سپورٹس کار وہاں آ کر رکی اور اس میں سے جو نوجوان باہر نکلا تھا وہ حلیئے کے مطابق

عمران تھا۔ وہ غیر ملکی عورت جو ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی تھی تیزی سے اس کے قریب گئی اور وہ دونوں باتیں کرتے رہے۔

"لیانا شکار ہمارے نشانے پر ہیں۔ اب کس بات کا انتظار کر رہی ہو"...... ولیم نے لیانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی نہیں۔ انہیں کوٹھی کے اندر تو جا لینے دو"...... لیانا نے جواب دیا۔

"مجھے پتہ چل گیا ہے۔ تم نے اندر آر ایکس مشین آن کی ہے۔ اس مشین کا ریموٹ کنٹرول تمہارے پاس ہے۔ تم جیسے ہی اس ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کرو گی اسی لمحے آر ایکس مشین میں موجود کلائزم گیس کا بلاسٹر آن ہو جائے گا اور اس کے ساتھ زود اثر کلائزم گیس یہاں فائر ہو جائے گی اور یہاں موجود تمام افراد فوراً بے ہوش ہو جائیں گے"...... ولیم نے کہا۔

"ہاں۔ اور میں چاہتی ہوں کہ یہ سب کوٹھی کے اندر جائیں تب میں بلاسٹر آن کروں تاکہ تمام افراد یہاں پہنچ کر بیہوش ہو جائیں اور پھر ہم انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں"...... لیانا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ضروری تو نہیں کہ سب کے سب کوٹھی کے اندر جائیں۔ ان میں کچھ افراد نگرانی کے لئے باہر بھی تو رک سکتے ہیں"...... سوزے نے کہا۔

"تم اپنی مشین گن تیار کر لو۔ جو افراد اندر نہ جائیں تم نے ان کا

شکار کھیلنا ہے ان کے جسموں میں مشین گن کا پورا برسٹ اتار دینا۔ میں ان میں سے کسی ایک کو بھی کسی صورت میں زندہ نہیں دیکھنا چاہتی"...... لیانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے مادام۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں نیچے جاتا ہوں"۔ سوزے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے اندر جانے والوں کا انجام دیکھ لو پھر باہر والوں سے بھی ہم نپٹ لیں گے"...... لیانا نے کہا۔ اس وقت عورت واپس درخت کی اوٹ میں چلی گئی تھی۔ جبکہ عمران اور ایک آدمی سائیڈ گلی کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"تو یہ عقب سے اندر داخل ہونے کا پروگرام بنا رہے ہیں"...... ولیم نے کہا۔

"ظاہر ہے سامنے تو لائٹیں جل رہی ہیں۔ سامنے سے وہ کیسے اندر داخل ہوں"...... لیانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ولیم خاموش ہو گیا۔ اب ظاہر ہے وہ یہاں سے عقبی طرف کا خیال تو نہ رکھ سکتے تھے اور لیانا نے مشین برآمدے میں رکھی تھی۔ اسے یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ آنے والے عقب کی طرف سے اندر داخل ہوں گے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ چونک پڑے۔ جب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھی کو چھت سے سیڑھیاں اتر کر برآمدے میں پہنچتے دیکھا۔

"لیانا وہ دونوں برآمدے میں آ گئے ہیں"...... ولیم نے تیز

لہجے میں کہا۔

''میں دیکھ رہی ہوں''...... لیانا نے کہا اسی لمحے انہوں نے عمران کے ساتھی کو تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے دیکھا جبکہ عمران اندر کمروں میں غائب ہو چکا تھا۔ لیانا اور ولیم ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے۔ عمران کے ساتھی نے پھاٹک کھولا اور پھر چند لمحوں بعد وہ عورت اور اس کے دوسرے ساتھی بھی ایک ایک کر کے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔ لیانا اور ولیم انہیں دیکھتے رہے۔ وہ سب کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ ابھی وہ برآمدے میں ہی پہنچے تھے کہ عمران اندر سے نکلتا نظر آیا۔ اور وہ سب برآمدے میں ہی رک کر باتیں کرنے لگے۔ لیانا نے جلدی سے ہاتھ میں موجود آلے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا اور پورا برآمدہ یکلخت نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گیا۔

''وہ مارا۔ اب میں دیکھتی ہوں کہ یہ لوگ کیسے بچتے ہیں''۔ لیانا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد ہی دھواں چھٹ گیا۔ تو انہوں نے برآمدے میں سب لوگوں کو مڑے تڑے انداز میں ڈھیر ہوتے دیکھا اور لیانا خوشی سے چیختی ہوئی واپس پلٹ پڑی۔

''کوٹھی میں ایسی خاموشی چھائی ہوئی ہے جیسے یہاں کوئی نہ ہو لیکن کوٹھی کی ساری لائٹس آن ہیں''...... عمران نے چھت کے ذریعے سیڑھیاں اتر کر برآمدے میں داخل ہوتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ عقبی طرف سے کود کر اندر داخل ہوئے تھے اور پھر پانی کے پائپوں کے ذریعے اوپر چھت پر پہنچ گئے تھے۔

''لیکن وہ جا کہاں سکتے ہیں۔ ان کی جیپ اور سیاہ کار بھی پورچ میں موجود ہے اور پھاٹک بھی اندر سے بند ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ کوٹھی کے کسی تہہ خانے میں ہوں بہرحال تم باقی ساتھیوں کو بلا لاؤ ہو سکتا ہے ٹکراؤ ہو جائے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر جلدی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ عمران احتیاط سے راہداری میں سے ہوتا ہوا اندر ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ ایک ایک کمرے کو بڑی احتیاط سے چیک کر رہا

تھا۔

ہر چیز ویسے ہی موجود تھی۔ جیسے ابھی چند لمحے پہلے وہاں لوگ موجود ہوں۔ چونکہ عقبی دروازہ اور سامنے والا پھاٹک دونوں اندر سے بند تھے۔ اور کمروں میں موجود کسی بھی چیز کو نہ ہٹایا گیا تھا۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جو لوگ بھی یہاں موجود تھے وہ کم از کم باہر نہیں گئے۔ اس لئے یقیناً وہ کسی تہہ خانے میں موجود ہوں گے۔

اس نے سوچا ہو سکتا ہے وہ لوگ کسی خاص میٹنگ میں یا کسی ایسے کام میں مصروف ہوں جس کے لئے تہہ خانے میں رہنا ضروری ہو۔ اب مسئلہ تھا تہہ خانے کو ڈھونڈنا تو اس نے سوچا کہ سب ساتھیوں کو مختلف سائیڈوں پر تعینات کر دینے کے بعد ہی تہہ خانے کو تلاش کیا جائے کیونکہ تہہ خانہ تلاش کرنے کے دوران کسی بھی جگہ سے وہ لوگ اچانک نمودار ہو سکتے تھے۔ چنانچہ وہ مڑ کر برآمدے میں آیا تو اس کے ساتھی بھی برآمدے میں پہنچ چکے تھے۔

”مجھے لگ رہا ہے کہ وہ لوگ یہاں موجود کسی تہہ خانے میں ہیں۔ اس لئے تم سب ایسی سائیڈوں میں چھپ جاؤ کہ کسی بھی جگہ سے اگر اچانک وہ لوگ نکل آئیں تو انہیں آسانی سے کور کیا جا سکے“...... عمران نے برآمدے میں ہی رک کر انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمارے لئے وہ مناسب جگہیں بھی آپ ہی بتا دیں

عمران صاحب“...... صفدر نے کہا۔ عمران نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ انہیں اپنے سروں پر یکلخت دھماکہ سا محسوس ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے پورا برآمدہ یکلخت گہرے نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گیا۔

عمران نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں صورتحال کا احساس کر کے فوری طور پر اپنا سانس روک لیا۔ لیکن جب اس کے باقی ساتھی خالی ہوتے ہوئے ریت کے بوروں کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے تو وہ خود بھی اس طرح نیچے گر گیا جیسے وہ بھی اس نیلے رنگ کے دھوئیں کا شکار ہو گیا ہو۔ وہ اس دھوئیں والی گیس کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ کلائزم گیس تھی۔ انتہائی زود اثر اور فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی اور اس کا شکار سوائے انٹی کلائزم کے انجکشن کے کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکتا تھا۔

عمران کے ذہن پر بھی باوجود سانس روکنے کے گیس نے یلغار کرنے کی کوشش کی لیکن عمران کی قوت ارادی کے مقابل اس کا حملہ انتہائی کمزور تھا۔ اس لئے عمران کا ذہن بہرحال بیدار رہا۔ برآمدہ چونکہ سامنے سے کھلا ہوا تھا اس لئے گیس زیادہ دیر برآمدے میں نہ رہ سکی اور جلد ہی دھواں چھٹ گیا۔

عمران خاموش پڑا رہا۔ البتہ اس نے آدھی آنکھیں کھول رکھی تھیں اور اس کے اعصاب پوری طرح چوکنا تھے لیکن وہ بے ہوشی کے سے انداز میں پڑا رہا تاکہ جس کسی نے بھی یہ جال ان کے

خلاف پھیلایا ہے وہ خود اب عمران کی اس فرضی بے ہوشی کے جال میں پھنس کر سامنے آنے پر مجبور ہو جائے ویسے عمران دل ہی دل میں مجرموں کی ذہانت کی داد دے رہا تھا کہ نہ صرف انہیں ان کی آمد کا پہلے سے پتہ تھا بلکہ انہوں نے بڑی ذہانت سے ان کے خلاف جال بھی بن دیا تھا۔

اب وہ کسی تہہ خانے میں تھے یا پھر کسی طرح کوٹھی سے باہر نکل گئے تھے کلائزم گیس کا بلاسٹر عین اس وقت پھٹا تھا جس وقت وہ سب برآمدے میں موجود تھے اس کا مطلب یہی تھا کہ اس بلاسٹر کو دور سے کنٹرول کیا جا رہا ہے اور ظاہر ہے جو کوئی بھی اسے کنٹرول کر رہا ہے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی طریقے سے دیکھ بھی رہا ہے۔ اب یہی سوچا جا سکتا تھا کہ بلیو ڈاٹ ٹریکر کا راز کسی طرح کھل گیا۔ اس لئے ان کے خلاف یہ جال تیار کیا گیا ہے۔

چند ہی لمحوں بعد اس نے ولیم کو پھاٹک کی کھلی کھڑکی سے دوڑ کر اندر داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے پیچھے وہی لڑکی اور وہ آدمی تھا جس نے سیاہ رنگ کی کار میں سے عمران کے فلیٹ پر ہینڈ گرنیڈ پھینکا تھا اور پھر پانچ اور افراد اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ سب دوڑتے ہوئے برآمدے میں آئے عمران نے آدھ کھلی آنکھیں بند کر لیں لیکن ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور پر اس کی گرفت مضبوط تھی۔

''باس۔ اگر اجازت دیں تو گولی مار دیں ان سب کو''۔ ایک

اشتیاق سے پر آواز سنائی دی۔

''مار دیں گے سوزے۔ اب یہ کہاں جا سکتے ہیں۔ میں ذرا اس احمق سے دو باتیں کر لوں۔ جس کے متعلق چیف نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے تھے پھر میں نے اس کا سر بھی اتارنا ہے تاکہ بطور ثبوت ساتھ لے جا سکوں اور ہو سکتا ہے کہ یہ میک اپ میں ہوں اصل نہ ہو۔ ہمیں ہر لحاظ سے چیکنگ کرنی ہو گی''...... ولیم نے بڑے پر مسرت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے باس چیکنگ اچھی چیز ہے''...... پہلی آواز نے کہا۔

''ان سب کو اٹھا کر بڑے کمرے میں لے چلو''...... لیانا کی آواز سنائی دی۔ اور پھر ایک آدمی نے جھک کر عمران کو کھینچ کر ایک جھٹکے سے اپنے کاندھے پر ڈالا اور عمران تھوڑی دیر بعد ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا یہاں کرسیوں پر انہیں بٹھا دیا گیا۔

''اس عمران کے ہاتھ باندھ دو۔ میں صرف اسی کو ہوش میں لاؤں گا''...... ولیم نے کہا اور چند لمحوں بعد عمران کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے۔

''پہلے اس کا میک اپ چیک کرو۔ بعد میں اسے انٹی کلائزم انجکشن لگانا''...... لیانا نے کہا۔

''میک اپ واشر میں پانی بھی ساتھ استعمال ہو گا۔ پانی لگنے کی صورت میں انٹی کلائزم انجکشن کی ضرورت نہ رہے گی۔ پانی بذات خود انٹی کلائزم کا کام کرتا ہے''...... ولیم نے کہا۔

"گڈ۔ چلو انجکشن لگانے سے بچ گیا۔ جلدی کرو"...... لیانا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد عمران کے چہرے پر ایک کنٹوپ سا چڑھا دیا گیا اور پھر عمران کو اپنے چہرے پر پانی اور کسی کیمیکل کے محلول کی پھوار سی پڑتی محسوس ہوئی۔ ایسے جیسے باربر شیو بنانے سے پہلے پانی کی پھوار چہرے پر مارتا ہے اور عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینی شروع کر دی ورنہ اسے خطرہ تھا کہ اگر واقعی انٹی کلائزم انجکشن اسے لگا دیا گیا تو چونکہ کلائزم گیس کا اس پر اثر نہ تھا۔ اس لئے انٹی کلائزم ری ایکشن کر کے کلائزم بن جائے گا اور وہ واقعی بے ہوش ہو جائے گا۔ اس سے پہلے تو اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ انجکشن لگنے سے پہلے خود ہی ہوش میں آ جائے گا۔

"یہ ہوش میں آ رہا ہے"...... دوسرے آدمی نے کہا اور اسی لمحے کنٹوپ اس کے چہرے سے ہٹا لیا گیا اور عمران نے ہوش میں آنے کی اداکاری تیز کر دی لیکن ابھی اس نے اپنی آنکھیں نہ کھولی تھیں۔ وہ تب تک اپنے آپ کو پوری طرح ہوش میں ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا جب تک اس کے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کو کاٹ لینے میں نہ کامیاب ہو جائیں۔

اس کی انگلیاں غیر محسوس انداز میں مصروف تھیں۔ انداز ایسا تھا جیسے اس کا جسم بیہوشی کے خلاف مسلسل جدوجہد کر رہا ہو۔ اس لئے کسی کو بلیڈوں کی حرکت کا اندازہ نہ ہو سکتا تھا۔ ان سب کی توجہ یقیناً اس کے ہوش میں آنے کی طرف تھی۔ جب عمران کو احساس

ہو گیا کہ رسی اتنی کٹ چکی ہے کہ اب وہ ایک جھٹکے سے جب چاہے باقی ماندہ رسی کو توڑ سکتا ہے تو عمران نے آنکھیں کھول دیں اس کے سامنے وہی چھ افراد موجود تھے۔

ولیم اور لیانا بالکل سامنے موجود تھے جبکہ ایک آدمی کنٹوپ لے کر کمرے سے باہر جا رہا تھا اور باقی پانچ افراد مشین گنیں ہاتھوں میں لئے دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تو موجود تھیں لیکن ان کے جسم ڈھیلے تھے۔ ظاہر ہے بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمیوں سے انہیں فوری طور پر کوئی خطرہ نہ تھا۔

"ویل ڈن۔ تمہاری قوت ارادی واقعی بے حد مضبوط ہے جو تمہیں اتنی جلدی ہوش آ گیا ہے علی عمران"...... لیانا نے دو قدم آگے بڑھاتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ عمران چند لمحے خاموشی سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتا رہا جیسے اسے ماحول کا یقین نہ آ رہا ہو ایسا وہ صرف بے ہوشی کی اداکاری کو مکمل کرنے کے لئے کر رہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون عمران اور اوہ اوہ۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے بلیو ڈاٹ ٹریکر سے اس کوٹھی کا پتہ چلا لیا تھا لیکن تم نہیں جانتے تھے کہ تمہارا مقابلہ ولیم اور لیانا سے ہے اس ولیم اور لیانا سے جن کے نام سے بھی پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹ کانپتے

ہیں''...... لیانا نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

''اوہ تو تم سیکرٹ ایجنٹوں کے پیر ہو۔ بہت خوب پیر آف ورلڈ سیکرٹ ایجنٹس واہ۔ لیکن پیر صاحب ہمارے ملک میں پیر کا باریش یعنی داڑھی والا ہونا لازمی ہے۔ لیکن تم تو خفیہ والوں کے پیر ہو اور عورت بھی۔ اس لئے شاید تمہاری داڑھی بھی خفیہ ہو گی۔ پیٹ کے اندر تو نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو ہم نے تمہیں کس طرح بے بس کر لیا۔ اب میں تمہارا سر کاٹ کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا''...... ولیم نے کہا۔

''اچھا ویری گڈ۔ لیکن ایک شرط ہے۔ میرا سر لیانا کی خواب گاہ میں رکھ دینا''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ولیم اور لیانا کا چہرہ یکلخت آگ بن گیا۔

''تم میری وائف کی توہین کر رہے ہو اور جانتے ہو اس کی کیا سزا ہے۔ میں چاہتا تو بے ہوشی کے دوران ہی تمہاری گردن کاٹ دیتا لیکن بلیک ہاک کے چیف نے تمہاری تعریفوں کے پل باندھ دیئے تھے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے دو باتیں کر لی جائیں لیکن تم واقعی مکمل اور مجسم احمق ہو''...... ولیم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''صرف احمق نہیں۔ احمقوں کا سردار یا پھر احمقوں کا پیر کہتے تو کوئی بات بھی ہوتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی تمہاری یہ فضول بولنے والی زبان ہمیشہ کے لئے بند ہو

جائے گی سمجھے''...... لیانا نے چیخ کر کہا اور پھر وہ سوزے کی طرف مڑی۔

''سوزے خنجر لے آؤ۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کا سر اس کے دھڑ سے علیحدہ کروں گی''...... لیانا نے سوزے سے کہا اور سوزے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''میں تو سمجھا تھا کہ لیانا دنیا کی حسین ترین عورت ہے لیکن یہ تو جلاد فطرت ہے نجانے تمہارا کیا حشر کرتی ہو گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی توقع کے عین مطابق ولیم انتہائی غصیلے انداز میں عمران کو تھپڑ مارنے کے لئے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے عمران نے اپنی کلائیوں کو یکلخت زور دار جھٹکا دیا اور ساتھ ہی تیزی سے نیچے کی طرف جھکا اور اسے پوری قوت سے تھپڑ مارنے کی کوشش کرتا ہوا ولیم وار خالی جانے کی وجہ سے خود بخود گھوما اور دوسرے لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے اٹھا کر پوری قوت سے ان پانچ مسلح افراد پر اچھال دیا۔

ولیم بری طرح چیختا ہوا پانچوں مسلح افراد سے جا ٹکرایا جو دروازے کے پاس اکٹھے ہی کھڑے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران پوری قوت سے چھلانگ لگا کر دروازے تک پہنچا اور اس کی لات پوری قوت سے ولیم کے پہلو پر پڑی۔ ولیم جو تیزی سے اٹھ رہا تھا ایک بار پھر حلق کے بل چیختا ہوا دروازے کے پٹ سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ عمران ضرب لگا کر ہاتھوں کے بل قلابازی کھا گیا اور

اس کی اس قلابازی نے درحقیقت اس کی جان بچالی کیونکہ اسی لمحے نیچے گرے ہوئے ایک آدمی کی مشین گن لیانا نے اٹھا کر عمران پر فائرنگ کر دی تھی اور اس کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ عمران کے سر سے اور فرش کے درمیان خلا سے نکلتی چلی گئی۔

قلابازی کھاتے ہوئے عمران کی دونوں لاتیں پوری قوت سے لیانا کے سر پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے اچھلا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں نے کمرے کو ہلا کر رکھ دیا یہ فائرنگ عمران نے ایک مشین گن اٹھا کر کی تھی اور پھر وہ تیزی سے گھوما اور دوسرے راؤنڈ کے ساتھ ہی دروازے پر نمودار ہونے والا سوزے چیختا ہوا اچھل کر باہر جاگرا۔ اس کے سینے میں نجانے کتنی گولیاں اتر گئی تھیں۔ اسی لمحے عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے بازو سے انگارے سے ٹکرائے ہوں۔ اور عمران نے یکلخت سائیڈ میں چھلانگ لگائی اور نیچے گرتے ہی اس کی مشین گن سے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ ہوئی اور اس پر فائر کرنے والا ایک مسلح آدمی لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گرا۔

اسی لمحے عمران کو ایک سایہ سا دروازے کی طرف لپکتا دکھائی دیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے گولیوں کی بوچھاڑ دروازے پر کر دی۔ لیکن اسے ایک لمحے کی دیر ہوگئی تھی اور گولیاں دروازے کے باہر بیرونی راہداری کی دیوار سے ٹکرائیں اور اس کے ساتھ ہی بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں دور جاتی سنائی دیں

عمران اچھل کر دروازے سے باہر نکلا جہاں سوزے اور ولیم کی لاشیں پڑی تھیں۔

جن کے سینے سے خون نکل نکل کر تالاب کی صورت میں فرش پر جمع ہو گیا تھا۔ چھلانگ لگاتے ہوئے عمران کا پیر ٹھیک اس خون پر پڑا اور پھر عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا پیر الٹ ہی گیا اور وہ نہ صرف ایک دھماکے سے فرش پر گرا بلکہ کافی دور تک گھسٹتا چلا گیا۔

اسے اس طرح اچانک گرنے سے خاصی چوٹیں آئیں لیکن ظاہر ہے اس وقت عمران کو ان چوٹوں کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر برآمدے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اور جب وہ برآمدے میں پہنچا تو اس نے لیانا کو پھاٹک سے باہر نکلتے دیکھ لیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا لیکن پھر پھاٹک کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔ ظاہر ہے اس طرح پاگلوں کی طرح دوڑنے کا اب کوئی فائدہ نہ تھا۔

لیانا نکل جانے میں کامیاب ہوگئی تھی اور ابھی اس کے ساتھی بے ہوش پڑے تھے اور ہو سکتا تھا کہ لیانا کے اور ساتھی کہیں قریب موجود ہوں اور وہ پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑیں۔ اس کے ساتھیوں کا ہوش میں آنا ضروری تھا۔

پانی والا نسخہ اسے معلوم ہو چکا تھا ورنہ انٹی کلائزم انجکشن ڈھونڈھنے میں تو ظاہر ہے کافی وقت لگ جاتا۔ اس لئے عمران

برآمدے کے ساتھ ہی ایک کمرے کے باتھ روم میں گھسا اور پھر اس نے وہاں موجود پلاسٹک کی بالٹی کو بڑے نل کے نیچے رکھ کر نل کھول دیا۔ چند لمحوں میں بالٹی آدھی سے زیادہ بھر گئی۔ عمران نے نل بند کیا اور بالٹی اٹھائے وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سب کے سب ہوش میں آ چکے تھے۔

''جلدی کرو حیران ہونے کا وقت نہیں ہے۔ لیانا نکل گئی ہے وہ کسی طرح بھی ولیم جیسے خطرناک اور ٹاپ ایجنٹ سے کم نہیں ہے وہ کسی بھی وقت دوبارہ حملہ کر سکتی ہے مشین گنیں اٹھاؤ اور یہاں سے نکلنے کی کرو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے مردہ افراد کے قریب پڑیں مشین گنیں جھپٹ لیں۔ عمران انہیں لئے ہوئے تیزی سے عقبی طرف آیا اور پھر عقبی دروازہ کھول کر پہلے عمران باہر نکلا اور اس کے بعد باقی ساتھی بھی باہر نکلتے چلے گئے۔

''عمران صاحب۔ آپ نے اکیلے ہی ان سب کو مار گرایا ہے''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اکیلے۔ ارے ہاں میں اکیلا تھا۔ اوہ غضب ہو گیا۔ میں تو سمجھا تھا تم سب ساتھ ہو۔ ارے باپ رے۔ اتنے آدمی اور میں اکیلا اور میں نے ان سب کو ہلاک کر دیا''...... عمران نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہنسنا بند کرو اور میری بات دھیان سے سنو۔ سب یہاں سے الگ الگ ہو کر سیدھے اپنے اپنے فلیٹس پر پہنچ جاؤ۔ لیکن نگرانی کا خاص خیال رکھنا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بائیں طرف کی گلی میں مڑ گیا۔ جبکہ باقی ساتھی سیدھے آگے کی طرف دوڑتے گئے۔ انہوں نے چکر کاٹ کر سڑک پر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

لیانا موقع ملتے ہی چھلانگ لگا کر کمرے سے نکلی اور پھر بے تحاشہ انداز میں دوڑتی ہوئی لان کراس کر کے پھاٹک کی کھلی کھڑکی سے باہر نکل آئی۔ اس وقت اس کا انداز ایسا تھا جیسے بھیڑیوں کے خوف سے گھبرائی ہوئی ہرنی بھاگتی ہے۔

باہر آتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سامنے والی کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہوئی۔ جس کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی یہ وہی کوٹھی تھی جس میں سے اس نے کلائزم گیس کا بلاسٹ کیا تھا اور جہاں سے نکل کر وہ اور اس کے ساتھی کوٹھی میں داخل ہوئے تھے۔ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ چند لمحے دیوار کے ساتھ کھڑی ہانپتی رہی۔ اس کا دماغ زلزلے کی زد میں تھا۔ اس نے سوزے اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اپنے شوہر ولیم کو بھی گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھا تھا۔

اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ موت کے عمیق گڑھے سے

باہر آئی ہو۔ اپنے شوہر ولیم، سوزے اور اس کے ساتھیوں کا خیال آیا تو اس کا ذہن کھول اٹھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی برآمدے میں گئی اور پھر درمیانی راہداری میں دوڑتی ہوئی ایک کمرے میں گھس گئی۔ اس نے دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک منی میزائل گن نکالی اور پھر اسی انداز میں دوڑتی ہوئی وہ سیڑھیوں کی طرف لپک گئی۔

''میں ان سب کے پرخچے اڑا دوں گی۔ انہیں زندہ جلا دوں گی۔ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی''...... لیانا نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک ہی چھلانگ میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی وہ اوپر والی منزل پر پہنچ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر اسی کھڑکی کے سامنے تھی جس سے سامنے والی کوٹھی کا اندرونی حصہ صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے منی میزائل گن سیدھی کی اور اس کا رخ برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف کر کے اس نے دانت بھینچتے ہوئے ٹریگر دبا دیا لیکن دوسرے لمحے ٹرچ کی آواز سن کر بری طرح اچھل پڑی۔ یہ آواز بتا رہی تھی کہ منی میزائل گن خالی ہے۔

''اوہ ویری بیڈ۔ میں نے اس میں میزائل تو لوڈ ہی نہیں کئے''...... لیانا نے بری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس بھاگی۔ اس بار وہ آندھی اور طوفان کی طرح نیچے آئی اور اسی کمرے میں پہنچ کر اس نے دوبارہ الماری کھولی اور اس

کے نچلے خانے میں سے ایک ڈبہ نکال کر اسے کھولنا شروع کر دیا لیکن مخصوص انداز میں پیکنگ اب ظاہر ہے اتنی آسانی سے تو نہ کھل سکتی تھی بہرحال لیانا حتی الامکان تیزی سے کام کرتی رہی اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ پیکنگ کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس میں سرخ رنگ کے چھ منی میزائل موجود تھے۔ جو سائز میں تو خاصے چھوٹے تھے لیکن لیانا جانتی تھی کہ ان میں خوفناک تباہی کا پورا سامان موجود تھا۔

ایک ہی منی میزائل سے پوری کوٹھی فضا میں تنکوں کی طرح بکھیری جا سکتی تھی۔ اس نے جلدی سے ایک میزائل گن میں لوڈ کیا دوسرا اٹھا کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر اسی طرح آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی واپس اوپر والے کمرے میں پہنچ گئی۔ کوٹھی کا لان اور برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔

''نہیں نہیں۔ وہ اتنی جلدی یہاں سے نہیں نکل سکتے۔ ابھی وہ یقیناً اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لا رہا ہو گا لیکن میں ان سب کو اڑا دوں گی''...... لیانا نے دانت پیستے ہوئے منی میزائل گن کا رخ ایک بار پھر برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔

اس کے جسم کو خاصا زور دار جھٹکا لگا لیکن اس بار ٹرچ کی آواز کی بجائے سرخ رنگ کا تباہ کن منی میزائل گولی سے بھی زیادہ رفتار سے اڑتا ہوا سیدھا سامنے والی کوٹھی کے برآمدے کی اندرونی دیوار

سے جا ٹکرایا اور دوسرے لمحے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ لیانا جس نے خود منی میزائل فائر کیا تھا بے اختیار لڑکھڑا کر رہ گئی۔

وہ جس کوٹھی میں موجود تھی وہ بری طرح لرز گئی تھی اور سامنے سڑک پار کوٹھی واقعی فضا میں تنکوں کی طرح بکھر گئی اور ہر طرف گرد اور غبار کے بادلوں نے ماحول کو ڈھانپ لیا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ منی میزائل نے نہ صرف اس کوٹھی کو تباہ کر دیا تھا بلکہ دائیں بائیں ملحقہ کوٹھیاں بھی شدید متاثر ہوئی تھیں اور چیخوں کی آوازیں انہی کوٹھیوں سے آ رہی تھیں۔

تباہ ہونے والی کوٹھی کے ملبے نے فضا میں پھیل کر اور زیادہ قیامت برپا کر دی تھی۔ مگر لیانا کے چہرے پر سکون امڈ آیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کوٹھی کے اندر ہی موجود تھے اور ظاہر ہے اب ان کے جسموں کے ٹکڑے بھی کوٹھی کے ملبے کے ساتھ ہی فضا میں اڑ رہے ہوں گے۔ اور اب اسے صرف اتنا کرنا تھا کہ عمران کا دھڑ سے الگ ہونے والا سر ڈھونڈ کر اس کی موت کی تصدیق کرنی تھی۔

سڑک پر ہر طرف بری طرح بھگدڑ سی مچی ہوئی تھی اور پھر دور سے فائر بریگیڈ اور پولیس گاڑیوں کے مخصوص ہارن سنائی دینے لگے۔ شاید پولیس تھانہ اور فائر بریگیڈ یہاں سے قریب ہی تھے کہ کسی کے فون کرنے پر اتنی جلدی پہنچ رہے تھے۔ لیانا نے باہر کی

صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا تو دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑی۔ جب اس نے سڑک کی ایک سائیڈ پر عمران کو صحیح سلامت کھڑے دیکھا۔ عمران حیرت سے تباہ ہونے والی کوٹھی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جس کے لئے اس نے پوری کوٹھی اُڑا دی تھی وہ نہ صرف زندہ تھا بلکہ صحیح سلامت کھڑا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے دوسرا منی میزائل نکالا اور پھرتی سے اسے منی میزائل گن میں لوڈ کرنے لگی۔ چند ہی لمحوں میں دوسرا منی میزائل لوڈ کر کے اس نے ایک بار پھر اس کی نال کھڑکی سے باہر نکالی اور خود باہر جھانک کر عمران کو دیکھنے لگی۔ اب وہ براہ راست عمران پر منی میزائل فائر کرنا چاہتی تھی۔ یہ تو اسے معلوم تھا کہ اس طرح عمران کا جسم کروڑوں ذروں میں تبدیل ہو جائے گا لیکن اب وہ ہر صورت میں عمران کو ہلاک کر دینا چاہتی تھی۔

عمران اب بھی کوٹھی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا لیانا نے تیزی سے منی میزائل گن کو سیدھا کیا اور اسی لمحے عمران کی نظریں گھوم کر اس پر پڑیں اور پھر لیانا کے ٹریگر دبانے اور عمران کے چھلانگ لگانے کا وقت بالکل ایک ہی تھا۔

عمران نے اچانک ایک لمبی چھلانگ لگائی تھی لیکن اس وقت تک لیانا ٹریگر دبا چکی تھی اور اس کے پاس منی میزائل گن کا رخ بدلنے کا وقت نہ تھا۔ منی میزائل گولی سے بھی زیادہ رفتاری سے نکلا

اور ٹھیک اس جگہ سڑک سے ٹکرایا جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور جیسے سڑک پر قیامت سی برپا ہو گئی۔

دھماکے کے ساتھ ہی چیخوں کا ایک طوفان سا اٹھا۔ لیانا نے منی میزائل گن وہیں پھینکی اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر کی طرف لپکی۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ عمران منی میزائل کی زد سے بچ نکلا ہے اور ظاہر ہے عمران اسے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اب اس کا اس کوٹھی میں پہنچنا یقینی تھا۔ لیانا دوسرے منی میزائل سے پیدا ہونے والی تباہی کے وقفے کو استعمال کرنا چاہتی تھی۔ وہ نیچے جانے کی بجائے سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر چھت پر پہنچی اور پھر اس نے عمران کی مخالف سمت میں ملحقہ کوٹھی کی چھت پر چھلانگ لگا دی۔

دونوں کوٹھیوں کے درمیان چار فٹ کا خلا تھا۔ لیکن لیانا آسانی سے اس خلا کو پار کر کے ایک دھماکے سے دوسری کوٹھی کی چھت پر گری اور دوسرے لمحے وہ دوڑتی ہوئی اس سے ملحقہ کوٹھی کی چھت پر کود گئی۔

یہاں بھی وہ حیرت انگیز پھرتی سے درمیانی خلا پھلانگ گئی تھی لیکن اس کوٹھی کے بعد اور کوئی کوٹھی نہ تھی اس لئے وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکی۔ سیڑھیاں اترتی ہوئی جب وہ نیچے آئی تو یہ دیکھ کر اس کی مسرت کی انتہا نہ رہی کہ کوٹھی خالی پڑی تھی۔ اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔ کوٹھی کو خالی پا کر وہ باہر جانے کی بجائے اندر کی

طرف لپکی۔

اس کا خیال تھا کہ اندر یقیناً ٹیلی فون ہوگا۔ ٹیلی فون تو اسے مل گیا لیکن یہ دیکھ کر وہ جھنجھلا گئی کہ اس میں ٹون موجود نہ تھی۔ وہ شاید عدم ادائیگی بل کی وجہ سے کٹ چکا تھا۔ اسی لمحے اسے خیال آیا کہ پولیس یا عمران اور اس کے ساتھی لازماً اسے ملحقہ کوٹھیوں میں تلاش کریں گے یا پھر وہ ناکہ بندی کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اسے فوری طور پر اس علاقے سے نکل جانا چاہئے۔

یہ سوچ کر وہ کمرے سے باہر آئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے اسے ایک خیال آیا تو وہ اچھل پڑی۔ اسے یاد ہی نہ رہا تھا کہ اس کی لیڈیز جیکٹ ڈبل کلر میں ہے اس نے جلدی سے جیکٹ اتاری۔ اسے الٹا کر کے دوبارہ پہن لیا۔ اب اس کی جیکٹ بڑے چیک کی بجائے پلین جیکٹ بن گئی اور رنگ بھی بدل چکا تھا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر اس نے باہر جھانکا تو سڑک پر لوگ دوڑتے پھر رہے تھے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی آ جا رہی تھیں۔

وہ باہر آئی اور پھر لوگوں کے ساتھ ہی دوڑتی ہوئی جائے حادثہ کی طرف بڑھی۔ شاید اردگرد کے لوگ موقع کو آنکھوں سے دیکھنے کے لئے جا رہے تھے۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ ایک گلی میں مڑ گئی۔ اور پھر کافی دیر تک گلیوں میں چکراتے پھرنے کے بعد وہ ایک اور سڑک کے کنارے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس وقت وہ ہر

طرح سے محتاط اور چوکنا تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ اس نے ایک جگہ کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا اور اس کے ساتھ اسے بس سٹاپ کا بورڈ نظر آ گیا۔ اس نے ایک طویل سانس لی اور وہاں پہنچ کر کھڑے لوگوں میں شامل ہو گئی۔ یہ سب لوگ یقیناً بس کے انتظار میں تھے۔

وہ سب ان خوفناک دھماکوں کے متعلق باتیں کر رہے تھے اور ان کے تبصروں کا لب لباب یہی تھا کہ یہ دھماکے دہشت پسندوں کی طرف سے حکومت کو ناکام بنانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ لیانا خاموش کھڑی سنتی رہی اور دل ہی دل میں ان کے تبصروں پر ہنستی رہی۔ اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ دھماکے کس لئے ہوئے اور ان دھماکوں کی ذمہ دار ان کے ساتھ کھڑی ان کی باتیں سن رہی ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ایک بس آ کر وہاں رکی اور پھر باقی لوگوں کے ساتھ وہ بھی بس میں سوار ہو گئی۔ بس پر لکھے ہوئے آخری سٹاپ کا نام اس نے پڑھ لیا تھا۔ گو وہ اس علاقے کو جانتی تو نہ تھی لیکن بہرحال اب کنڈیکٹر کو تو کچھ بتانا تھا اور اسی لمحے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافر نے بھی اسی سٹاپ کا نام کنڈیکٹر سے لیا اور کنڈیکٹر نے اسے ٹکٹ کاٹ کر دیا اور ایک چھوٹا نوٹ لے لیا۔ لیانا نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس جیسا چھوٹا نوٹ نکالا اور کنڈیکٹر کی طرف بڑھا کر اس نے اسی سٹاپ کا نام لیا تو کنڈیکٹر نے اسے بھی ٹکٹ پکڑا دیا۔

''آپ بھی آسلم کالونی جا رہی ہیں۔ آپ وہیں رہتی ہیں''...... ساتھ والے مسافر نے چونک کر لیانا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں وہاں ایک فرینڈ سے ملنے جا رہی ہوں۔ وہ سنٹرل انٹیلی جنس میں آفیسر ہیں''......لیانا نے اسے مطمئن کرنے کے لئے جان بوجھ کر سنٹرل انٹیلی جنس آفیسر کا کہہ دیا تو وہ آدمی خاموش ہو گیا۔بس تھوڑی دیر بعد شہر میں داخل ہوگئی اور پھر مختلف سٹاپش پر رکتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔شہر کے ایک مصروف سٹاپ پر جیسے ہی وہ رکی لیانا اچانک اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ارے ابھی آسلم کالونی تو نہیں آئی''......مسافر نے چونک کر کہا۔

''وہ ایک فرینڈ نظر آ گئی ہے میں اس سے مل لوں''......لیانا نے جلدی سے کہا اور بس سے نیچے اتر گئی۔ اس آدمی سے پیچھا چھڑانے کا یہی ایک طریقہ تھا اور پھر اس نے آسلم کالونی تو بہرحال جانا بھی نہ تھا۔بس کے چلے جانے کے بعد لیانا نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور اسے شہریار ٹاؤن چلنے کے لئے کہا۔ جہاں ماسٹر میکائے کا ایک گروپ موجود تھا۔ ظاہر ہے اب لیانا کے لئے وہی ٹھکانہ رہ گیا تھا۔

عمران تیز تیز چلتا ہوا گلی سے گزر کر جیسے ہی سڑک پر پہنچا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہی کوٹھی جس میں سے وہ ابھی نکلے تھے۔ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں بکھرتی چلی گئی۔ عمران اس کوٹھی سے چار کوٹھیاں دور تھا۔لیکن اس کے باوجود دھماکہ اس قدر خوفناک اور شدید تھا کہ عمران بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا۔لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

ہر طرف بھگدڑ سی مچ گئی تھی اور تباہ شدہ کوٹھی سے ملحقہ دونوں کوٹھیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا تھا عمران اٹھ کر حیرت سے تباہ ہونے والی کوٹھی کو دیکھنے لگا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوٹھی اس طرح بھی تباہ ہو سکتی ہے۔ دھماکہ یوں لگتا تھا جیسے ٹائم بم کا ہو لیکن یہ ٹائم بم کوٹھی میں کیسے لگایا جا سکتا تھا۔ مجرم تو خود کوٹھی میں موجود تھے اور اگر عمران اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی بلیڈوں سے کاٹ کر ان پر حملہ آور نہ ہو جاتا تو لازماً مجرم اب بھی کوٹھی میں ہوتے۔

اس لئے کسی ٹائم بم کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ یہی سوچا جا سکتا تھا کہ فرار ہونے والی لیانا نے باہر سے بم پھینکا ہو گا لیکن دھماکہ کا مرکز عمران کے اندازے کے مطابق کوٹھی کی عمارت تھی۔

اگر باہر سے بم پھینکا جاتا تو وہ زیادہ سے زیادہ لان میں گر کر پھٹتا۔ اس سے تو یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ کسی منی میزائل گن سے میزائل پھینکا گیا ہے لیکن ظاہر ہے بھری پری سڑک سے تو میزائل پھینکنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لہذا لازماً میزائل سامنے والی عمارت سے فائر کیا گیا ہو گا۔ یہی سوچتے ہی عمران نے ایسی عمارت کو چیک کرنے کے لئے گردن موڑی اور اسی لمحے تباہ شدہ کوٹھی کے سامنے والی کوٹھی کی دوسری منزل پر واقع کھڑکی سے اسے لیانا کا چہرہ نظر آیا اور ساتھ ہی منی میزائل گن کی مخصوص نال بھی۔

لیانا اور منی میزائل گن دونوں کا رخ عمران کی طرف ہی تھا۔ لیانا کے چہرے پر نظر پڑتے ہی عمران نے یکلخت سڑک کی دوسری طرف لمبا جمپ لگایا اور جیسے وہ اڑتا ہوا سڑک کی دوسری طرف فٹ پاتھ پر جا گرا۔ اسی لمحے عین اس جگہ جہاں ایک لمحہ پہلے عمران موجود تھا۔ ایک اور زور دار دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ سڑک سے گزرنے والی دو کاریں اڑتی ہوئیں سائیڈ کی کوٹھی کی دیوار سے پوری قوت سے ٹکرائیں اور ساتھ ہی اردگرد موجود کئی افراد کے جسموں کے ہزاروں ٹکڑے فضا میں اڑنے لگے۔ اچانک

درمیان میں کاریں آ جانے کی وجہ سے عمران اس بم کے اڑنے والے ذرات کے علاوہ سڑک کے ٹکڑوں سے بھی بچ گیا تھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے قلابازی کھائی اور فٹ پاتھ کے دوسری طرف موجود ایک گڑھے میں دبک گیا۔

پتھروں کی بارش اس کے اوپر سے گزر گئی اور وہ گڑھے میں دبکے ہونے کی وجہ سے بال بال محفوظ رہا۔ دھماکے کی بازگشت ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے میزائل عین اس کے سر کے اوپر پھٹا ہو۔ اس بار واقعی وہ صریحاً موت سے بال بال بچا تھا۔ اگر وہ ایک لمحہ اور مڑ کر نہ دیکھتا یا اپنی خصوصی تربیت کی وجہ سے وہ اچانک چھلانگ نہ لگا دیتا تو اس کے جسم کے ٹکڑوں کی گنتی بھی محال ہو جاتی۔

ہر طرف چیخ و پکار اور بھگدڑ سی مچی ہوئی تھی۔ چند لمحے تو واقعی عمران کا ذہن ماؤف سا رہا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اسی گڑھے سے پیدا ہوا ہے اور اسے قیامت تک یہیں رہنا ہے اس کا سانس خود بخود تیز ہو گیا تھا لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کا شعور بیدار ہو گیا اور عمران اچھل کر گڑھے سے باہر نکلا اور پھر بے تحاشہ دوڑتا ہوا اس عقبی گلی کی طرف بڑھ گیا جو کہ لیانا والی کوٹھی کے عقب میں جاتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ لیانا عقبی دروازے سے ہی باہر نکلے گی۔ لیکن ایک کوٹھی کراس کرتے ہی وہ رک گیا۔

آگے گلی بند ہو گئی تھی۔ عمران جھنجلا کر واپس پلٹا اور پھر ذرا پہلے

بائیں طرف جاتی ہوئی گلی میں داخل ہو کر وہ اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ عقبی دروازہ بند تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جمپ لگا کر وہ پہلے دیوار پر چڑھا اور دوسرے لمحے اندر کود گیا۔ اس کے دماغ پر اب وحشت سی سوار ہو گئی تھی۔ وہ ابھی اور اسی لمحے لیانا کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑنا چاہتا تھا۔ نیچے کود کر وہ چند لمحے لان کی باڑ کے ساتھ دبکا رہا۔ لیکن جب دھماکے کا کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو وہ دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ لیانا وہاں سے فرار ہو چکی ہے۔ وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ آیا کہ شاید لیانا سامنے کی طرف سے نکلی ہو حالانکہ بظاہر اس کا امکان نہ تھا۔ کیونکہ مجرموں کی نفسیات کے مطابق اس قدر خوفناک واردات کرنے کے بعد سامنے کی طرف جانے کا وہ حوصلہ نہ کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود عمران نے چیک کرنا ضروری سمجھا۔ مین پھاٹک اور اس کی ذیلی کھڑکی اندر سے بند تھی۔ عمران لیانا کے اس طرح فرار ہو جانے پر دل ہی دل میں حیران تھا۔ پہلے بھی تباہ شدہ کوٹھی میں مجرم اسی طرح فرار ہوئے تھے کہ دونوں بیرونی دروازے اندر سے بند تھے اور اب بھی یہی صورتحال تھی۔ حالانکہ وہ آسانی سے کوئی بھی دروازہ کھول کر باہر نکل سکتے تھے۔

عمران اب عمارت کے اندر داخل ہوا اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں میز پر اب بھی وہ پیکنگ موجود تھی۔ جس میں سرخ

رنگ کے چار منی میزائل پڑے ہوئے تھے۔ جبکہ پیکنگ میں دو منی میزائل موجود نہ تھے۔ عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر جب وہ اوپر والے کمرے میں پہنچا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔ منی میزائل گن وہاں پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے منی میزائل گن کی نال کو سونگھا۔ فائر اس سے کیا گیا تھا۔

اب وہ سمجھ گیا کہ لیانا اس کوٹھی سے فرار ہو کر یہاں آئی اور پھر یہیں سے اس نے منی میزائل گن کے ذریعے کوٹھی کے اندر منی میزائل فائر کیا اور اسے تباہ کرنے کے بعد شاید اس نے باہر جھانکا تو عمران اسے نظر آ گیا اور دوسرا منی میزائل اس نے عمران پر فائر کر دیا ہو گا لیکن اسے پہلی کوٹھی سے فرار ہو کر یہاں تک پہنچنے میں اتنی دیر تو نہ لگ سکتی تھی۔

جتنی دیر بعد اس نے پہلا منی میزائل فائر کیا تھا حالانکہ عمران نے پانی کے ذریعے پہلے اپنے ساتھیوں کو ہوش دلایا تھا اور پھر وہ عقبی دروازے سے نکل کر گھوم کر جب سڑک پر آیا تھا تو کوٹھی میں منی میزائل فائر کیا گیا۔ اگر اس وقت منی میزائل فائر ہوتا جب وہ سب کوٹھی کے اندر تھے تو لازماً ان سب کے پرخچے اڑ جاتے۔ اس وقفے نے ان سب کی جانیں بچا لی تھیں لیکن اسے دیر کیوں ہوئی۔ اب ظاہر ہے اس کا جواب تو اس کے پاس نہ تھا۔ اب اسے کیا معلوم تھا کہ اگر پہلے منی میزائل گن میں منی میزائل لوڈ ہوتا تو پھر واقعی ان کے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔ لیکن مارنے والے سے بچانے

والا یقیناً طاقتور ہے۔

عمران ایک بار پھر نیچے اترا اور اس نے پوری کوٹھی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ کوٹھی کے اندر خاصا اسلحہ موجود تھا۔ لیکن کھانے پینے کی کوئی چیز نظر نہ آنے پر عمران سمجھ گیا کہ اس کوٹھی کو صرف ایمرجنسی کے وقت استعمال کے لئے ریزرو رکھا گیا ہو گا اور شاید گیس بلاسٹر کو بھی اسی کوٹھی سے ہی فائر کیا گیا تھا کیونکہ اس کھڑکی سے تباہ شدہ کوٹھی کا لان برآمدہ اور اس کا اندرونی حصہ صاف نظر آتا تھا۔ کافی دیر تک تلاشی لینے کے باوجود جب عمران کے ہاتھ کوئی ایسا کلیو نہ آسکا۔

جس سے وہ لیانا کا اور کوئی ٹھکانہ ڈھونڈھ سکتا تو عمران عقبی دروازہ کھول کر باہر آ گیا اور پھر گلی میں سے ہوتا ہوا جب وہ سڑک پر پہنچا تو وہاں پولیس نے گھیرا ڈال رکھا تھا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں، ایمبولینس، کاروں اور پولیس گاڑیوں کا ایک اژدہام سا تھا۔ عمران بچتا بچاتا اپنی کار کی طرف بڑھا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو کار کے قریب موجود پایا عمران کو دیکھتے ہی ان سب کے چہرے کھل اٹھے۔

''اوہ عمران صاحب شکر ہے۔ آپ زندہ نظر آ گئے ورنہ آپ جس طرف مڑ گئے تھے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ دوسرا دھماکہ آپ والی جگہ پر ہی ہوا ہو گا اور آپ......'' کیپٹن شکیل نے کہا اور جب عمران نے ساری صورتحال بتائی تو وہ سب اپنے اور

عمران کے اس طرح زندہ بچ جانے پر اللہ کا شکر ادا کرنے لگے۔

''آخر یہ چکر کیا ہے۔ یہ لیانا کیا چاہتی ہے''...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

''وہ ہم سب کو ہلاک کرنا چاہتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیوں اور یہ لیانا اب فرار ہو کر کہاں گئی ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''جہاں بھی گئی ہو گی بہرحال اسے ہمیں اور خاص طور پر مجھے ہلاک کرنے کے لئے میرے پاس تو آنا ہی پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ان کے ساتھ ٹائیگر بھی موجود تھا۔ عمران نے اسے خاص طور پر وہاں بلایا تھا۔ اس نے ٹائیگر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ کار میں بیٹھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے۔

''کہاں جانا ہے باس''...... ٹائیگر نے کالونی سے باہر نکل عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''لیانا کے پاس اب کوئی ٹھکانہ نہیں ہو گا اس لئے وہ سیدھی مارس کلب گئی ہو گی یا پھر اسے معلوم ہو گا کہ ماسٹر میکائے کہاں رہتا ہے۔ وہ اب اسی کے پاس جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں مارس کلب کی سائیڈ میں جا کر رک گئیں اور پھر عمران اور ٹائیگر کاروں سے اتر کر

اشارہ کیا۔ ٹائیگر چونکہ کوبرا کے میک اپ میں نہ تھا اس لئے وہ اسے نہ پہچانتا تھا۔

''پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

''فی الحال ہم پینے کے نہیں تمہیں کچھ پلانے کے موڈ میں ہیں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ مجھے کیا پلائیں گے''...... ماسٹر میکائے نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم نے معمولی سا جھوٹ بولا تو جھاڑ پلاؤں گا اور اگر زیادہ جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو یہاں سے لے جا کر کولہو میں بھی پیلا جا سکتا ہے اور اگر مجھے بہت زیادہ غصہ آیا تو ہوسکتا ہے کہ تمہیں اپنا ہی خون پینا پڑ جائے''......عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں جھوٹ بولوں گا۔ مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی اور ایک بات اور بتا دوں کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔ اس کی وجہ سے میں آپ کی عزت کرتا ہوں ورنہ میرے پاس تو کسی سے بات کرنے کا بھی وقت نہیں ہے''...... ماسٹر میکائے نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ یقیناً عمران کے ریمارکس کا برا مان گیا تھا۔

''سوپر فیاض کی طرف سے دی ہوئی عزت تو میں تمہیں واپس دیتا ہوں۔ اسے تم ابھی اور اسی وقت اپنی میز کے دراز میں رکھ کر

تالا لگا لو تاکہ وہ بھاگ نہ سکے باقی رہا بات کرنے کا وقت تو میں بھی زبان ہلانے سے ہاتھ اور پیر ہلانا زیادہ پسند کرتا ہوں سمجھے تم۔ ویسے تمہیں اتنا ڈرامہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر میکائے ہونٹ کاٹتا ہوا خاموش بیٹھا رہا البتہ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''اوکے۔ بتائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''۔ چند لمحوں بعد ماسٹر میکائے نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا لیکن اس بار اس کا لہجہ کاروباری تھا۔

''لیانا یہاں آئی تھی''...... عمران نے اچانک کہا اور ماسٹر میکائے اس اچانک جملے کی وجہ سے اپنے آپ کو چونکنے سے باز نہ رکھ سکا۔

''ہاں۔ مگر۔ کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کون لیانا''...... ماسٹر میکائے نے بری طرح سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسرائیلی لیڈی بلیک ہاک لیانا اور سنو ماسٹر میکائے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صاف صاف بتا دو۔ لیانا نے تو یہاں سے واپس چلی جانا ہے لیکن ہم نے یہیں رہنا ہے''......عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے کہ لیانا یہاں آئی تھی اور دوسری بات یہ کہ بلیک ہاک کیا ہے۔ لیانا تو ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ ہے''...... ماسٹر میکائے نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور

کلب کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اور ٹائیگر دونوں کے کپڑوں پر بے شمار سلوٹیں پڑ چکی تھیں عمران کے جسم پر تو رگڑوں اور مٹی کے نشانات بھی موجود تھے لیکن ظاہر ہے عمران ایسی باتوں کی کہاں پرواہ کرنے والا تھا۔ کلب میں اس وقت بھی اچھا خاصا رش تھا۔ عمران کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔ جہاں ہیلر کی جگہ اب ایک دبلا پتلا سا آدمی کھڑا تھا۔

''ماسٹر میکائے آفس میں موجود ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ ابھی آئے ہیں''...... اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''اوکے۔ اس سے کہو سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست علی عمران ملنے آیا ہے''...... عمران نے اس دبلے پتلے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ یس سر''...... کاؤنٹر مین نے کہا اور پھر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر دبا دیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

''باس میں کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کے دوست علی عمران صاحب اور ان کے ایک ساتھی آئے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آفس میں بھجوا دو''...... دوسری طرف سے کہا گیا

اور کاؤنٹر مین نے رسیور رکھ کر ایک ویٹر سے ان کی آفس تک رہنمائی کرنے کا کہا۔

''آئیں جناب''...... ویٹر نے کہا اور پھر وہ عمران اور ٹائیگر کو ساتھ لئے ایک راہداری میں مڑ گیا۔ سامنے ہی ایک دروازے پر آفس کی تختی لگی ہوئی تھی۔ عمران سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ پہلے بھی ایک بار ماسٹر میکائے سے اسی دفتر میں مل چکا تھا۔ ویٹر نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

''یس کم اِن''...... اندر سے وہی سخت آواز ابھری اور ویٹر نے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا۔ عمران نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو وہ اندر سے بند نہ تھا۔ اس لئے آسانی سے کھلتا گیا اور پھر عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے۔ میز کے پیچھے مضبوط اور انتہائی کسرتی جسامت کا مالک ماسٹر میکائے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا عمران کو اندر آتے دیکھ کر وہ استقبالیہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

''اوہ عمران صاحب۔ زہے نصیب۔ آج اتنے عرصے کے بعد کیسے ادھر بھول پڑے''...... ماسٹر میکائے نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحے کے لئے عمران کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''تم جیسے آدمی کے منہ سے یہ خوشامدانہ اور نرم زبان کچھ اچھی نہیں لگتی۔ تمہیں تو کرخت اور سرد انداز میں ہی بولنا چاہئے''۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور ماسٹر میکائے کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس نے ٹائیگر سے بھی مصافحہ کیا اور انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا

اشارہ کیا۔ ٹائیگر چونکہ کوبرا کے میک اپ میں نہ تھا اس لئے وہ اسے نہ پہچانتا تھا۔

''پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

''فی الحال ہم پینے کے نہیں تمہیں کچھ پلانے کے موڈ میں ہیں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ مجھے کیا پلائیں گے''...... ماسٹر میکائے نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم نے معمولی سا جھوٹ بولا تو جھاڑ پلاؤں گا اور اگر زیادہ جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو یہاں سے لے جا کر کولہو میں بھی پیلا جا سکتا ہے اور اگر مجھے بہت زیادہ غصہ آیا تو ہوسکتا ہے کہ تمہیں اپنا ہی خون پینا پڑ جائے''......عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں جھوٹ بولوں گا۔ مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی اور ایک بات اور بتا دوں کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض میرا دوست ہے۔ اس کی وجہ سے میں آپ کی عزت کرتا ہوں ورنہ میرے پاس تو کسی سے بات کرنے کا بھی وقت نہیں ہے''...... ماسٹر میکائے نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ یقیناً عمران کے ریمارکس کا برا مان گیا تھا۔

''سوپر فیاض کی طرف سے دی ہوئی عزت تو میں تمہیں واپس دیتا ہوں۔ اسے تم ابھی اور اسی وقت اپنی میز کے دراز میں رکھ کر

تالا لگا لو تاکہ وہ بھاگ نہ سکے باقی رہا بات کرنے کا وقت تو میں بھی زبان ہلانے سے ہاتھ اور پیر ہلانا زیادہ پسند کرتا ہوں سمجھے تم۔ ویسے تمہیں اتنا ڈرامہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر میکائے ہونٹ کاٹتا ہوا خاموش بیٹھا رہا البتہ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''اوکے۔ بتائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''۔ چند لمحوں بعد ماسٹر میکائے نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا لیکن اس بار اس کا لہجہ کاروباری تھا۔

''لیانا یہاں آئی تھی''...... عمران نے اچانک کہا اور ماسٹر میکائے اس اچانک جملے کی وجہ سے اپنے آپ کو چونکنے سے باز نہ رکھ سکا۔

''ہاں۔ مگر۔ کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کون لیانا''...... ماسٹر میکائے نے بری طرح سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسرائیلی لیڈی بلیک ہاک لیانا اور سنو ماسٹر میکائے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صاف صاف بتا دو۔ لیانا نے تو یہاں سے واپس چلی جانا ہے لیکن ہم نے یہیں رہنا ہے''......عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے کہ لیانا یہاں آئی تھی اور دوسری بات یہ کہ بلیک ہاک کیا ہے۔ لیانا تو ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ ہے''...... ماسٹر میکائے نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور

اکریمین سیکرٹ ایجنٹ کا سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

''اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ کہ لیانا یہاں کیوں آئی تھی''۔ عمران نے کہا۔

''وہ میرے ایک دوست کی بیوی ہے اور میری پرانی دوست ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ میرے ذریعے آپ سے ملنا چاہتے تھے۔ اب وہ آپ سے کیوں ملنا چاہتے تھے یہ میں نہیں جانتا''...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

''اب تم سچ بول رہے ہو۔ اس لئے ہماری تمہاری دوستی پکی اور سنو اب میں اس سے ملنا چاہتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر میکائے کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ آئی۔

''میں نے کوشش کی تھی کہ اس کا پتہ معلوم ہو جائے لیکن اس نے کہا تھا کہ میں خود ہی فون کر لوں گا لیکن دوبارہ اس نے فون ہی نہیں کیا''...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے اب اس کا فون آئے تو اسے بے شک کہہ دینا کہ عمران تم سے ملنا چاہتا ہے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا''...... ماسٹر میکائے نے کہا اور عمران اس سے مصافحہ کر کے باہر آ گیا۔ ہوٹل سے باہر آنے کے بعد عمران ٹائیگر کی طرف مڑا۔

''ٹائیگر تم اپنے فلیٹ جا کر لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی

کر لو۔ اب تمہاری ڈیوٹی یہیں مستقل رہے گی۔ لیانا لازماً ماسٹر میکائے کو فون کرے گی یا خود اس سے ملنے آئے گی اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ میک اپ میں ہو۔ تم نے ماسٹر میکائے کا فون بھی ٹیپ کرنا ہے اور اس کی نگرانی بھی کرنی ہے۔ اگر فون آئے تو لوکیشن چیکنگ آلے کی مدد سے لوکیشن چیک کر لینا اور اگر خود ملنے آئے تو اس کی نگرانی کر کے اطلاع دینی ہے''...... عمران نے ٹائیگر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں سارا انتظام کر لوں گا''...... ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیلر سے عمران کو معلوم ہو چکا تھا کہ ماسٹر میکائے بھی بلیک ہاک کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ چاہتا تو اس کی گردن پکڑ کر اس سے سب کچھ معلوم کر سکتا تھا لیکن اسے اس سے زیادہ لیانا کی فکر تھی جس کا ٹارگٹ وہ اور اس کے ساتھی تھے اس لئے اس نے جان بوجھ کر ماسٹر میکائے کو نہ چھیڑا تھا اور اس سے شرافت سے بات کر کے آ گیا تھا تاکہ اس کے ذریعے لیانا تک پہنچ سکے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ لیانا کی حالت اس وقت کسی زخمی شیرنی کی سی ہو گی کیونکہ اس کا شوہر اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا اور لیانا اب اپنے شوہر کے انتقام کے لئے سلگ رہی ہو گی۔ اس سے کوئی بعید نہ تھا کہ وہ اب کب اور کس انداز میں اس پر حملہ کر دے۔ وہ بہرحال ایک خطرناک لیڈی ایجنٹ تھی۔

ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ کا سن کر عمران بھی چونک پڑا۔

''اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ کہ لیانا یہاں کیوں آئی تھی''۔ عمران نے کہا۔

''وہ میرے ایک دوست کی بیوی ہے اور میری پرانی دوست ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ میرے ذریعے آپ سے ملنا چاہتے تھے۔ اب وہ آپ سے کیوں ملنا چاہتے تھے یہ میں نہیں جانتا''...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

''اب تم سچ بول رہے ہو۔ اس لئے ہماری تمہاری دوستی پکی اور سنو اب میں اس سے ملنا چاہتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر میکائے کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ آئی۔

''میں نے کوشش کی تھی کہ اس کا پتہ معلوم ہو جائے لیکن اس نے کہا تھا کہ میں خود ہی فون کر لوں گا لیکن دوبارہ اس نے فون ہی نہیں کیا''...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے اب اس کا فون آئے تو اسے بے شک کہہ دینا کہ عمران تم سے ملنا چاہتا ہے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا''...... ماسٹر میکائے نے کہا اور عمران اس سے مصافحہ کر کے باہر آ گیا۔ ہوٹل سے باہر آنے کے بعد عمران ٹائیگر کی طرف مڑا۔

''ٹائیگر تم اپنے فلیٹ جا کر لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی

کر لو۔ اب تمہاری ڈیوٹی یہیں مستقل رہے گی۔ لیانا لازماً ماسٹر میکائے کو فون کرے گی یا خود اس سے ملنے آئے گی اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ میک اپ میں ہو۔ تم نے ماسٹر میکائے کا فون بھی ٹیپ کرنا ہے اور اس کی نگرانی بھی کرنی ہے۔ اگر فون آئے تو لوکیشن چیکنگ آلے کی مدد سے لوکیشن چیک کر لینا اور اگر خود ملنے آئے تو اس کی نگرانی کر کے اطلاع دینی ہے''...... عمران نے ٹائیگر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میں سارا انتظام کر لوں گا''...... ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیلر سے عمران کو معلوم ہو چکا تھا کہ ماسٹر میکائے بھی بلیک ہاک کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ چاہتا تو اس کی گردن پکڑ کر اس سے سب کچھ معلوم کر سکتا تھا لیکن اسے اس سے زیادہ لیانا کی فکر تھی جس کا ٹارگٹ وہ اور اس کے ساتھی تھے اس لئے اس نے جان بوجھ کر ماسٹر میکائے کو نہ چھیڑا تھا اور اس سے شرافت سے بات کر کے آ گیا تھا تاکہ اس کے ذریعے لیانا تک پہنچ سکے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ لیانا کی حالت اس وقت کسی زخمی شیرنی کی سی ہو گی کیونکہ اس کا شوہر اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا اور لیانا اب اپنے شوہر کے انتقام کے لئے سلگ رہی ہو گی۔ اس سے کوئی بعید نہ تھا کہ وہ اب کب اور کس انداز میں اس پر حملہ کر دے۔ وہ بہر حال ایک خطرناک لیڈی ایجنٹ تھی۔

لیانا کے چہرے پر شدید جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ اس کا شوہر ولیم، سوزے اور اس کے گروپ کے پانچ بہترین ساتھیوں کے اس طرح قتل ہونے اور پھر کوٹھی کے تباہ ہو جانے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح بچ نکلنے پر اس کا پارہ بری طرح چڑھا ہوا تھا۔ ماسٹر میکائے کے پاس پہنچ کر اس نے ولیم کی ہلاکت سے اسے مطلع کیا جس کی ہلاکت پر ماسٹر میکائے نے بھی انتہائی افسوس ظاہر کیا تھا۔ لیانا نے کچھ سوچ کر ماسٹر میکائے سے مدد لینے کی بجائے او۔ٹی سے رابطہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس نے ماسٹر میکائے کو او۔ٹی کے بارے میں ساری بات بتا دی اور پھر اس نے او۔ٹی کے نمبر پر اس سے بات کی۔

او۔ٹی کو اس نے ولیم اور اس کے دیئے ہوئے گروپ کی ہلاکت سے مطلع کیا تو او۔ٹی نے اسے ایک اور گروپ دینے کا وعدہ کر لیا۔ اس گروپ میں گیارہ آدمی تھے جس کا باس جیکب تھا۔

او۔ٹی نے اسے نیا ٹھکانہ بھی مہیا کر دیا تھا اس لئے لیانا ماسٹر میکائے کے پاس سے اٹھ کر فوراً وہاں سے روانہ ہو گئی اور نئے ٹھکانے پر پہنچ کر اس نے جیکب اور اس کے گروپ کو وہیں بلا لیا اور پھر اس نے جیکب اور اس کے دیگر ساتھیوں کو ہر طرح تیار رہنے کا حکم دیا لیکن اب لیانا کو یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ عمران کو کہاں گھیرے۔

ویسے وہ دل ہی دل میں خود کو کوس رہی تھی کہ وہ اور ولیم، عمران سے باتیں کرنے کے چکر میں کیوں پڑ گئے۔ بہتر ہوتا کہ وہ بے ہوش عمران اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیتے لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ عمران سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوا تھا۔ اگر وہ اس وقت اسے مارنے کی کوشش کرتے تب بھی عمران لازماً مزاحمت کرتا چاہے اس کا نتیجہ کچھ بھی نکلتا۔

لیانا ابھی بیٹھی اس بات پر غور کر رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور جیکب اندر داخل ہوا۔ وہ لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان تھا۔

''مادام۔ کیا میں عمران کے فلیٹ کی نگرانی کے لئے ایک آدمی کو بھیج دوں تاکہ جیسے ہی عمران فلیٹ پر پہنچے تو وہ ہمیں اطلاع کر دے''...... جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرے خیال میں ایک مرتبہ فلیٹ پر حملے کے بعد وہ اب فلیٹ پر ہرگز نہ جائے گا۔ ہمیں اس کا کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈنا ہوگا۔ ارے ہاں ماسٹر میکائے نے

سپرنٹنڈنٹ فیاض کے متعلق بتایا تھا کہ وہ عمران کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈھ نکالے گا۔ ماسٹر میکائے نے اس کا کوئی پتہ تو بتایا تھا“۔ لیانا نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

”ماسٹر میکائے کون ہے مادام“...... جیکب نے پوچھا وہ اب ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

”ہے ایک آدمی“...... لیانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ بھول چکی تھی۔ وہ چند لمحے تو بیٹھی سوچتی رہی اور پھر اس نے ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر ماسٹر میکائے کے نمبر پریس کرنے لگی۔ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ اس سے دوبارہ پوچھنا چاہتا تھا۔

”یس۔ ماسٹر بول رہا ہوں“...... ماسٹر میکائے کی آواز سنائی دی۔

”لیانا بول رہی ہوں۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا میکائے کہ عمران کو میرے متعلق کچھ نہ بتانا لیکن تم نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے“...... لیانا نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ لیانا۔ میں نے تو اسے کچھ نہیں بتایا۔ اس نے آتے ہی تمہارا نام لیا اور کہنے لگا کہ لیانا یہاں کیوں آئی تھی“...... ماسٹر میکائے نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ وہ تمہارے پاس کس وقت آیا تھا“...... لیانا نے چونک کر پوچھا۔

”ابھی آدھے گھنٹے پہلے اور ہاں وہ اب تم سے خود ملنا چاہتا ہے“...... ماسٹر میکائے نے کہا اور لیانا سمجھ گئی کہ عمران تباہ شدہ کوٹھی سے نکل کر سیدھا ماسٹر میکائے کے پاس پہنچا ہوگا۔

”کیا اس نے کوئی پتہ بتایا ہے“......لیانا نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ بس اس نے تم سے ملنے کا ہی کہا تھا اور اتنی بات کہہ کر وہ چلا گیا“...... ماسٹر میکائے نے کہا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ اس کے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ تم نے کیا بتایا تھا“......لیانا نے مایوس ہوتے ہوئے پوچھا۔

”وہ آفیسر کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں رہتا ہے۔ وہ یقیناً عمران کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈھ نکالے گا“...... ماسٹر میکائے نے کہا اور لیانا نے ’اوکے‘ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے سوچتی پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا جیسے اس نے کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔

”آفیسرز کالونی میں ہمارا داخلہ مشکل ہو سکتا ہے کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم کسی دوسری کالونی سے گزر کر اس کی رہائش گاہ کے عقبی طرف جا سکتے ہیں“...... لیانا نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

”یس مادام۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی رہائش گاہ آفیسرز کالونی کے آخری حصے میں ہے۔ وہاں سڑک بند ہو جاتی ہے جبکہ اس کی رہائش گاہ کا عقبی حصہ دوسری کالونی کی طرف ہے۔ اس طرف رہائش گاہ کی دیواریں اونچی ہیں لیکن ہم وہاں سے نقب لگا کر اندر

پہنچ سکتے ہیں۔ وہاں بھی ایک گارڈ موجود ہے لیکن ہم اسے آسانی سے قابو کر لیں گے''...... جیکب نے کہا تو لیانا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''اپنے اسلحے کے بارے میں بتاؤ کیا تمہارے پاس ایس ون آر شیلز موجودہ ہیں''......لیانا نے پوچھا۔

''نو مادام میرے پاس ایس ون آر شیلز تو نہیں ہیں لیکن میں احتیاطاً اپنے ساتھ کارس گن لے آیا تھا۔ اس گن سے ہم زہریلے کیپسول فائر کر سکتے ہیں جن سے بے شمار افراد کو ایک لمحے میں بے ہوش کیا جا سکتا ہے''...... جیکب نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ کارس گن سے ہی کام چل جائے گا۔ تم تیاری کرو۔ ہم ابھی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی رہائش گاہ جائیں گے اور وہ بھی عقبی جانب سے''......لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر نکل گیا۔ لیانا چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے کچھ سوچ کر سیل فون اٹھایا اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے آفس کا نمبر بتاؤ''......لیانا نے کہا تو آپریٹر نے اسے ایک نمبر بتا دیا۔ لیانا نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور تیزی سے نمبر پریس کرنے

لگی۔

''یس سنٹرل انٹیلی جنس بیورو''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میرا نام مری ہے اور میں گریٹ لینڈ کی سنٹرل انٹیلی جنس سے تعلق رکھتی ہوں۔ کیا آپ میری سپرنٹنڈنٹ صاحب سے بات کرا سکتے ہیں''......لیانا نے ایک فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

''سوری میڈم۔ سوپر صاحب آج آفس نہیں آئے ہیں۔ صبح ان کا فون آیا تھا۔ ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اس لئے وہ آج گھر پر ہی آرام کر رہے ہیں''......دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوکے۔ آپ ان کے گھر کا نمبر دیں میں وہیں بات کر لیتی ہوں ان سے''......لیانا نے کہا تو دوسری طرف سے اسے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ لیانا نے اوکے کہہ کر کال ڈراپ کی اور پھر کریڈل پر ہاتھ مارا اور ٹون کلیئر ہوتے ہی وہ آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر تیزی سے پریس کرنے لگی۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا

''یس''......ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیا یہ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا نمبر ہے''۔ لیانا نے نسوانی آواز سن کر نرم لہجے میں کہا۔

''ہاں فرمائیں۔ میں ان کی ملازمہ بول رہی ہوں''....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کہاں ہیں۔ میں نے کچھ دیر پہلے ان کے آفس میں فون کیا تھا تو مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ آفس نہیں گئے ہیں''...... لیانا نے پوچھا۔

''اوہ۔ جی ہاں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے وہ آج گھر پر ہی آرام کر رہے ہیں۔ آپ کون بول رہی ہیں''...... دوسری طرف سے ملازمہ نے پوچھا۔

''ہیلو ہیلو۔ آپ کو میری آواز آ رہی ہیں۔ ہیلو''...... لیانا نے جان بوجھ کر ایسی اداکاری کرنا شروع کر دی جیسے اسے دوسری طرف سے آواز ہی سنائی نہ دے رہی ہو۔

''جی آپ کی مجھے آواز سنائی دے رہی ہے۔ کون بول رہی ہیں آپ''...... ملازمہ نے کہا۔

''ہیلو ہیلو۔ ہونہہ فون میں کوئی خرابی ہوگئی ہے اس لئے شاید دوسری طرف کی آواز مجھے سنائی نہیں دے رہی ہے''...... لیانا نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی آواز ملازمہ نے سن لی ہو گی اور اگر وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بتائے گی تو وہ یہی کہے گی کہ فون خراب ہونے کی وجہ سے اس کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ رسیور کریڈل پر رکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ پھر وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس نے نہ صرف لباس بدل لیا تھا بلکہ اس نے چہرے پر ہلکا سا میک

اپ بھی کر رکھا تھا اور اس نے جیکٹ کی جیبوں میں مختلف قسم کا جدید ترین اسلحہ بھی منتقل کر لیا تھا۔ باہر جیکب کے ساتھی دو کاروں میں موجود تھے۔ جبکہ ایک کار کے قریب جیکب کھڑا تھا۔

''سب پوری طرح تیار ہیں''...... لیانا نے قریب پہنچ کر جیکب سے کہا۔

''یس مادام''...... جیکب نے مختصر سا جواب دیا اور لیانا نے اسے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے لئے کہا اور خود سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد کاریں مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئیں سوپر فیاض کی رہائش گاہ کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ آدھے گھنٹے کے بعد جیکب اسے لے کر ایک نئی کالونی میں لے آیا۔ سڑک پر سے گزرتے ہوئے وہ ایک بڑی رہائش گاہ کے عقبی حصے کے پاس سے گزرتے چلے گئے۔ اس عمارت کی عقبی دیوار کافی اونچی تھی لیکن اس دیوار کے قریب کئی درخت موجود تھے۔ ان درختوں کے درمیان دو مسلح گارڈز موجود تھے۔ چونکہ اس طرف باقی رہائش گاہوں کے بھی عقبی حصے تھے اس لئے اس طرف لوگوں کا آنا جانا کم ہی ہوتا تھا۔ لیانا کے کہنے پر جیکب کار آگے تک لے گیا پھر اس نے کار موڑی اور واپس اس حصے کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا جہاں سوپر فیاض کی رہائش گاہ کا عقبی حصہ تھا اور وہاں دو مسلح گارڈز موجود تھے۔

''دونوں گارڈز درختوں کے قریب موجود ہیں۔ کار ان کے

نزدیک سے گزارتے ہوئے لے جاؤ۔ میں انہیں سائیلنسر لگے ریوالور سے شکار کرتی ہوں''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کار کو دھیمی رفتار سے سائیڈ سڑک کے پاس سے آگے بڑھاتا چلا گیا۔ لیانا نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ایک ریوالور نکال لیا۔ ریوالور کے ساتھ ایک سائیلنسر رکھا ہوا تھا۔ جب تک جیکب کار لے کر گارڈز کے نزدیک پہنچتا۔ لیانا ریوالور پر سائیلنسر لگا چکی تھی۔ پھر اس نے کھڑکی کھولی اور گن کی نال کھڑکی کے کنارے پر رکھ دی۔ کچھ ہی دیر میں کار جیسے ہی ان گارڈز کے نزدیک سے گزری لیانا نے وقت ضائع کئے بغیر ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی دو بار آواز ابھری اور دونوں گارڈز اچھل اچھل کر نیچے گرتے چلے گئے۔

''کام ہو گیا ہے کار روک دو''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے کار اسی طرف روک دی جہاں درختوں کے درمیان دونوں گارڈز کو ٹارگٹ کیا تھا۔

''اب تم کارس گن نکالو اور چار کیپسول اندر فائر کر دو''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے کار کا دروازہ کھولا اور کار سے باہر نکل گیا۔ اس نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں سے ایک بڑے منہ والی گن نکالی اور اس کا رخ کوٹھی کی دیوار کی طرف کرتے ہوئے بٹن دبانا شروع کر دیا۔ اس نے ایک کے بعد ایک چار فائر کئے تو اندر یکے بعد دیگر چار بار ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائیں دیں اور پھر

خاموشی چھا گئی۔ اس دوران لیانا کار سے نکل آئی تھی۔ اس کے پیچھے آنے والی کاروں سے جیکب کے ساتھی بھی اتر گئے تھے اور وہ تیزی سے دائیں بائیں پھیل گئے تھے تاکہ ہر طرف نظر رکھ سکیں۔

''گیس کا اثر کب تک رہتا ہے''...... لیانا نے جیکب کے قریب جا کر پوچھا۔

''ہمیں دس منٹ تک یہیں رکنا پڑے گا مادام۔ دس منٹ تک گیس کا اثر رہے گا پھر مکمل طور پر ختم ہو جائے گا''...... جیکب نے کہا۔

''اور اس گیس سے بے ہوش ہونے والے کتنی دیر بعد ہوش میں آ سکتے ہیں''...... لیانا نے پوچھا۔

''اس کی آپ فکر نہ کریں مادام اس گیس سے جو بھی بے ہوش ہوا ہو گا وہ پانچ گھنٹوں سے پہلے کسی صورت ہوش میں نہیں آئے گا''...... جیکب نے کہا تو لیانا کے چہرے پر سکون آ گیا۔ انہوں نے دس منٹ انتظار کیا پھر لیانا نے جیکب کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے درختوں کی طرف بڑھے۔

''اپنے ساتھیوں کو یہیں رکنے کا کہو اور تم میرے ساتھ اندر چلو''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر انہیں ہدایات دینے لگا۔ اس دوران لیانا ارد گرد نظر ڈالتی ہوئی اور وہاں کسی غیر متعلق افراد کو موجود نہ پا کر ایک درخت پر تیزی سے چڑھتی چلی گئی۔ اوپر آ کر اس نے

دیوار کے کنارے پکڑے اور پھر وہ سر اٹھا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اس طرف لان تھا لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ لیانا نے ایک لمحے کے لئے توقف کیا اور پھر وہ فوراً اچکی اور دیوار پر آ گئی۔ اس نے دیوار پر آتے ہی دوسری طرف چھلانگ لگائی۔ ہوا میں قلابازی کھاتی ہوئی وہ یکلخت دوسری طرف پیروں کے بل نیچے پہنچ گئی۔ سائیڈ میں چھوٹے چھوٹے پودے تھے۔ وہ زمین پر آتے ہی ان پودوں کی طرف لپکی اور ان میں دبک گئی اور غور سے سامنے موجود رہائشی حصے کے دائیں بائیں جانے والے راستوں کی طرف دیکھنے لگی۔ لیکن اس طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں جیکب بھی چھلانگ لگا کر اندر آ گیا۔

”بے فکر رہیں مادام۔ میں نے چار کیپسول فائر کئے ہیں۔ گیس نے یہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر دیا ہو گا۔ ہم اطمینان سے اندر جا سکتے ہیں“...... جیکب نے کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر تیزی سے رہائشی حصے کی طرف آگے بڑھتے چلے گئے۔ فرنٹ سائیڈ پر آتے ہی یہ دیکھ کر لیانا کے چہرے پر سکون آ گیا کہ وہاں کئی گارڈز اور رہائش گاہ کے ملازم ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرے ہوئے تھے۔

”آپ کہیں تو میں ان سب کو اٹھا کر ایک جگہ جمع کر دوں“۔ جیکب نے کہا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے البتہ تم گیٹ کی طرف جاؤ۔

گیٹ کے باہر جو گارڈز موجود ہیں انہیں کسی طرح سے اندر بلاؤ اور انہیں یا تو بے ہوش کر دو یا ہلاک۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود ہی اندر آ جائیں اور اندر کی سچوئیشن دیکھ کر چونک پڑیں“...... لیانا نے کہا۔

”یس مادام“...... جیکب نے کہا اور تیزی سے مین گیٹ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ لیانا نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ برآمدے کی جانب بڑھی۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ مادام لیانا سائیلنسر لگا ریوالور لئے آگے بڑھی اور پھر وہ اس دروازے کے قریب پہنچ گئی۔

اس نے احتیاطاً دوسری طرف جھانکا۔ سامنے راہداری تھی۔ اندر بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ لیانا ریوالور لئے اندر داخل ہو گئی۔ راہداری میں بھی دو ملازم ٹائپ افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ لیانا اطمینان بھرے انداز میں رہائشی حصے میں کمروں کو چیک کرنے لگی۔ ایک کمرے میں ایک آدمی کو دیکھ کر وہ رک گئی۔ وہ آدمی بستر پر پڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے جیکب وہاں پہنچ گیا۔

”یہی ہے سپرنٹنڈنٹ فیاض مادام“...... جیکب نے کمرے میں بستر پر پڑے ہوئے آدمی کو دیکھ کر کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”باہر موجود گارڈز کا کیا ہوا“...... لیانا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے آواز دے کر انہیں اندر بلا لیا تھا مادام۔ وہ جیسے ہی

اندر آئے میں نے ان کے سروں پر مشین پسٹل کے دستے مار کر انہیں بے ہوش کر دیا۔ اب وہ بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... جیکب نے کہا تو لیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بستر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اور غور سے سوپر فیاض کی طرف دیکھنے لگی۔

''اسے بستر سے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ اور باندھ دو''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اپنی پتلون کی بیلٹ میں اڑسا اور سوپر فیاض کے بستر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوپر فیاض کو بستر سے اٹھایا اور پھر اسے لا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ سوپر فیاض کو کرسی پر ڈال کر وہ دوبارہ بستر کی طرف آیا۔ اس نے ایک چادر اٹھائی اور اسے لمبی لمبی پٹیوں کی شکل میں پھاڑنے لگا۔ اس نے چند پٹیاں پھاڑ کر انہیں بل دیا اور رسی جیسا بنا لیا اور پھر وہ ان رسیوں کی مدد سے سوپر فیاض کو کرسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھنا شروع ہو گیا۔ لیانا اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

''اب اسے ہوش میں کیسے لاؤ گے''...... لیانا نے پوچھا۔

''میں اسے ابھی ہوش میں لاتا ہوں مادام''...... جیکب نے کہا اور پھر وہ سوپر فیاض کے عقب میں آ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سوپر فیاض کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک پکڑ لیا۔ جیسے ہی سوپر فیاض کا دم گھٹا اس کے جسم میں یکلخت حرکت کے

آثار پیدا ہوئے۔ اسے حرکت کرتے دیکھ کر لیانا نے فوراً اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

سوپر فیاض کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر جیکب نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں تک سوپر فیاض کسمساتا رہا پھر اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر رسی سے بندھا ہوا ہے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے اور تم۔ کون ہو تم''...... شعور بیدار ہی سوپر فیاض نے ان دونوں کو دیکھ کر بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا نام موت ہے سپرنٹنڈنٹ فیاض''...... لیانا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''م م۔ موت۔ کیا مطلب۔ اور تم اندر کیسے آ گئے وہ۔ سیکورٹی۔ سیکورٹی کو کیا ہوا۔ کہاں گئے میرے محافظ''...... سوپر فیاض نے خوف بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

''ہم نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے''...... لیانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''بے ہوش۔ لیکن کیوں۔ کون ہو تم اور یہاں کیوں آئی ہو''۔ سوپر فیاض نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے چند بات کرنے کے لئے آئی ہوں سپرنٹنڈنٹ

فیاض۔ یہ سن لو کہ تمہارے سارے گارڈز اور اس رہائش گاہ کے سارے ملازم اور خاص طور پر تمہاری بیوی اور بچے ہمارے قبضے میں ہیں۔ اس لئے اگر تم نے کسی گڑبڑ کی کوشش کی تو اپنی بیوی اور بچوں کی موت کے ذمہ دار تم خود ہو گے''...... لیانا نے کہا اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو اور کک کک۔ کیا چاہتے ہو''...... سوپر فیاض نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس صورتحال پر اس کا دماغ ماؤف سا ہو گیا تھا۔

''جیکب۔ یہ خنجر لو۔ اگر یہ ہمارے ساتھ تعاون کرے گا تو ٹھیک ہے ورنہ اس خنجر سے اس کے پہلے کان کاٹنا۔ پھر ناک اور پھر ایک ایک کر کے اس کی دونوں آنکھیں نکال دینا۔ اگر یہ پھر بھی ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ نہ ہوا تو اس کی بوٹیاں اُڑا دینا''...... لیانا نے اسی طرح سرد لہجے میں جیکب سے مخاطب ہو کر کہا اور خنجر جیکب کی طرف بڑھا دیا۔ جیکب نے اس سے خنجر لیا اور سوپر فیاض کے سامنے آ گیا۔ خنجر دیکھ کر سوپر فیاض کا رنگ اور زرد ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور اس کا جسم کانپ رہا تھا۔

''سنو۔ اگر تم اپنی بیوی اور بچوں کی جان بچانا چاہتے ہو تو ہم سے تعاون کرو۔ ورنہ تمہیں مارنے سے پہلے ہم تمہارے سامنے تمہاری بیوی اور بچوں کو ہلاک کریں گے اور پھر تمہیں بھی ہلاک کر

دیا جائے گا اور پھر تم سب کی لاشیں گٹر میں پھینک دی جائیں گی''...... لیانا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کیا چاہتی ہو''...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں پوچھا۔

''سنو۔ مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں۔ میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تم مجھے بتاؤ کہ اس وقت تمہارا دوست علی عمران کہاں ہو گا''...... لیانا نے کہا۔

''علی عمران۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو''...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

''جتنا تم سے پوچھا جائے اتنا ہی جواب دو۔ بتاؤ کہاں ہو گا اس وقت عمران''...... لیانا نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ اپنے فلیٹ پر ہو گا۔ وہ اس وقت اور کہاں جا سکتا ہے''۔ سوپر فیاض نے کہا۔ اب اس کے چہرے پر ابھرنے والی پریشانی غائب ہونے لگی تھی۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جس کے لئے وہ اپنی بیوی اور بچوں کی زندگیاں داؤ پر لگاتا اور دوسری بات یہ کہ اسے معلوم تھا کہ عمران اپنا تحفظ خود کر سکتا تھا۔ اس لئے اس کے متعلق بتا دینے سے اسے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

''کیا نمبر ہے اس کا اور پتہ کیا ہے''...... لیانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کنگ روڈ پر دوسو نمبر فلیٹ ہے اس کا وہ اپنے باورچی سلیمان کے ساتھ وہاں رہتا ہے"...... سوپر فیاض نے جلدی سے کہا۔

"اس پتے کو چھوڑو۔ اس کے متعلق تو ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فلیٹ تمہاری ملکیت ہے۔ وہ اس فلیٹ میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ اب وہاں جائے گا۔ اس کا کوئی اور پتہ بتاؤ۔ اور سنو۔ صرف پتہ بتانے سے کام نہیں چلے گا۔ عمران کی وہاں موجودگی بھی کنفرم کرنی ہوگی۔ اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں"...... لیانا نے کہا۔

"دوسرا پتہ۔ اوہ مجھے اس کے صرف ایک اور پتے کا علم ہے۔ لیکن وہ وہاں کبھی کبھار ہی جاتا ہے۔ وہاں اس کی دو حبشی ساتھی رہتے ہیں۔ رانا ہاؤس اس عمارت کا نام ہے۔ ہوسکتا ہے وہ اب وہاں ہو"...... سوپر فیاض نے جلدی سے رانا ہاؤس کا پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ وہاں فون تو ہوگا"...... لیانا نے کہا۔

"یقیناً ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔ اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم وہاں فون کرو گے اور عمران سے بات کرو گے۔ اس سے کوئی بھی بہانہ بنا دینا۔ لیکن اگر تم نے اسے ہمارے متعلق کوئی اشارہ بھی کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہارے اور تمہاری بیوی کے ساتھ وہی ہوگا جو میں پہلے کہہ چکی ہوں۔ ہاں اگر عمران وہاں موجود ہوا اور تم نے اسے کوئی اشارہ نہ کیا تو پھر تم آزاد ہو

گے"...... لیانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں فون کر دیتا ہوں"...... سوپر فیاض نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا سیل فون"...... لیانا نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ سامنے تپائی پر پڑا ہے"...... سوپر فیاض نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو لیانا نے جیکب کو اشارہ کیا۔ جیکب تیزی سے بیڈ کی سائیڈ پر پڑی تپائی کی طرف بڑھا اور وہاں سے ایک سیل فون لے کر آ گیا۔

"نمبر بتاؤ۔ میرا ساتھی نمبر ملا کر سیل فون کا لاؤڈر آن کر کے تمہارے منہ کے پاس کرے گا۔ تم نے اسی طرح بات کرنی ہے۔ سمجھے"...... لیانا نے کہا۔

"میری بیوی بچے کہاں ہیں"...... سوپر فیاض نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ جب تک تم تعاون کرتے رہو گے۔ وہ بالکل محفوظ رہیں گے"...... لیانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لل لل۔ لیکن......" سوپر فیاض نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بس خاموش رہو۔ عمران سے بات کرو اور سنو نارمل انداز میں بات کرو"...... لیانا نے سرد لہجے میں کہا تو سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سوپر فیاض نے نمبر بتائے تو جیکب نے تیزی سے نمبر پریس کئے اور پھر سیل فون کا لاؤڈر آن کر کے سیل فون سوپر

فیاض کے منہ کے قریب کر دیا۔ لیانا کی آنکھیں سوپر فیاض پر جمی ہوئی تھیں اور اب اس نے ریوالور بھی جیکٹ کی جیب سے نکال لیا تھا۔ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ جوزف بول رہا ہوں"...... رسیور میں سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جوزف میں سوپر فیاض بات کر رہا ہوں۔ عمران سے ایک ایمرجنسی بات کرنی ہے۔ اگر وہ یہاں ہے تو اس سے بات کراؤ"...... سوپر فیاض نے لہجے کو نارمل بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوکے۔ ہولڈ کرو۔ میں کراتا ہوں بات"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو لیانا کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس کی ہولڈ کرانے کا مطلب یہی تھا کہ عمران وہاں موجود ہے۔ اس کی ترکیب کامیاب رہی تھی اور اس نے آخر کار عمران کا نیا ٹھکانہ ڈھونڈھ نکالا تھا۔

"کیا ہوا سوپر فیاض کیا کسی سانپ نے ڈس لیا ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تمہارے ہوتے ہوئے اور کس کی مجال ہے کہ مجھے ڈس لے"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے عمران کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے سے سیل فون کا سپیکر گونج اٹھا۔ سوپر فیاض کا دماغ اپنی بیوی اور بچوں کی جان کے

بچاؤ کے لئے ضرورت سے زیادہ ہی تیز ہو گیا تھا۔ ورنہ شاید عام حالات میں وہ اس قدر خوبصورت اور ذو معنی جواب نہ دے سکتا۔

"واہ لگتا ہے تم نے تعلیم بالغان کا کورس مکمل کر لیا ہے۔ خیریت ہے نا"...... عمران نے اس کے فقرے کا لطف لیتے ہوئے پوچھا۔

"عمران۔ میں نے تمہارے فلیٹ فون کیا تھا لیکن مجھے سلیمان نے بتایا کہ تم غائب ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید تم یہاں ہو۔ تمہارے ڈیڈی نے ایک نیا کیس دیا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں اسی لئے مجھے مجبوراً تمہیں فون کرنا پڑا ہے"۔ سوپر فیاض نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ جان بوجھ کر کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کر رہا تھا جس سے لیانا مشکوک ہو جاتی کہ اس نے کوئی اشارہ کیا ہے ورنہ وہ کہنے یہی لگا تھا کہ تمہارے ڈیڈی نے میرے گلے میں ایک اور مصیبت ڈال دی ہے۔

"تو پھر کیا ہوا۔ جس کے لئے تم اس وقت اتنے پریشان ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ایک بدنام سمگلر ہے۔ ریڈ واٹر۔ تم نے یقیناً اس کا نام سنا ہو گا"...... سوپر فیاض نے کہا اور ریڈ واٹر کا نام سن کر لیانا بے اختیار چونک پڑی اور ریوالور پر اس کی گرفت مضبوط ہو گئی۔ وہ یہ نام جانتی تھی۔ کلب کی آڑ میں ماسٹر میکائے جس نشہ آور پاؤڈر واٹر لائٹ کا نشہ تیار کر رہا تھا اس کے ریکٹ کا نام اس نے ریڈ واٹر ہی رکھا تھا۔

''ہاں سنا تو ہوا ہے۔ کون ہے وہ''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اس طرح تمہیں کیوں ڈھونڈتا پھرتا۔ ابھی تک اس کا صرف نام ہی سامنے آیا ہے۔ اسی کیس پر انسپکٹر ساحر کام کر رہا تھا جس نے ریڈ واٹر کے بارے کافی معلومات اکٹھی کر لی تھیں اور اس نے ایک فائل بنائی تھی۔ وہ تمہارے ڈیڈی کے ساتھ فائل لے کر ہی آفس آ رہا تھا جب تمہارے ڈیڈی کی کار پر حملہ ہوا تھا۔ اس حملے میں انسپکٹر ساحر ہلاک ہو گیا تھا۔ کار کے اگلے حصے میں چونکہ آگ بھی لگی تھی اس لئے انسپکٹر ساحر کی لاش کے ساتھ وہ فائل بھی جل گئی تھی۔ انسپکٹر ساحر نے ریڈ واٹر کے خلاف جو بھی معلومات حاصل کی تھیں وہ اس کے ساتھ ہی ختم ہو گئی تھیں۔ اس لئے ابھی تک یہ ٹریس نہیں ہو سکا کہ وہ کون ہے اور سرعبدالرحمٰن کو نجانے کیا سوجھی ہے کہ مجھے حکم دے دیا ہے کہ صبح تک ریڈ واٹر کو پیش کروں ورنہ نوکری سے استعفیٰ دے دوں۔ اب تم ہی مجھے بتاؤ میں اسے کہاں سے ڈھونڈھ لاؤں اور اپنے ڈیڈی کی عادت کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو۔ صبح انہوں نے واقعی مجھے آڑے ہاتھوں لینا ہے اور مجھ سے جبراً استعفیٰ لے لینا ہے''...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو بتاؤ کہ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ تم جانتے ہو آج کل کڑکی کا دور ہے۔ میں اتنی مہنگی شراب یعنی ریڈ واٹر کیسے خرید کر تمہیں دے سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ میں شراب کی بات نہیں کر رہا۔ سمگلر کی بات کر رہا ہوں اور تم کڑکی کی بات نہ کرو۔ صبح تک کسی طرح ریڈ واٹر کو ڈھونڈ دو۔ جتنی رقم کہو گے میں دے دوں گا''...... سوپر فیاض نے آفر کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تو کرو وعدہ''...... عمران نے کہا۔

''پکا وعدہ''...... سوپر فیاض نے فوراً جواب دیا۔

''بس۔ تم صبح ایک بلینک چیک تیار رکھنا رقم میں خود ہی بھر لوں گا اور ریڈ واٹر صبح ڈیڈی کے سامنے کھڑا اعتراف جرم بلکہ اعتراف جرائم کر رہا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ مجھے بھی تو بتاؤ۔ تم نے کہہ تو دیا ہے لیکن اگر نہ ملا تو پھر میں کیا کروں گا''...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ارے تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو جاؤ اطمینان سے سو جاؤ۔ صبح جوزف کو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ ڈیڈی اسے نہیں جانتے تم اسے ریڈ واٹر کے طور پر ہتھکڑی لگا کر ڈیڈی کے سامنے پیش کر دینا۔ کہانی کوئی بھی بنا دینا۔ تمہاری نوکری پکی اور میری رقم کھری۔ جوزف اعتراف کرے گا اور ظاہر ہے۔ ڈیڈی نے اسے گولی تو نہیں مار دینی۔ مقدمہ ہی چلائیں گے پھر جوزف کو فرار ہونے سے کون روک سکتا ہے۔ بولو کیسا ڈرامہ رہے گا''...... عمران نے کہا۔

"لیکن جوزف تو اصل ریڈ واٹر نہیں ہے پھر"...... سوپر فیاض نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ہے تو بن جائے گا۔ پیارے خود سوچو تمہاری نوکری چلی گئی تو بے چارے سلیمان کا خرچہ کون برداشت کرے گا۔ میرا کیا ہے میں تو بھوکا بھی رہ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو پھر کس وقت بھیجو گے جوزف کو میرے پاس"۔ سوپر فیاض نے رضا مندی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

"جب کہو اور جہاں کہو"...... عمران نے کہا۔

"صبح دس بجے اسے میری رہائش گاہ پر بھیج دینا۔ میں وہیں سے اسے سیدھا سر عبدالرحمٰن کے پاس لے جاؤں گا۔ اور سنو جوزف پر کوئی تشدد نہیں کیا جائے گا۔ اسے کہنا کہ وہ بے فکر رہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تم بے شک تشدد بھی کر لینا۔ پھر وہ اصل ریڈ واٹر بن جائے گا اور تم جانتے ہو ریڈ واٹر کا ایک پیگ آدمی کو گٹر کی سیر کرا دیتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا اچھا میں جانتا ہوں۔ تو بتاؤ کیا اب میں مطمئن رہوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہاں لیکن جوزف پہلے تم سے بلینک چیک وصول کرے گا پھر ریڈ واٹر بنے گا۔ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا ورنہ وہ تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سچ مچ ریڈ واٹر

بن جائے اور تم سے پوری بلینک چیک بک سائن کرا کے بھاگ جائے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سوپر فیاض نے کہا اور پھر او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یوں تیز تیز سانس لینے لگا جیسے اس کے اعصاب سے ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"ویل ڈن۔ واقعی تم پوری طرح تعاون کر رہے ہو۔ لیکن یہ ریڈ واٹر کون ہے"...... لیانا نے کہا۔

"ایک خفیہ سمگلنگ تنظیم کا سرغنہ ہے۔ جو واٹر لائٹ نامی ڈرگز کو پورے ملک میں پھیلانا چاہتا ہے لیکن اس کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں اور سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن جو، عمران کے ڈیڈی ہیں۔ کل ہی وہ ہسپتال سے واپس آئے ہیں اور آج واقعی انہوں نے ریڈ واٹر کو فوری طور پر ٹریس کرنے اور اسے گرفتار کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ میں نے لمبی بات اس لئے کی تھی کہ عمران کو شک نہ پڑے ورنہ عمران تو اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنے والا آدمی ہے"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا تم کبھی رانا ہاؤس کے اندر بھی گئے ہو"...... لیانا نے کہا۔

"ہاں کئی بار گیا ہوں۔ کیوں"...... سوپر فیاض نے لیانا کے سوال کا مقصد سمجھے بغیر ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس کے اندر کا محل وقوع اور نقشہ تفصیل سے بتاؤ اور سنو تم اس وقت تک میرے ساتھیوں کے پاس رہو گے جب تک میں تمہارے بتائے ہوئے نقشے کی تصدیق نہ کر لوں گا اور اگر تم نے غلط بتایا تو پھر مجھے اپنی بات دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے''...... لیانا نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں بتا دیتا ہوں مجھے کیا ضرورت ہے اپنی جان خطرے میں ڈالنے کی۔ عمران جانے اور تم''...... سوپر فیاض نے جلدی سے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے اندرونی نقشہ بتا دیا ظاہر ہے وہ اتنا ہی بتا سکتا تھا جتنا اس نے دیکھا ہوا تھا نہ وہ کبھی رانا ہاؤس کے نیچے بنے ہوئے مخصوص تہہ خانوں میں گیا تھا اور نہ اسے ان کا علم تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ وہاں کتنے افراد ہوں گے''۔ لیانا نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

''دو حبشی اور ایک عمران۔ ان کے علاوہ اور کوئی وہاں نہیں رہتا''...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ جیکب اسے ہاف آف کر دو''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا۔ سوپر فیاض کے حلق سے چیخ نکلی، جیکب نے ایک اور ہاتھ مارا تو سوپر فیاض کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ جیکب نے اس کی کنپٹی پر زور دار مکے مارے تھے جس کے باعث سوپر فیاض ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا تھا۔

چلو اب نکلو یہاں سے۔ ہمیں جلد سے جلد رانا ہاؤس پہنچنا ہو گا ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے عمران وہاں سے نکل جائے''...... لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا اسے گولی مار کر ہلاک کر دوں''...... جیکب نے کہا۔

''نہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ تم نے اسے جس انداز میں مار کر بے ہوش کیا ہے اسے کئی گھنٹوں تک ہوش نہیں آئے گا۔ رہائش گاہ کے باقی افراد بھی بے ہوش ہیں۔ جب تک انہیں ہوش آئے گا تب تک ہم رانا ہاؤس جا کر اپنا کام مکمل کر چکے ہوں گے''۔ لیانا نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سوپر فیاض کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ اس بار انہوں نے عقبی دیوار کی طرف جانے کی بجائے گیٹ کی طرف جانے کو ترجیح دی اور پھر گیٹ سے نکل کر وہ سائیڈ کی ایک گلی سے گزرتے ہوئے عقبی راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کے ساتھی اور کاریں کھڑی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی کاریں تیزی سے رانا ہاؤس کی جانب بڑھی جا رہی تھیں اور پھر وہ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ لیانا کے کہنے پر جیکب رکا نہیں بلکہ وہ رانا ہاؤس کے سامنے سے گزرتے چلے گئے تھے۔ آگے جا کر اس نے جیکب کو کار روکنے کا کہا تو جیکب نے کار روک دی۔

وہ اب رانا ہاؤس کے اندرونی نقشے کے مطابق اس پر ریڈ

کرنے کا منصوبہ سوچ رہی تھی۔ اس بار وہ ہر صورت میں کامیابی چاہتی تھی۔ آخر سوچ کر اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے وہ خود اندر جائے گی اور صورتحال دیکھ کر باقی ساتھیوں کو اندر بلائے گی۔ چونکہ سوپر فیاض کے کہنے کے مطابق رانا ہاؤس کی عمارت کافی بڑی تھی اس لئے اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے بم پھینکنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

''چلو آج اس قصے کو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہئے''...... لیانا نے سخت لہجے میں کہا اور جیکب نے سر ہلا دیا۔ لیانا نے سب ساتھیوں کو ایک سائیڈ پر اکٹھا کیا اور پھر انہیں اپنے منصوبے کے متعلق تفصیلات بتانے لگی۔

''پہلے میں خود اندر جاؤں گی اور اس کے بعد واچ ٹرانسمیٹر پر ایمرجنسی کا کاشن دوں گی تو تم سب فائرنگ کراتے ہوئے اندر داخل ہو جانا یا اگر ایمرجنسی پیش نہ آئی تو پھر میں واچ ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دوں گی''...... لیانا نے کہا۔

''مادام۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اندر چلا جاؤں۔ آپ باہر رہیں''...... جیکب نے کہا۔

''نہیں۔ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے میرا جانا ضروری ہے''...... لیانا نے کہا۔

''تو پھر آپ مجھے ساتھ لے جائیں''...... جیکب نے کہا۔

''نہیں تم یہیں ٹھہرو تاکہ میری ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل

ہو سکے اور سنو کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے سمجھے تم''...... لیانا نے سرد لہجے میں کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیانا نے چند لمحے رک کر کچھ سوچا پھر وہ بڑے مطمئن انداز میں قدم رانا ہاؤس کی طرف بڑھاتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر اعتماد کے ساتھ ساتھ انتقام کی سختی بھی دکھائی دے رہی تھی۔

عمران نے رسیور رکھا اور پھر مسکراتے ہوئے وہ واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ آج دانش منزل سے وہ فلیٹ پر جانے کی بجائے رانا ہاؤس میں آ گیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کے فلیٹ کی اب بھی یقینی طور پر نگرانی کی جا رہی ہو گی۔ البتہ اس نے بلیک زیرو کو کہہ دیا تھا کہ وہ صبح ہوتے ہی ممبران کے ذریعے لیانا کو تلاش کرنے کی کوشش کرے۔ دوسرا اسے ٹائیگر کی طرف سے کسی اطلاع کا انتظار تھا جسے اس نے خصوصی طور پر ایک کام پر لگایا تھا۔

عمران کے رانا ہاؤس میں آنے کی وجہ سے جوانا اور جوزف دونوں کی تو جیسے عید ہو گئی تھی اور حسب سابق جوانا اور جوزف نے عمران سے گلہ کرنا شروع کر دیا کہ وہ فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے ہیں۔ جس وقت سوپر فیاض کا فون آیا اس وقت عمران ان کے ساتھ بیٹھا منصوبہ بنا رہا تھا کہ انہیں مصروف رکھنے کے لئے کیا کیا

جائے۔

''بتائیں باس۔ آخر ہم کیا کریں کہ ہماری بوریت دور ہو اور ہم بھی آپ کی طرح مصروف رہ سکیں''...... جوزف نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں میں کسی ایسی تنظیم کے پیچھے لگا دوں جو ملک دشمن ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کی نوجوان نسل کی رگوں میں اندھیرا بھرنے کا کام کر رہی ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

''رگوں میں اندھیرا۔ میں سمجھا نہیں ماسٹر''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نشہ۔ ایک ایسا زہر جو آج کی نوجوان نسل کی رگوں میں زہر بن کر دوڑ رہا ہے اور انہیں تباہی کے راستے پر ڈال رہا ہے۔ یہ گھناؤنا کام پیشہ ور اور بدمعاش ٹائپ افراد کرتے ہیں تاکہ ملک کی آنے والی نسل کو کمزور، ذہنی صلاحیتوں سے معذور اور پسماندہ بنا سکیں اور ایک وقت ایسا آئے کہ پاکیشیا کی نوجوان نسل ایسی حالت میں پہنچ جائے گی کہ کسی قسم کی جدوجہد اور ملک کے مفاد میں کوئی کام کرنے کی بجائے موت قبول کرنے کو ترجیح دے گی اور اس موقع کا فائدہ اٹھا کر پاکیشیا کے حریف پاکیشیا پر اپنا تسلط قائم کر لیں گے اور پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ پاکیشیا میں ایسی کون سی تنظیم ہے جو پاکیشیا کی نوجوان نسل کی رگوں میں زہر اتار رہی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اس تنظیم کا نام ہے ریڈ واٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریڈ واٹر"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ ریڈ واٹر ایک تنظیم کا نام ہے جو پاکیشیا میں تیزی سے اپنے پاؤں پھیلا رہی ہے اور اس کے بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ یہ ایک نئے قسم کا نشہ بنا رہی ہے جو عام نشوں سے کہیں زیادہ طاقتور اور خطرناک اثرات کا حامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تم نے اسمگلروں کے خلاف بھی کام کرنا ہے۔ چونکہ سیکرٹ سروس کا فیلڈ سمگلنگ نہیں ہے۔ اس لئے میں براہ راست اس میں مداخلت نہیں کر سکتا اور دوسرا مجھے فرصت بھی نہیں ملتی۔ اس لئے تم دونوں نے اس تنظیم کو تلاش کرنا ہے۔ ملک میں موجود تمام اسمگلنگ تنظیموں اور ریکٹوں کے خلاف تم نے کام کرنا ہے جو ریڈ واٹر کے تحت ہوں گی اور سنو صرف بڑی مچھلیوں پر ہاتھ ڈالنا ہے تاکہ ملک کی معیشت کو کھوکھلا کر دینے والی اس مجرم تنظیم کا پوری طرح خاتمہ ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"اس تنظیم کے بارے میں آپ کے پاس کیا معلومات ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ہم اپنا کام کہاں سے شروع کریں"...... جوانا نے پوچھا۔

"وہ سب میں تمہیں بتا دوں گا۔ اس سلسلے میں، میں نے ٹائیگر کو کام پر لگا رکھا ہے جیسے ہی اس کی طرف سے مجھے کوئی رپورٹ ملے گی میں تم دونوں کو بتا دوں گا اور پھر تم نے اپنا کام شروع کر دینا ہے"...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم دونوں جا کر اپنے اپنے کمروں میں نیند کے مزے لوٹو میں نیچے لیبارٹری میں جا کر کچھ کام کروں گا"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دور ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا۔ جیسے کوئی رانا ہاؤس کے عقبی طرف کودا ہو۔ جوزف اور جوانا بھی چونک پڑے

"میرے خیال میں کوئی رانا ہاؤس میں داخل ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں"...... جوانا نے تیز لہجے میں کہا اور سائیڈ ہولسٹر میں لگا ہوا ریوالور نکال کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران اور جوزف بڑے چوکنے انداز میں بیٹھے دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"نہیں ماسٹر۔ میں نے سب چیکنگ کر لی ہے۔ کہیں اور دھماکہ ہوا تھا۔ اندر کوئی نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں پھر لیبارٹری میں جا رہا ہوں"۔

عمران نے کہا اور مطمئن انداز میں اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ عمران ابھی فلیٹ واپس نہ جانا چاہتا تھا اور وہ ٹائیگر کی کال آنے تک وہیں رکنا چاہتا تھا اس لئے اس نے وہاں رک کر وقت ضائع کرنے کی بجائے لیبارٹری میں جا کر کچھ کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

جوزف نے اسے کئی بار بتایا تھا کہ رانا ہاؤس کی ریڈیو ٹرانسمیٹر مشین میں کوئی فالٹ ہے جس سے کال سننے اور کرنے میں اسے دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسے عمران ہی ٹھیک کر سکتا تھا لیکن مصروفیت کے باعث عمران اس طرف توجہ نہ دے سکا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اب وہ رانا ہاؤس موجود ہے اور اس کے پاس وقت بھی ہے تو وہ اس مشین کو ہی ٹھیک کر لے۔ چنانچہ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے ریڈیو ٹرانسمیٹر کو چیک کرنے کے بعد اس کا فالٹ ٹریس کیا اور پھر اسے ٹھیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔

وہ لیبارٹری میں بیٹھا پورے انہماک سے کام میں مصروف تھا کہ اچانک تیز سیٹی کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کی نظریں یکلخت دروازے پر جم گئیں۔ جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اور ساتھ ہی سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔

یہ بلب اور سیٹی کی آواز بتا رہی تھی کہ تہہ خانوں کے مخصوص راستے کو کسی نے غلط طریقے سے اوپن کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس نے ایسا سسٹم بنا رکھا تھا کہ جب بھی کوئی تہہ خانے کے خصوصی راستے کو غلط طریقے سے اوپن کرنے کی کوشش کرتا تو ہر کمرے میں بلب جلنے بجھنے لگتے اور تیز سیٹی کی آواز آنی شروع ہو جاتی تھی۔ اس طرح اسے پہلے سے پتہ چل جاتا کہ کوئی اب تہہ خانے میں آنے والا ہے اور کوئی چیز جو وہ دوسروں کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتا وہ اس کے آنے سے قبل ہی پنہاں ہو جاتی۔

بلب چند لمحے جلتا بجھتا رہا اور سیٹی کی آواز آتی رہی پھر بلب بجھ گیا اور آواز سنائی دینا بند ہو گئی اس کا مطلب تھا کہ جو کوئی بھی ہے وہ تہہ خانے کے راستے کو اوپن نہیں کر سکتا تھا اور واپس چلا گیا ہے کیونکہ اگر وہ تہہ خانوں میں داخل ہوتا تو پھر صرف بلب جلتا بجھتا رہتا سیٹی کی آواز بند ہو جاتی لیکن یہاں دونوں ہی اکٹھے بند ہوئے تھے۔

رانا ہاؤس میں اس وقت جوزف اور جوانا کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا اور ان دونوں کو اس بات کا علم تھا کہ اس کمرے داخل ہوتے ہی نیچے بیٹھے عمران کو ان کی آمد کا پتہ چل جائے گا پھر وہ واپس کیوں چلے گئے اور ویسے بھی اگر وہ دونوں عمران سے بات کرنا چاہتے تو انٹرکام یا فون پر بھی بات کر سکتے تھے۔

عمران چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس کے دماغ میں ایک دھماکے سے سوپر فیاض کی بات چیت ابھرنا شروع ہو گئی۔ سوپر فیاض نے اس سے پہلے کبھی اس طرح رات کو رانا ہاؤس فون نہ کیا

تھا۔ شک کا کیڑا تو پہلے بھی عمران کے ذہن میں رینگا تھا لیکن پھر اس نے اس لئے اس شک کو جھٹک دیا تھا کہ شاید اس کے ڈیڈی کے دباؤ کی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا ہو گا لیکن اب اسے خیال آ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے لیانا نے کسی طرح سوپر فیاض کو ٹریس کر لیا ہو اور پھر اس کے دباؤ کی وجہ سے عمران کی رانا ہاؤس میں موجودگی کا پتہ چلانے کے لئے سوپر فیاض نے فون کیا ہو لیکن سوپر فیاض کا لہجہ نارمل تھا اور پھر اس نے کوئی خاص لفظ بھی نہ بولا تھا جسے عمران اشارہ سمجھتا۔

بہرحال سیٹی اور بلب نے اسے چونکا دیا تھا اور اگر کمرے میں مجرم آئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جوزف اور جوانا دونوں یا تو ہلاک ہو چکے ہیں یا پھر قابو کر لئے گئے ہیں اور قابو ہونے پر فوراً اسے خیال آیا کہ جوزف اور جوانا دو چار آدمیوں کے قابو میں آنے والے تو نہیں اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مجرموں کی تعداد زیادہ ہو گی۔ یہی سوچتے ہوئے وہ تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے دروازہ کھولا اور لیبارٹری سے باہر آ کر وہ اوپر جانے والے راستے کی بجائے اس خفیہ راستے کی طرف بڑھ گیا جو رانا ہاؤس سے باہر نکلتا تھا۔ سرنگ نما اس راستے پر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا جلد ہی عمارت سے باہر عقبی گلی میں پہنچ گیا اور پھر وہاں سے اسی طرح دوڑتا ہوا سامنے کے رخ پر آیا۔ عقبی گلی میں

کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جب وہ رانا ہاؤس کے پھاٹک پر پہنچا تو اس کے ہونٹ دائرے کی صورت میں سکڑ گئے۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وہ دبے پاؤں کھڑکی سے اندر داخل ہوا تو اس نے سامنے عمارت کی سائیڈوں میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد کو عمارت کی طرف رخ کئے کھڑا دیکھا۔

سائیڈ میں بھی افراد نظر آ رہے تھے وہ اتنے سارے افراد کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کھڑکی سے داخل ہو کر وہ تیزی سے گارڈز روم کے دروازے کے اندر لپک گیا اور پھر اس نے بڑی احتیاط سے دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی اور اس میں پہلے سے موجود ایک مشین گن باہر نکال لی۔ اس میں فل میگزین موجود تھا۔

اس کمرے میں اسلحہ اس نے ایمرجنسی کے لئے رکھا ہوا تھا۔ مشین گن اٹھائے وہ باہر آیا اور دوسرے لمحے اس نے مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا تو یکلخت فضا ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخوں کا جیسے طوفان آ گیا۔ عمران نے انتہائی برق رفتاری سے سامنے موجود تمام افراد کو خاک چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ دوسرے لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے واپس دروازے میں داخل ہوا۔ کیونکہ سائیڈوں سے اس پر مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تھی۔

عمران کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے سائیڈ

دیوار کی بلندی پر موجود روشندان کی طرف بڑھا۔ اس نے وہاں موجود سٹول روشندان کے نیچے رکھا اور بجلی کی سی تیزی سے اوپر چڑھ کر اس نے مشین گن کی نال سوراخ میں رکھی اور دوسرے سوراخ سے جھانکنے لگا۔ اس نے پانچ افراد کو مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے ایک دائرے کی صورت میں کمرے کی طرف بڑھتے دیکھا تو دانت بھینچ کر اس نے فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے دو افراد اچھل کر زمین پر گرے جبکہ باقی تین دوڑتے ہوئے سائیڈ میں چلے گئے اور اس طرح اس کی نظروں سے ہٹ گئے۔ عمران نے سٹول سے چھلانگ لگائی اور تیزی سے دروازے پر آیا۔

گولیاں اب بھی مسلسل دروازے پر پڑ رہی تھیں۔ عمران نے مشین گن کی نال کو باہر نکالا اور اندازے سے فائرنگ شروع کر دی۔ ایک چیخ اور بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی یکلخت فائرنگ بند ہوگئی۔

عمران تیزی سے اچھل کر دروازے کی دوسری سائیڈ پر ہوا اور اس نے دیوار کے ساتھ لگ کر دروازے سے باہر جھانکا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے سر ہٹا لیا ایک لمحے کا وقفہ رہا ورنہ اس بار اس کی کھوپڑی مشین گن کی گولیوں کی زد میں آجاتی۔ فائرنگ دوبارہ شروع ہوگئی تھی لیکن اب عمران فائرنگ کی وجہ سے ان کی لوکیشن سمجھ گیا تھا۔ وہ ایک بار پھر اچھل کر سٹول پر چڑھا اور اس نے نال کو اور زیادہ سوراخ سے باہر نکال کر گن کو ممکن حد تک دائیں طرف

کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک اور چیخ سنائی دی اور عمران ایک بار پھر سٹول سے اچھل کر نیچے آ گیا۔ اب ایک آدمی رہ گیا تھا۔

نیچے آتے ہی اس نے دروازے کی آڑ سے فائرنگ شروع کی لیکن اب دوسری طرف سے فائرنگ بند ہوگئی تھی۔ عمران یکلخت اچھلا اور جیسے عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح اڑتا ہوا وہ دروازے سے باہر فرش پر آ گرا اور پھر انتہائی تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا پھاٹک کے ستون کی آڑ میں ہوگیا۔ اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پورا کمرہ تنکوں کی طرح فضا میں اڑتا چلا گیا اگر عمران کو چند لمحوں کی دیر ہو جاتی تو کمرے پر پھینکے جانے والے بم نے اس کے پرخچے اڑا دینے تھے۔

عمران ستون کی آڑ میں دبکا ہوا تھا۔ اس لئے کمرے کے ملبے کی بارش سے محفوظ رہا۔ اسی لمحے بم پھینکنے والا ایک بڑے گملے کی آڑ سے نکل کر بے تحاشا کمرے کی دوڑا۔ اس نے شاید عمران کو باہر نکلتے نہ دیکھا تھا۔ ہوسکتا ہے وہ اس وقت بم نکال رہا ہو۔ اور اسی ایک لمحے میں عمران باہر نکل آیا تھا۔ یقیناً یہی وجہ تھی کہ بم پھینکنے والا کمرے کے تباہ ہوتے ہی بے فکر ہو کر آڑ سے باہر نکل آیا تھا۔ وہ شاید اب عمران کی لاش کے ٹکڑے اکٹھے کرنے کے لئے آ رہا تھا تاکہ اسے لیانا کے سامنے پیش کر کے اپنی فتح کا ثبوت دے سکے لیکن اس کے باہر نکلتے ہی عمران نے ٹریگر دبا دیا اور

دوسرے لمحے وہ آدمی کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر نیچے گر کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ بلا مبالغہ درجنوں گولیاں اس کے جسم میں داخل ہو گئی تھیں۔

اب میدان صاف تھا۔ عمران اٹھ کر دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھا۔ اسے ابھی تک اندر کے حالات کا علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ احتیاط سے دوڑتا ہوا اصل عمارت کی طرف بڑھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے کیونکہ اندر خاموشی کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ جوزف اور جوانا دونوں واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ نو لاشیں گرانے کے باوجود عمران کا غصہ اور وحشت اپنے عروج پر تھی کیونکہ اتنا اس نے ایک ہی نظر میں دیکھ لیا تھا کہ ان نو افراد میں لیانا موجود نہ تھی۔

لیانا رانا ہاؤس کے عقبی طرف پہنچ کر رک گئی۔ رانا ہاؤس کی دیواریں کسی قلعے کی طرح اونچی اور مضبوط تھیں۔ اصل عمارت درمیان میں تھی۔ سامنے اور عقبی طرف لان تھے۔ لیانا چند لمحے تو اردگرد کا جائزہ لیا اور پھر اچانک اسے اندر جانے کی ایک ترکیب سوجھ گئی۔ ملحقہ عمارت کی عقبی دیوار چھوٹی تھی۔ جبکہ اس عمارت کا ایک شیڈ رانا ہاؤس کی سائیڈ میں خاصی حد تک جھکا ہوا تھا۔ لیانا ملحقہ عمارت کی دیوار پر چڑھی اور پھر آہستہ سے دوسری طرف کود گئی۔ یہ عمارت کوئی دفتر سا لگ رہی تھی۔

چند لمحے وہ دیوار کے ساتھ دبکی رہی لیکن جب اس کے نیچے کودنے کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ آہستہ سے اٹھی اور عمارت کی عقبی سائیڈ پر پہنچ کر اس نے ایک پائپ کے ذریعے اوپر جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ پائپ اس شیڈ کے بالکل نزدیک تھا جو رانا ہاؤس کی طرف جھکا ہوا تھا۔ لیانا چند ہی لمحوں میں بڑی پھرتی سے پائپ پر چڑھتی

چلی گئی لیکن شیڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی اسے تیزی سے اپنا سر جھکانا پڑا۔ کیونکہ ایک دیو قامت سیاہ فام ہاتھ میں ریوالور پکڑے رانا ہاؤس کی عقبی طرف گھوم پھر رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چیکنگ کر رہا ہو۔ سیاہ فام انتہائی جسیم اور دیو قامت تھا۔ لیانا پائپ سے چپکی اسے سر اٹھا اٹھا کر دیکھتی رہی۔ کچھ دیر گھومنے پھرنے کے بعد وہ سیاہ فام عمارت کے فرنٹ کی طرف چلا گیا تو لیانا اوپر چڑھ کر شیڈ پر آ گئی۔ احتیاط سے شیڈ پر چلتی ہوئی وہ اس کے کنارے تک پہنچ گئی۔

یہاں سے رانا ہاؤس کی زمین زیادہ سے زیادہ بارہ فٹ نیچے تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ شیڈ کے کنارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لٹک گئی۔ اس کا قد لمبا تھا۔ اس نے آہستہ سے ہاتھ چھوڑ دیئے اور دوسرے لمحے بالکل معمولی سے دھماکے سے اس کے قدم زمین پر جم گئے۔ قدم زمین پر پڑتے ہی وہ تیزی سے ایک باڑ کے پیچھے دبک گئی لیکن شاید اس بار دھماکہ اتنا ہلکا تھا کہ اس کی آواز کسی نے نہ سنی تھی اس لئے کوئی ردعمل نہ ہوا۔

لیانا کو چونکہ رانا ہاؤس کے اندرونی حصے کے متعلق معلومات حاصل تھیں۔ اس لئے وہ باڑ کے پیچھے سے نکلی اور احتیاط سے چلتی ہوئی سائیڈ میں آگے بڑھتی ہوئی عمارت کے سامنے کے رخ پر آ گئی۔ اس نے جیکٹ کے اندر کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن ہاتھ

میں لے لی تھی اور وہ پوری طرح چوکنی تھی۔

وہ دیوار کی سائیڈ میں دبکی سامنے کے رخ کا کافی دیر تک جائزہ لیتی رہی۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جب اسے تسلی ہو گئی کہ سامنے کے رخ کوئی آدمی موجود نہیں ہے تو وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھ گئی۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چل رہی تھی اور اس کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح ہر طرف گھوم رہی تھیں۔

تھوڑی دیر میں وہ پھاٹک کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے بڑی آہستگی سے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کی کنڈی کھولی اور پھر کھڑکی کھول کر وہ باہر نکل آئی۔ اس نے باہر آ کر جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس پر جیکب کو کال دینے لگی۔ یہ ٹرانسمیٹر فکسڈ فریکوئنسی کا تھا اس لئے جلد ہی اس کا جیکب سے رابطہ ہو گیا۔

"یس۔ جیکب سپیکنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی جیکب کی آواز سنائی دی۔

"جیکب۔ میں لیانا بول رہی ہوں۔ میں نے اندر داخل ہو کر اندر سے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول دی ہے اور اب میں باہر موجود ہوں۔ تینوں افراد عمارت کے اندرونی کمروں میں ہیں۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر انتہائی احتیاط سے کھڑکی کے راستے اندر آ جاؤ۔ پھر ہم عمارت کے اندر داخل ہوں گے جبکہ باقی افراد

چاروں طرف پھیل کر نگرانی کریں گے پھر جیسے ہی فائرنگ ہو تو وہ سب فائرنگ کرتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جو نظر آئے اسے گولیوں سے بھون ڈالنا۔ اوور''۔ لیانا نے جیکب کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن مادام تین افراد کو تو بغیر فائرنگ کے بھی ہم قابو میں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک انتہائی گنجان علاقہ ہے۔ اگر فائرنگ ہوئی تو فوراً ہی پولیس یہاں پہنچ جائے گی۔ اوور''...... جیکب نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں نے عمران کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا ہے۔ اس لئے ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے کہ بغیر فائرنگ کے کام چل جائے لیکن ایمرجنسی میں فائرنگ کی بھی اجازت ہے۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اوور''...... لیانا نے کہا۔

''یس مادام۔ ہم آرہے ہیں۔ اوور''...... جیکب نے کہا اور لیانا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے بعد وہ دوبارہ کھڑکی میں داخل ہو کر سائیڈ میں کھڑی ہو گئی۔ اس نے کھڑکی کھول دی تھی۔ چند لمحوں بعد باہر سے جیکب کی شکل نظر آئی اور پھر وہ اندر آ گیا۔

اس کے بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوتے رہے اور دیوار کے ساتھ ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب جیکب کے علاوہ دس افراد اندر داخل ہو گئے تو لیانا نے جیکب اور ایک اور

آدمی کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور باقی کو پھیل جانے کا حکم دیا۔ جیکب شاید پہلے ہی انہیں تفصیلی ہدایات دے چکا تھا۔ اس لئے وہ سب عمارت کے گرد پھیلتے چلے گئے وہ سب ہر ممکن احتیاط کر رہے تھے۔

چار افراد عقبی طرف کو چلے گئے جبکہ چار افراد سائیڈوں میں رک گئے اور ایک آدمی فرنٹ کی طرف چلا گیا جبکہ لیانا، جیکب اور اس کا ایک ساتھی برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ برآمدے کے درمیان میں ایک طویل راہداری تھی جس میں روشنی تھی اور ایک کمرے کے دروازے سے روشنی باہر راہداری میں پڑ رہی تھی۔

لیانا، جیکب اور اس کا ساتھی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دروازے تک پہنچے اور پھر لیانا نے ذرا سا آگے ہو کر کمرے کے اندر جھانکا تو اس نے دونوں سیاہ فاموں کو ایک میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھے دیکھا۔ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ لیانا نے جیکب اور اپنے دوسرے ساتھی کو اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر نہ صرف کمرے میں داخل ہوئے بلکہ تیزی سے پھیل گئے۔

''ہینڈز اَپ''...... لیانا نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا اور ان کے اندر داخل ہونے اور اس طرح للکارنے پر دونوں سیاہ فام یکلخت اچھل کر کھڑے ہوئے۔ دونوں کے ہاتھ تیزی سے سائیڈ ہولسٹروں کی طرف بڑھے لیکن لیانا کے دونوں ساتھیوں نے مشین گنوں کی نالیں ان کے سروں سے لگا دیں اور سیاہ فام جو ظاہر ہے

جوزف اور جوانا تھے نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

جوانا اور جوزف دونوں کے چہروں پر ان لوگوں کو دیکھ کر شدید حیرت ابھر آئی تھی۔

''تم کون ہو اور اندر کیسے داخل ہوئے''...... جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل غصہ اپنے آپ پر آ رہا تھا کہ اسی نے آکر عمران سے کہا تھا کہ کوئی اندر داخل نہیں ہوا ہے۔ حالانکہ ان کی یہاں موجودگی سے صاف ظاہر تھا کہ جوانا سے حماقت ہوئی ہے۔

''جیکب میں انہیں سنبھالتی ہوں۔ تم جا کر عمران کو ڈھونڈھو۔ وہ بھی یہیں کہیں موجود ہو گا''...... لیانا نے جوانا کی بات ان سنی کرتے ہوئے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''باہر میرے کئی مسلح ساتھی موجود ہیں۔ اس لئے غلط حرکت کرنے کا سوچنا بھی مت''...... جیکب کے باہر نکلتے ہی لیانا نے جوزف اور جوانا کو انتباہ کرتے ہوئے کہا۔ جوزف اور جوانا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے رہے۔ البتہ انہوں نے اب اپنے ہاتھ نیچے کر لئے تھے اور ان کے ہاتھ نیچے کرنے پر لیانا یا اس کے ساتھی نے اعتراض بھی نہ کیا تھا۔ ان کی سائیڈوں میں لٹکے ہوئے ہولسٹروں سے ریوالور پہلے ہی لیانا کے ساتھیوں نے اچک لئے تھے اور شاید یہی وجہ تھی کہ لیانا نے ان کے ہاتھ نیچے کر لینے پر کوئی اعتراض نہ

کیا تھا۔

''تم چاہتے کیا ہو''...... جوزف نے کافی دیر کے بعد پوچھا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ویسے ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں۔ اس لئے اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو ہم تمہیں خراش پہنچائے بغیر یہاں سے واپس چلے جائیں گے''......لیانا نے جواب دیا اور جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد جیکب اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

''عمارت خالی پڑی ہے مادام۔ ان دونوں کے علاوہ یہاں کوئی آدمی بھی نہیں ہے''...... جیکب نے کہا اور لیانا حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی عمران عمارت میں نہیں ہے''۔ لیانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''نو مادام۔ میں نے ایک ایک کمرہ چیک کر لیا ہے بہت بڑی عمارت ہے یہ''...... جیکب نے کہا۔

''تو پھر یہ بتائیں گے کہ عمران کہاں ہے''...... لیانا نے جوزف اور جوانا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''مادام وہ ہمارے آنے سے پہلے چلا نہ گیا ہو۔ ہم خواہ مخواہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو زندہ چھوڑنے کے چکر میں پڑ گئے۔ ویسے ہمیں ایک آدمی پہلے ہی یہاں بھیج دینا چاہئے تھا''...... جیکب نے کہا اس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"ہاں واقعی۔ بہرحال یہ دو آدمی تو موجود ہیں۔ یہ بتائیں گے کہ عمران کہاں ہے۔ بولو۔ کہاں گیا ہے عمران۔ بولو جلدی۔ ورنہ......" لیانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آخر میں جوزف اور جوانا کی طرف متوجہ ہوگئی۔

"کون عمران۔ ہم کسی عمران کو نہیں جانتے"...... جوانا نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نیچے تہہ خانے میں موجود لیبارٹری میں ہے اور یہ لوگ اگر ساری عمر بھی سر پٹکتے رہ جائیں تب بھی تہہ خانہ نہیں ڈھونڈھ سکتے تھے۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں تمہاری آنتیں باہر نکال دوں گی۔ تمہارے ٹکڑے کر دوں گی۔ بولو کہاں ہے عمران۔ بولو"...... لیانا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تمیز سے بات کرو چوہیا۔ جانتی ہو تم کس سے مخاطب ہو۔ میں اب تک اس لئے خاموش رہا ہوں کہ مجھے تمہارے یہاں آنے کے مقصد کا علم نہ تھا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم۔ تم مجھے چوہیا کہہ رہے ہو لیانا کو۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ اسے گولی مار دو ابھی۔ اسی وقت اسے گولی مار دو"۔ لیانا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ جوانا اور جوزف دونوں بیک وقت حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے انہوں نے جیکب اور اس کے ساتھی کی مشین گنوں پر

بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ ڈال کر انہیں لیانا پر پھینکا تو وہ دونوں چیختے ہوئے سامنے کھڑی لیانا پر جا گرے البتہ مشین گنیں جوزف اور جوانا کے ہاتھ نہ چڑھ سکیں۔

لیانا، جوانا اور جوزف کے حرکت میں آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور اس نے جیب سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی لیکن جوانا اڑتا ہوا اس سے جا ٹکرایا اور اسے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دیوار سے جا ٹکرایا۔

اسی لمحے مشین گن بردار تیزی سے اٹھنے لگا۔ لیکن جوزف نے جیکب کو گھما کر اس پر پھینک دیا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے تھے لیکن لیانا، جوانا کے ساتھ گھسٹتی ہوئی جیسے دیوار سے ٹکرائی وہ چکنی مچھلی کی طرح نیچے فرش پر گری اور جوانا کی ٹانگوں کے درمیان سے نکل جانے میں کامیاب ہوگئی۔ جوانا اس کے نکلتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا لیکن اسی لمحے لیانا نے اچھل کر پوری قوت سے سر کی ٹکر مڑتے ہوئے جوانا کی ناف کے نیچے ماری اور جوانا جو تیزی سے مڑ رہا تھا پوری قوت سے ماری گئی اس ٹکر سے توازن قائم نہ رکھ سکا اور لڑکھڑا کر پشت کے بل زمین پر گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی لیانا نے اچھل کر جوانا کے سینے پر دونوں پیر مارنے چاہے لیکن جوانا کی لات تیزی سے گھوم کر اس کی کمر پر لگی اور وہ چیختی ہوئی قلابازی کھا کر پچھلی دیوار سے ٹکرائی۔ جیکب اور مشین گن بردار کے نیچے گرتے

ہی جوزف نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ایک مشین گن اس کے ہاتھ میں آگئی اور پھر وہ کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیکب اور اس کے ساتھی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف ان دونوں کا خاتمہ کر کے تیزی سے لیانا کی طرف گھوما۔

"رکو جوزف۔ اسے میں دیکھتا ہوں"...... جوانا نے جو اس وقت لیانا کو دیوار سے مار کر اٹھ رہا تھا، نے چیخ کر کہا اور جوزف نے ہاتھ روک دیا۔ اسی لمحے عمارت کے باہر فائرنگ کا جیسے طوفان سا آگیا۔ انسانی چیخوں اور مشین گنوں کی فائرنگ سے یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں ٹکرا گئی ہوں۔ جوزف یہ آوازیں سنتے ہی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ لیکن اسی لمحے لیانا دیوار سے ٹکرا کر کسی گیند کی طرح واپس ہوئی اور اس بار دروازے کی طرف لپکتے ہوئے جوزف سے ٹکراتے ہوئے جب فرش پر گری تو حیرت انگیز طور پر جوزف کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گن سیدھی کر کے ٹریگر دباتی جوزف کی لات تیزی سے گھومی اور مشین گن لیانا کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری اور اسی لمحے جوانا اچھل کر لیانا سے ٹکرایا اور وہ لیانا کو ساتھ لئے فرش پر گرا۔

لیانا نے نیچے گرتے ہی دونوں گھٹنے جوڑ کر جوانا کو مار دیئے اور جوانا جیسا لحیم شحیم آدمی گھٹنوں کی ضرب کھا کر سائیڈ میں گر گیا اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے لیکن پھر لیانا کی

شامت ہی آگئی جوانا کا رائٹ ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی سے ٹکرایا اور وہ اچھل کر جوانا کی طرف جھکی ہی تھی کہ جوانا نے لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے لات اس کے پہلو میں ماری اور لیانا چیختی ہوئی سائیڈ کی دیوار سے پوری قوت سے جا ٹکرائی۔ اس بار وہ اپنے ہاتھ آگے کر کے اپنے آپ کو نہ روک سکی تھی۔ اس لئے اس کا سر دیوار سے ٹکرایا اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ طاقت کے پہاڑوں سے وہ منحنی سی لڑکی بھلا کب تک ٹکرا سکتی تھی۔

اس نے اپنی پوری کوشش کی تھی لیکن بہرحال جوزف اور جوانا کے مقابلے میں وہ ایک ننھی سی گڑیا تھی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اسی لمحے باہر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دھماکے کی بازگشت ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ مشین گن چلنے کی آواز ابھری۔ اس بار مشین گن کا ایک ہی برسٹ مارا گیا اور پھر باہر خاموشی طاری ہو گئی۔ جوزف ایک بار پھر تیزی سے کمرے میں موجود دوسری مشین گن کی طرف جھپٹا اور مشین گن اٹھا کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا ادھر جوانا لیانا کے نیچے گرتے ہی تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

عمران تیزی سے دوڑتا ہوا جیسے ہی برآمدے کے ستون کی آڑ میں پہنچا اس نے راہداری میں جوزف کی جھلک دیکھی اور اسے دیکھتے ہی عمران کے حلق سے اطمینان کی سانس نکل گئی۔

"جوزف"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تا کہ جوزف اسے دیکھے بغیر ہی گولی نہ چلا دے۔ کیونکہ وہ اس کے ہاتھ میں مشین گن دیکھ چکا تھا۔

"باس آپ"...... دوسری طرف سے جوزف نے چونکتے ہوئے کہا اور عمران ستون کی آڑ سے نکل کر برآمدے میں آ گیا۔

"جوانا کہاں ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ اندر ایک لڑکی کی ہڈیاں توڑ رہا ہے۔ دو افراد تو ہلاک ہو چکے ہیں البتہ ان کی مادام ابھی زندہ ہے"...... جوزف نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ جیسے اس نے انسانوں کی بجائے مکھیاں ماری ہوں اور جوانا کسی انسان کی بجائے کسی ذبح شدہ بکری کی

ہڈیاں توڑ رہا ہو اور عمران تیزی سے اس کمرے کی طرف لپکا جہاں جوانا موجود تھا۔

"جوانا"...... عمران نے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اونچی آواز میں کہا اور پھر اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔

"اوہ ماسٹر۔ یہ چوہیا بے ہوش ہو گئی ہے۔ ورنہ میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتا"...... جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے لیانا کے بے ہوش ہو جانے پر شدید دکھ پہنچا ہو۔

"توڑ دینی تھی۔ اس نے بھی تو ہمیں مارنے میں کسر نہیں چھوڑی تھی"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ماسٹر کا پڑھایا ہوا سبق نہیں بھول سکتا جوزف کہ بے ہوش افراد پر ہاتھ اٹھانا بزدلی ہے ورنہ ماسٹر سے ملنے سے پہلے بے ہوش افراد تو ایک طرف دشمنوں کے مر جانے کے باوجود میرا انتقام پورا نہ ہوتا تھا جب تک میں ان کی لاش کو اپنے قدموں سے نہ روند دیتا"...... جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ اچھے بچے اسی طرح سبق یاد رکھتے ہیں۔ اگر تم اسی طرح سبق یاد کرتے رہے تو جلد ہی میٹرک پاس کر جاؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے دیوار کی طرف منہ کئے فرش پر پڑی لیانا کو پلٹا دیا۔

"تمہارے لئے ڈبل ویل ڈن۔ یہ اصل عورت ہے۔ اس کا زندہ رہنا ضروری تھا"...... عمران نے لیانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ گو

کہ لیانا نے یہاں آنے سے پہلے ریڈی میڈ میک اپ کر لیا تھا لیکن عمران نے فوراً اسے پہچان لیا تھا۔ اسی لمحے باہر سے پولیس موبائل کا تیز سائرن سنائی دینے لگا۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر شاید وہ اس طرف متوجہ ہو گئے تھے یا علاقہ مکینوں نے رانا ہاؤس میں ہونے والے دھماکے اور فائرنگ کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

''باس پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں آرہی ہیں''۔ اچانک جوزف نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ اب پہنچی ہے پولیس تاکہ اطمینان سے لاشیں گن سکے۔ جوانا تم اس لڑکی کو اٹھا کر نیچے آپریشن روم میں لے جاؤ۔ اسے سٹریچر پر اچھی طرح باندھ دینا۔ میں ذرا پولیس سے نمٹ لوں''...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''باس یہ جو کمرے مں لاشیں پڑی ہیں''...... جوزف نے جیکب اور اس کے ساتھی کی لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ان کو اٹھا کر باہر ان کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔ اکٹھے ہی دفن ہو جائیں گے۔ تاکہ منکر نکیر کو اکٹھے ہی حساب کتاب دے سکیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور تیزی سے باہر کی طرف لپک گیا۔ پولیس گاڑیوں کے سائرن اب رانا ہاؤس کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔

جوانا لیانا کو کاندھے پر لاد کر تہہ خانوں میں بنے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔ اسے عمران آپریشن روم کہا کرتا تھا۔ کیونکہ یہاں سرجری کا بھی مکمل سامان موجود تھا اور اس کے ساتھ ساتھ دیواروں کے ساتھ ایسے خوفناک آلات بھی لٹکے ہوئے تھے جو کسی کو اذیت دینے کے کام آتے تھے۔

ان خوفناک آلات کی وجہ سے یہ کمرہ کسی ظالم رومن شہنشاہ کا مخصوص اذیت خانہ دکھائی دیتا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک سٹریچر پڑا ہوا تھا۔ جس کے ساتھ چمڑے کی مضبوط بیلٹ منسلک تھیں۔ جوانا نے لیانا کو اس سٹریچر پر لٹا کر بیلٹوں کو مضبوطی سے کس دیا۔ اب لیانا ہوش میں آنے کے باوجود حرکت تک نہ کر سکتی تھی۔ بیلٹوں کے جوڑ چونکہ سٹریچر کے نیچے تھے اس لئے انہیں کم از کم لیانا کسی طرح بھی نہ کھول سکتی تھی۔ جوانا نے سٹریچر کے سرہانے کی طرف لگے ہوئے ایک ہینڈل کو گھمایا تو لیانا کے سرہانے کی طرف سے آدھا سٹریچر اونچا اٹھنے لگا۔

جب لیانا کا آدھا دھڑ اس کے نچلے دھڑ کی نسبت کچھ اونچا ہو گیا تو جوانا نے ہاتھ روک لیا اور اطمینان سے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اسے عمران کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا۔

''ماسٹر ابھی نہیں آیا''...... جوانا نے کہا۔

''باس پولیس سے نمٹ رہے ہیں۔ ان سے لاشیں اٹھوا کر رانا

ہاؤس سے باہر بھجوا رہے ہیں''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے سر ہلا دیا۔ اور پھر کچھ دیر بعد عمران کمرے میں داخل ہوا تو اسی لمحے سٹریچر پر بندھی ہوئی لیانا کو بھی ہوش آ گئی اور اس نے حرکت کرنے کی کوشش کی۔

''لیٹی رہو۔ اطمینان سے لیٹی رہو لیانا''......عمران نے اس کے قریب جا کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور لیانا نے عمران کی آواز سنتے ہی چونک کر آنکھیں کھولیں اور پھر جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

''جوزف تم باہر جا کر ذرا خیال رکھو۔ یہ راسکل گرل ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے کوئی اور گروپ بھی پال رکھا ہو''......عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''مم۔مم۔ میرے ساتھی''......لیانا نے بے اختیار کسمسانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارے سارے کے سارے ساتھی جہنم واصل ہو چکے ہیں۔ نو آدمی عمارت سے باہر لان اور سائیڈوں میں تھے اور دو تمہارے ساتھ اندر تھے تم تو مجھے ہلاک کرنے کے لئے پوری فوج اٹھا کر لے آئی تھی''......عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لل۔ لیکن وہ سب کیسے مر گئے وہ تو مسلح تھے اور تم اکیلے''......لیانا کو شاید یقین نہ آ رہا تھا کیونکہ جوزف اور جوانا تو

اس کے ساتھ اندر تھے اگر باہر تھا بھی تو صرف عمران اور اکیلا آدمی نو مسلح اور تربیت یافتہ آدمیوں کو کیسے ہلاک کر سکتا تھا جب کہ عمران کو خراش تک نہ آئی تھی۔ بات تو واقعی ناقابل یقین سی تھی۔

''انہوں نے کوشش تو بہت کی مشین گنوں کے علاوہ بم بھی مارے لیکن بہرحال پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم نے سوپر فیاض کو کہاں سے پکڑا تھا اور اس پر کیا دباؤ ڈالا تھا کہ وہ مجھے اس انداز میں فون کرنے پر مجبور ہو گیا تھا اور اس نے تمہیں رانا ہاؤس کے بارے میں بھی بتا دیا''......عمران نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

''کک۔کک کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ سوپر فیاض میرے دباؤ کی وجہ سے فون کر رہا ہے۔ اوہ تبھی تم عمارت سے غائب ہو کر کسی جگہ چھپے ہوئے تھے''......لیانا نے کہا۔

''اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تو شاید تم میں سے ایک بھی ہلاک نہ ہوتا اور سب اس وقت یہاں قطار میں بندھے پڑے ہوتے لیکن مجھے اس وقت معلوم ہوا جب تم سب عمارت میں داخل ہو چکے تھے۔ بہرحال تم نے واقعی ذہانت سے کام لیا۔ اس جگہ کا پتہ صرف سوپر فیاض کو ہی تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا''......عمران نے کہا۔

''وہ میرے ساتھیوں کے قبضے میں ہے۔ اگر میں صبح تک واپس نہ گئی تو وہ اس کی بوٹیاں اُڑا دیں گے''......لیانا نے فوراً ہی اپنی زندگی بچانے کے لئے عمران کی کمزوری کو استعمال کرنے کی کوشش کی۔

''کوئی بات نہیں۔ اچھا ہے اُڑا دیں اس کی بوٹیاں اس کا جسم پھیلتا جا رہا ہے اور اس طرح اس کا فلیٹ بھی میری ملکیت بن جائے گا''...... عمران نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا تو لیانا کے چہرے پر مایوسی کی لہر دوڑ گئی اور عمران مسکرا دیا۔ وہ بھلا لیانا کے ایسے نفسیاتی داؤ میں کہاں آنے والا تھا۔ سوپر فیاض کے متعلق پوچھنے پر لیانا کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک سے ہی اس نے اس کا ذہن پڑھ لیا تھا اور پھر عمران کے جواب سے اس کے چہرے پر چھانے والی مایوسی نے تو ساری کہانی ہی ظاہر کر دی تھی۔

''ماسٹر صرف باتیں ہی کرتے رہو گے''...... جوانا سے نہ رہا گیا تو آخر کار وہ بول پڑا۔

''کچھ دیر تو اسے بول لینے دو۔ عورت ذات ہے۔ عورتوں کا تو کام ہی بولنا ہوتا ہے پھر تو قیامت تک اس بے چاری نے خاموش ہی رہنا ہے۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ اطمینان سے بھیجیں گے اسے ملک عدم کی طرف''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنو عمران۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ میرا ایک نہیں دو گروپ ختم ہو گئے ہیں اور میں یہاں بے بس پڑی ہوں۔ تم نے میرے شوہر ولیم کو بھی ہلاک کر دیا ہے اس کے باوجود تم زندہ سلامت کھڑے ہو لیکن اگر تم میں انسانیت کی کوئی رمق ہے تو لڑکی سمجھ کر میری ایک آخری خواہش پوری کر دو''...... لیانا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''سوری۔ مجھ میں رمق نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اگر تم زندگی چاہتی ہو تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ البتہ تم میرے ساتھ سودا کر لو جو کچھ پوچھوں اس کا صحیح جواب دے دو۔ پھر میں سوچوں گا کہ تمہیں زندہ رکھا جائے یا نہیں''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''ہونہہ۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں زندگی کی بھیک نہیں مانگ رہی اور نہ میں نے کبھی کسی سے ایسی بھیک مانگی ہے میں ہزاروں نہیں کروڑوں بار موت کے منہ سے نکلی ہوں۔ میں نے لاکھوں بار موت کی مزا چکھ کر اسے تھوک دیا ہے۔ میں اسرائیلی بلیک ہاک ایجنسی کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ تھی۔ موت تو مجھ سے منہ چھپا کر نکل جاتی تھی۔ اس لئے میں اب بھی موت سے نہیں ڈرتی۔ اس نے بہرحال ایک دن آنا ہی ہے۔ میں صرف اتنا چاہتی تھی کہ میری موت بزدلوں جیسی نہ ہو۔ میں بہادروں کی طرح لڑتی ہوئی مرنا چاہتی ہوں پھر مجھے اپنی موت پر ہرگز کوئی افسوس نہیں ہو گا اور سنو اگر تم میری یہ شرط منظور کر لیتے ہو تو میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ تم جو مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو میں سچ سچ بتا دوں گی ورنہ تم جانتے ہو ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ پر تشدد یا نفسیاتی داؤ پیچ کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا۔ اس کی زبان بند ہی رہتی ہے''...... لیانا نے بڑے دلیرانہ لہجے میں کہا۔

''تم کس سے لڑنا چاہتی ہو۔ تم لڑکی ہو اس لئے ظاہر ہے میں تو تم سے لڑوں گا نہیں اور نہ ہی جوزف اور جوانا تمہارے مقابل

آئیں گے‘‘......عمران نے کہا۔

’’تمہارے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ اسے بلا لو اگر وہ تربیت یافتہ ہے تو‘‘......لیانا نے کہا۔ اس کا اشارہ جولیا کی طرف تھا۔

’’جولیا۔ تم اس کے بارے میں کیا جانتی ہو‘‘...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

’’میں کچھ نہیں جانتی لیکن وہ چونکہ تمہارے ساتھ کام کرتی ہے اس لئے وہ بھی یقیناً تمہاری طرح باصلاحیت، تربیت یافتہ اور فائٹر ہو گی‘‘......لیانا نے کہا۔

’’تو تم اس سے فائٹ کرنا چاہتی ہو‘‘......عمران نے کہا۔

’’ہاں‘‘......لیانا نے صاف گوئی سے کہا۔

’’سوری۔ اس معاملے میں تمہاری میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں بلاوجہ جولیا کو تم سے لڑنے کا نہیں کہہ سکتا‘‘...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

’’بہانے کیوں بنا رہے ہو۔ صاف کہو کہ تم ڈرتے ہو کہ میں جولیا کو شکست دے دوں گی‘‘......لیانا نے غراتے ہوئے کہا۔

’’تم جو بھی سمجھو‘‘......عمران نے کہا۔

’’تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو کر دو مجھے ہلاک۔ گولی مار دو‘‘۔ لیانا نے کہا۔

’’پہلے اپنی آمد کا مقصد بتاؤ۔ کیا تم اور ولیم صرف مجھے ہی ہلاک کرنے آئے تھے یا اس کے پیچھے بھی تمہارا کوئی مقصد

تھا‘‘......عمران نے پوچھا۔

’’ہم دونوں کو تو یہاں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا تھا لیکن......‘‘ لیانا نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

’’لیکن کیا‘‘......عمران نے پوچھا۔

’’سوری۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی البتہ میں تمہیں چند ہنٹ دے دیتی ہوں ایسے ہنٹ جنہیں سن کر شاید تمہارے ہوش اُڑ جائیں‘‘......لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا ہنٹ ہیں‘‘......عمران نے پوچھا۔

’’واٹر لائٹ کے بارے میں جانتے ہو‘‘......لیانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’واٹر لائٹ۔ یہ تو شاید ایک دھات کا نام ہے جو پتھر کی طرح ٹھوس اور شیشے جیسی چمکدار ہے۔ ٹھوس اور پانی کی طرح چمکدار دھات کو ہی واٹر لائٹ کا نام دیا گیا ہے اور یہ دھات دنیا کی نایاب دھات ہے جو یورینیم میں شامل ہو کے اس کی طاقت بڑھا دیتی ہے اور اس دھات کو عام دھاتوں میں ملا کر ان دھاتوں کو یورینیم کی طاقت میں بدلا جا سکتا ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’گڈ۔ کافی جانتے ہو واٹر لائٹ کے بارے میں‘‘......لیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا کہنا چاہتی ہو‘‘......عمران نے پوچھا۔

''کہنا نہیں بتانا چاہتی ہوں''...... لیانا نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر میں کہوں کہ پاکیشیا میں وافر مقدار میں واٹر لائٹ موجود ہے تو''...... لیانا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اب سمجھا۔ پاکیشیا میں واٹر لائٹ موجود ہے اور تم دونوں اسی کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے تھے''...... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''تمہاری پہلی بات درست ہے۔ یہاں واقعی واٹر لائٹ کا بڑا ذخیرہ موجود ہے جو ایک صدی تک استعمال ہو سکتا ہے لیکن تمہاری دوسری بات درست نہیں ہے۔ میں اور ولیم واٹر لائٹ کے لئے بلکہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو الجھانے کے لئے آئے تھے۔ یہاں مزید بلیک ہاک موجود ہیں جو واٹر لائٹ پروجیکٹ پر کام کر رہے ہیں اور اسے پہاڑوں کی گہرائیوں سے نکال رہے ہیں۔ وہ اطمینان سے اپنا کام کرتے رہیں اور سارا واٹر لائٹ نکال کر خفیہ طور پر اسرائیل منتقل کر دیں اس لئے چیف نے تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانے کے لئے ہم دونوں کو یہاں بھیج دیا۔ ہم دونوں تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ اس مقصد میں تو ہم کامیاب نہ ہو سکے لیکن چیف نے ہمیں جو ٹاسک دیا تھا اس میں ہم نے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ تم اور تمہارے ساتھی مسلسل ہمارے پیچھے بھاگ دوڑ کر رہے ہو اور ادھر

دوسرے بلیک ہاک اپنا کام مکمل کر رہے ہیں بلکہ اب تک انہوں نے اپنا کام مکمل کر بھی لیا ہو گا اور واٹر لائٹ پاکیشیا سے نکال کر اسرائیل ترسیل کرنی شروع کر دی ہو گی۔ تم نے ولیم کو ہلاک کر دیا اور مجھے بھی اپنی گرفت میں لے لیا ہے عمران لیکن تم جیت کر بھی ہار گئے ہو۔ جیت بلیک ہاک کی ہوئی ہے۔ صرف بلیک ہاک کی''...... لیانا نے کہا۔ اس کی باتیں سن کر عمران کے دماغ میں چیونٹیاں سی رینگنی شروع ہو گئی تھی۔ وہ لیانا کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ لیانا اس سے جس انداز میں بات کر رہی تھی اس سے عمران کو بخوبی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔ اور یہ پہلا موقع تھا کہ عمران واقعی لاعلم رہا تھا کہ پاکیشیا میں واٹر لائٹ جیسی قیمتی اور نایاب دھات موجود ہے۔ جسے اسرائیلی ایجنٹوں نے نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ اسے پہاڑیوں کے نیچے سے نکال کر اسرائیل پہنچا رہے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی بلیک ہاک ایجنٹوں سے اپنی جانیں بچانے اور انہیں پکڑنے کے لئے ان کے ہی پیچھے لگے رہ گئے تھے۔

''واٹر لائٹ پاکیشیا میں کہاں دریافت ہوئی ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتی''...... لیانا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم نے خود ہی اپنی زبان کھول دی ہے لیانا۔ اب تم نے آدھی

بات بتا دی ہے تو تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ باقی بات بھی بتا دو۔ ورنہ......'' عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کچھ بھی کر لو عمران۔ اب میری موت یقینی ہے اور جب مجھے موت ہی ملنی ہے تو پھر میں کیوں کھولوں اپنی زبان''...... لیانا نے کہا۔

''جب تک تم واٹر لائٹ کے بارے میں سب کچھ نہیں اگل دیتی میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ بھول ہے تمہاری۔ میرا مرنا طے ہے اور مجھ میں اتنی سکت ہے کہ میں مرنے تک ہر قسم کا تشدد سہہ سکوں''...... لیانا نے کہا۔ عمران چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا۔

''جوانا''...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سٹور سے وائی ٹی انجکشن کی دو سرنجیں بھر کر لے آؤ''۔ عمران نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

''یہ وائی ٹی انجکشن کیا ہے''...... جوانا کے جانے کے بعد لیانا نے پوچھا۔

''اسے برین واشنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس انجکشن

کے لگتے ہی تمہارا دماغ ماؤف ہو جائے گا۔ تم اپنے دماغ کو اگر لاک بھی کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گی۔ جیسے ہی تمہارا دماغ شعور سے لاشعوری کیفیت میں جانے لگے گا میں اسی وقت دوسرا انجکشن لگا کر تمہارے دماغ کو شعور اور لاشعور کی سٹیج پر روک دوں گا اور پھر مجھے تمہاری کنپٹیوں پر دو ہک مارنے کی ضرورت ہو گی۔ تمہارا دماغ مکمل طور پر لاشعوری کیفیت میں پہنچ جائے گا اور پھر تم لاکھ کوشش کرو تب بھی کچھ نہ کر سکو گی اور میرے پوچھنے پر میرے ہر سوال کا جواب دیتی جاؤ گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر لیانا کے چہرے پر خوف کے تاثرات پھیل گئے۔

''یہ زیادتی ہے۔ تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے''...... لیانا نے چیختے ہوئے کہا۔

''جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہوتا ہے لیانا اور تم نے واٹر لائٹ کا نام لے کر مجھے سر سے پاؤں تک ہلا کر رکھ دیا ہے۔ واٹر لائٹ اگر پاکیشیا میں ہے تو یہ پاکیشیا کے لئے بہت بڑا اور ایسا خزانہ ہے جس سے پاکیشیا کی معیشت کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ پاکیشیا ان دنوں جن مشکلات اور بدحالی کا شکار بنا ہوا ہے واٹر لائٹ پاکیشیا کو مستحکم کرنے کے لئے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں واٹر لائٹ جیسی قدرتی نعمت کو پاکیشیا سے باہر جانے دوں اور وہ بھی پاکیشیا کے ازلی دشمن اسرائیل کے قبضے میں''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ

ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''میں ابھی آتا ہوں''...... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ باہر آتے ہی اس نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باس میں نے پتہ لگا لیا ہے۔ ماسٹر میکائے کا تعلق واقعی اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک سے ہے اور وہ یہاں واٹر لائٹ دھات کے حصول کے لئے پہنچا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

''واٹر لائٹ''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ یہ ایک قیمتی دھات ہے جو یورینیم کی طاقت میں اضافہ کرتی ہے اور اسے اگر عام دھاتوں میں ملا دیا جائے تو واٹر لائٹ کی تھوڑی سی مقدار سے ٹنوں یورینیم جیسی دھات بنائی جا سکتی ہے۔ پاکیشیا میں بلارک پہاڑیوں کے نیچے اس دھات کا وافر ذخیرہ موجود ہے جو اسرائیلی ایجنٹوں کی نظروں میں آچکا ہے۔ انہوں نے

اس مقام پر ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہے تاکہ اس لیبارٹری میں پہاڑی کے نیچے سے نکالے ہوئے واٹر لائٹ کو پاؤڈر کی شکل دی جا سکے اس کے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری میں ایک خاص نشیلا پاؤڈر بھی تیار کیا جا رہا ہے جسے انہوں نے واٹر لائٹ کا ہی نام دیا ہے اور اس نشیلے پاؤڈر کی آڑ میں واٹر لائٹ کو اسرائیل منتقل کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ کام تیزی سے جاری ہے اور اس کام میں بلیک ہاک ایجنسی کے ایجنٹ ہی ملوث ہیں جن کا سربراہ ماسٹر میکائے ہے جس نے یہاں ایک خفیہ تنظیم ریڈ واٹر قائم کی ہوئی ہے اور وہ اسی ریڈ واٹر تنظیم کے تحت یہ سب کچھ خفیہ طور پر کرتا رہا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں واٹر لائٹ اور خفیہ لیبارٹری کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں مسلسل ماسٹر میکائے پر نظر رکھے ہوئے تھا باس۔ میں نے کوشش کر کے ماسٹر میکائے کے نمبر ٹو کراسٹ کی جگہ لے لی تھی جسے ماسٹر میکائے نے ہیلر کی جگہ اپنا نمبر ٹو بنایا تھا کراسٹ کو غائب کر کے میں نے اس کا میک اپ کیا اور ماسٹر میکائے کے قریب پہنچ گیا۔ ماسٹر میکائے، کراسٹ سے ہر بات کرتا ہے اور اس سے ضروری مشورے بھی لیتا ہے۔ جب مجھے اس ساری حقیقت کا علم ہوا تو میرے لئے ماسٹر میکائے سے اصلیت اگلوانا آسان ہو گیا اور میں نے اس کے آفس میں اسے قابو کر کے اسے بے ہوش کر دیا

اور پھر میں نے اسے ہوش میں لا کر جب اس پر مخصوص تشدد کیا تو اس نے سب کچھ اگل دیا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ کہاں ہے اب ماسٹر میکائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس پر تشدد ضرورت سے زیادہ ہو گیا تھا باس اس لئے وہ ہلاک ہو گیا ہے اور میں نے اس کی لاش اس کے کلب کے نیچے موجود برقی بھٹی میں جلا دی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تو کیا اس کی جگہ اب تم ماسٹر میکائے بنے ہوئے ہو''۔ عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ویل ڈن۔ یہ بتاؤ کہ تم نے ماسٹر میکائے سے لیبارٹری کے بارے میں کیا معلومات حاصل کی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''اس نے سب کچھ بتا دیا ہے باس۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے بلارک پہاڑی کی گہرائیوں میں موجود دس کے دس واٹر لائٹ سٹون نکال لئے ہیں اور انہیں خفیہ لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے جن کی صفائی کے بعد ان سٹونز کو پاؤڈر کی شکل میں تبدیل کیا جائے گا اور پھر نشہ آور پاؤڈر کے ساتھ اسے بھی پاکیشیا سے اسمگل کر دیا جائے گا۔ لیبارٹری کا محل وقوع، وہاں کام کرنے والے افراد کی تعداد کے ساتھ میرے پاس وہاں کی سیکورٹی کی بھی تمام معلومات موجود ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر میں چیف سے بات کر کے ممبران کو تمہارے ساتھ بھیج دیتا ہوں۔ تم ان سب کو لے کر ریڈ واٹر کی خفیہ لیبارٹری میں جاؤ اور وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے واٹر لائٹ کو اپنے قبضے میں لینے کے بعد اس لیبارٹری کو تباہ کرو تاکہ فساد کی جڑ ہی ختم ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم کہاں ہو اب''...... عمران نے پوچھا۔

''مارس کلب میں ہی ہوں باس۔ ماسٹر میکائے کے آفس میں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں میک اپ میں ٹیم کو وہیں بھیجوں گا۔ تم انہیں وہیں سے اپنے ساتھ لے جانا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے ٹائیگر سے رابطہ ختم کیا اور دانش منزل کے نمبر ملانے لگا۔ اس نے بلیک زیرو کو کال کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ وہ ٹیم کو فوری طور پر مارس کلب میں ٹائیگر کے پاس بھیج دے جو مارس کلب میں ماسٹر میکائے کے میک اپ میں موجود ہے۔ بلیک زیرو کو ہدایات دینے کے بعد عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے سیل فون جیب میں رکھا اور پھر واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں لیانا بندھی ہوئی موجود تھی۔ جوانا واپس آ چکا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں دو سرنجیں تھیں جن میں ہلکے

زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا اور لیانا ان سرنجوں کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

''عمران مجھے یہ انجکشن نہ لگانا پلیز۔ میں جانتی ہوں کہ اگر تم نے مجھے یہ انجکشن لگا دیئے تو میرا شعور ختم ہو جائے گا اور تم مجھ سے جو سوال بھی پوچھو گے میں لاشعوری کیفیت میں تمہیں سب کچھ بتانے پر مجبور ہو جاؤں گی اور اگر میں نے دماغ پر زیادہ دباؤ ڈالا تو میرے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی اور میں عبرتناک موت کا شکار ہو جاؤں گی۔ اس سے بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار دو''۔ عمران کو دیکھتے ہی لیانا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو پھر اسی پر عمل کر لیتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیانا چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... لیانا نے کہا۔

''تم نے خود ہی خواہش ظاہر کی ہے کہ تمہیں گولی مار دی جائے۔ اب میں اتنا بھی کم ظرف نہیں ہوں کہ تمہاری آخری خواہش پوری نہ کر سکوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تت تت۔ تو کیا تم سچ مچ مجھے گولی مارد گے''...... لیانا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کہا تو ہے۔ تمہاری آخری خواہش ہے اس پر عمل تو کرنا ہی پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو پھر تمہیں اس بات کا

کبھی علم نہ ہو سکے گا کہ واٹر لائٹ کہاں ہے''...... لیانا نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ ماسٹر میکائے ہلاک ہو چکا ہے اور تم جو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی وہ سب ماسٹر میکائے میرے ساتھی کو بتا چکا ہے بلکہ تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میرے آدمی نے ماسٹر میکائے کی جگہ لے لی ہے اور وہ ماسٹر میکائے کے روپ میں بلارک پہاڑیوں میں موجود ریڈ واٹر کی خفیہ لیبارٹری پہنچ جائے گا اور وہاں جاتے ہی سب کو ختم کر دے گا اور وہاں سے واٹر لائٹ حاصل کر کے لیبارٹری کو بموں سے اُڑا دے گا۔ اس طرح واٹر لائٹ ہمارے ہاتھ لگ جائے گا اور ماسٹر میکائے سمیت یہاں آنے والے بلیک ہاک کے تمام ایجنٹ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور بلیک ہاک پاکیشیا میں ریڈ واٹر تنظیم کے تحت منشیات کا جو نیا دھندہ شروع کرنا چاہتا تھا وہ دھندہ شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا''...... عمران نے کہا تو لیانا کا رنگ زرد ہو گیا۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم کو سب کچھ پتہ چل گیا ہے''...... لیانا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے مجھے اب تم سے کچھ اگلوانے یا تمہارے ساتھ مغز ماری کرنے کی مشقت نہ کرنی پڑے گی۔ جوانا اسے گولی مار دو اور اس کی لاش لے جا کر برقی بھٹی میں جلا دو''...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جوانا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ جیسے اسے اس کی پسند کا کام مل گیا ہو۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا تو عمران مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''رکو عمران۔ میری بات سنو۔ عمران عمران''...... لیانا نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران اب بھلا کہاں رکنے والا تھا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی وہ باہر آیا ہی تھا کہ کمرے میں یکے بعد دیگرے دو فائروں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ جوانا نے لیانا کو گولیاں مار دی تھیں۔ عمران وہاں رکے بغیر پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ کچھ ہی دیر میں رانا ہاؤس سے ایک کار لے کر دانش منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔

دانش منزل پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''عمران صاحب یہ تو پاکیشیا کی قسمت ہی جاگ اٹھی ہے جو اتنی بڑی مقدار میں پاکیشیا میں واٹر لائٹ دریافت ہوا ہے''۔ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے پاکیشیا کی زمین میں نجانے کتنے بڑے بڑے خزانے چھپا رکھے ہیں جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اتنے بڑے خزانوں کے ذخائر ملنے کے باوجود پاکیشیا کی بدحالی ختم نہیں ہو رہی ہے۔ سونے، لوہے، تانبے اور قیمتی دھاتوں کے ساتھ ساتھ گیس کے ذخائر اور اب واٹر لائٹ

ستون اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیشیائی عوام کے لئے بہت بڑا انعام ہے۔ اگر پاکیشیائی حکومت مخلص ہو تو ان تمام معدنیاتی ذخائر کو صحیح ڈھنگ سے استعمال میں لا کر اس کا ڈائریکٹ غریب عوام کو فوائد پہنچا سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر اس ملک کی غربت ہی ختم ہو جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مسئلہ تو یہی ہے کہ پاکیشیا میں جو بھی حکومت آتی ہے وہ غربت نہیں بلکہ غریب کو ہی ختم کرنے کے درپے رہتی ہے۔ ان کی یہی سوچ ہوتی ہے کہ نہ غریب ہو گا اور نہ غربت رہے گی''۔ عمران نے کہا۔ چار گھنٹوں بعد جولیا نے ایکسٹو کو اور ٹائیگر نے عمران کو اطلاع دی کہ انہوں نے بلارک لیبارٹری پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے واٹر لائٹ کے دس کرسٹل بلاکس پر قبضہ کر لیا ہے اور لیبارٹری کو بموں سے اُڑا دیا ہے۔ یہ سب سن کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

''چلو۔ یہ قصہ تو تمام ہوا''...... عمران نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر ریڈ واٹر تنظیم جو اصل میں اسرائیلی ایجنسی بلیک ہاک کی ذیلی تنظیم تھی کے ایجنٹ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے تو وہ خفیہ طور پر نہ صرف واٹر لائٹ کے تمام بلاکس لے جاتے بلکہ لیبارٹری میں بننے والا ریڈ واٹر پاؤڈر پاکیشیا میں پھیلا کر پاکیشیا کا

مستقبل ہی تاریک کر دیتے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”چلو کسی بہانے ہی سہی میں نے پاکیشیا کو مفلس اور مزید غریب ہونے سے بچا لیا ہے۔ اب واٹر لائٹ کی شکل میں پاکیشیا کو انمول خزانہ مل گیا ہے جس سے پاکیشیا کے تمام دلدر دور ہو سکتے ہیں۔ میں نے پاکیشیا کی معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد دی ہے اب تم مجھ غریب پر بھی رحم کرو اور مجھے بھی غربت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی دنیا میں داخل ہونے کا راستہ دکھا دو“۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

”آپ کو بھلا میں غربت کے اندھیروں سے نکال کر روشن دنیا کا راستہ کیسے دکھا سکتا ہوں“...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”بہت آسان ہے۔ اس مشن کی کامیابی کا سہرا میرے سر پر باندھ دو اور جس پر سہرا بندھتا ہے اس کے اخراجات بھی ظاہر ہے زیادہ ہو جاتے ہیں اس لئے تم کھلے دل سے میرے نام بڑا سا چیک لکھ دو۔ چیک پر بڑی رقم دیکھ کر میری بجھی ہوئی آنکھیں روشن ہو جائیں گی تو مجھے خود ہی غربت کے اندھیروں سے روشن دنیا میں آنے کا راستہ مل جائے گا“...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اب آپ کہاں جا رہے ہیں“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تم نے تو ہنس کر دکھا دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ تمہارا مجھے چیک دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اب میں اپنے پرانے دوست

کے پاس جا رہا ہوں۔ اس نے مجھے موت کے منہ میں پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ اس نے ہی لیانا کو رانا ہاؤس کا پتہ بتایا تھا اور لیانا اپنے ساتھیوں کے ساتھ موت بن کر وہاں پہنچ گئی تھی۔ اب مجھے اپنے اس دوست نما دشمن سے حساب بے باک کرنا ہے۔ جب تک وہ مجھے بڑا سا چیک نہیں دے دیتا میں اس کی جان نہیں چھوڑوں گا“...... عمران نے کہا۔

”آپ کا اشارہ شاید سوپر فیاض کی طرف ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ظاہر ہے اس سے بڑا دوست نما دشمن اور کون ہو سکتا ہے۔ اس نے میری دوستی دیکھی ہے۔ اب وہ میری دشمنی دیکھے گا تو اس کے ہوش ٹھکانے پر آ جائیں گے۔ میں نے بھی اس کے تمام خفیہ بنک بیلنس بتا کر اس سے آٹھ دس بلینک چیک نہ حاصل کر لئے تو میرا نام بھی علی عمران نہیں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا وہ سمجھ گیا تھا کہ اب سوپر فیاض کی شامت آنے والی ہے اور اب اسے اس کی شامت سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ڈی گروپ

پی پی ☆☆ ایک ایسا آلہ جو پاکیشیا اور شوگران نے مل کر پاکیشیا کی فضائیہ کے ایک لڑاکا طیارے بلیک کرافٹ کے لئے تیار کیا تھا۔

پی پی ☆☆ جس کا اصل نام پلاننگ پلار تھا لیکن کافرستانی ایجنٹوں نے اسے ڈائی جن کا کوڈ نام دیا تھا۔ کیوں —— ؟

بلیک سٹار ایجنسی ☆☆ کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کا نیا گروپ جس کے ایجنٹ پاکیشیا میں موجود تھے۔

بلیک سٹار ایجنسی ☆☆ جس کے ایجنٹوں نے بچوں اور عورتوں کے اسمگلروں کی آڑ لے کر ڈائی جن کو چوری کرنے کا نرالا منصوبہ بنایا۔ وہ منصوبہ کیا تھا۔

بلیک سٹار ایجنسی ☆☆ جو اپنے مشن میں کامیاب ہوگئی اور ڈائی جن چوری کر کے کافرستان لے گئی۔ کیسے —— ؟

عمران ☆☆ اور ان کے ساتھی، جو پی پی کی تلاش میں کافرستان پہنچے تو اس کے روائتی حریف شاگل نے اس بار ان کا جینا حرام کر دیا۔ کیسے —— ؟

عمران ☆☆ اور اس کے ساتھی جو شاگل اور اس کی فورس سے اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگتے پھر رہے تھے۔ کیوں —— ؟

ڈی گروپ ☆☆ ایک نیا گروپ، جس نے جان لیوا جدوجہد کے بعد کافرستان کے خلاف ناقابلِ یقین انداز میں مشن مکمل کیا۔ کیسے —— ؟

وہ لمحہ ☆☆ جب عمران اور اس کے ساتھی شاگل کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر میں سوار تھے اور ہیلی کاپٹر کو میزائل مار دیا گیا۔

کیا ☆☆ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ شاگل بھی مارا گیا —— ؟

ایکشن۔ ایڈونچر، طنز و مزاح اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان